ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.94, Thursday, 08 October 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۹۴)، بروز جمعرات، ۸/اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۲۵/ربیع الثانی، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

طوفان الاقصیٰ نے انسانی تاریخ میں ایک عسکری معجزہ تخلیق کیا: ابوعبیدہ ص:02

ایران نے امریکی غرور خاک میں ملا دیا

جنگ میں 81 فوجی طیارے حملے میں متاثر ہوئے: سی آر ایس رپورٹ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی کانگریس کی تحقیقی سروس (سی آر ایس) کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق فروری کے آخر سے اب تک ایران کے خلاف جنگی کارروائیوں کے دوران کم از کم 81 امریکی فوجی طیاروں کا نقصان یا وہ تباہ ہو چکے ہیں۔ پانچ اکتوبر کی تازہ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس تعداد میں فکسڈ ونگ طیارے، ہیلی کاپٹر اور بغیر پائلٹ طیارے یا ڈرون شامل ہیں۔ اس میں خبردار کیا گیا ہے کہ درجہ بندی، موجودہ جنگی کارروائیوں اور استعمال کے باعث کمی سے یہ تعداد مختلف ہوسکتی ہے جبکہ بعض تباہ شدہ طیارے اس کے بعد سروس پر واپس آ چکے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ متاثر ہونے والے طیاروں میں جنگی جیٹس، ہیلی کاپٹرز اور بغیر پائلٹ فضائی گاڑیاں شامل ہیں۔ تاہم مجموعی نقصان میں سب سے نمایاں حصہ ایم کیو نائن ریپر ڈرونز کا رہا جن میں سے کم از کم 45 ایران کے خلاف کارروائیوں کے دوران ضائع ہوئے۔ رپورٹ میں

ایف-15 ای 12 اسٹرائیک ایگلز کی بھی فہرست دی گئی ہے جن میں سے 3 مارچ میں کویت پر دوستانہ فائرنگ میں اور باقی اپریل میں ایران پر کارروائی میں تباہ ہوئے۔ رپورٹ میں دو ایم سی-130 جے سپیشل آپریشنز طیارہ، ایک ایچ ایچ-60 ڈبلیو ہیلی کاپٹر، ایک ٹرائیٹن ایم کیو-فور سی ڈرون اور تین ایم کیو-ون ڈرونز کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ ہیلی کاپٹر کے نقصانات میں مبینہ طور پر آبنائے ہرمز پر گر کر تباہ ہونے والا اے ایچ-64 اپاچی، چار اے ایچ-سکس اور بحیرۂ عرب پر گر کر تباہ ہونے والا ایم ایچ-60 سی ہاک شامل ہے۔ کانگریشنل ریسرچ سروس کے مطابق امریکی فضائی نقصانات صرف براہ راست ایرانی حملوں تک محدود نہیں رہے۔ مارچ میں کویت کے اندر امریکی جانب سے ہونے والی فائرنگ کے ایک واقعے میں 3 طیارے تباہ ہوئے جبکہ اپریل میں ایران کے اوپر ایک ایف 15 ای جنگی طیارہ بھی تباہ ہوگیا۔ رپورٹ کے مطابق ستمبر میں اردن کے ایک فضائی اڈے پر ایرانی حملے کے نتیجے میں 15 ایف 8 طیاروں کو نقصان پہنچا، تاہم انہیں بعد میں دوبارہ آپریشنل کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک ایف 35 اے لائٹننگ II، دو اے-10 تھنڈر بولٹ II اور کے سی-135 سی فضائی ایندھن بھرنے والے طیارے بھی متاثر ہوئے۔ سی آر ایس میں کہا گیا کہ نقصانات کانگریس کے جائزے کے لیے کئی مسائل پیش کر سکتے ہیں بشمول آیا پینٹاگون کے پاس تباہ شدہ طیارے تبدیل کرنے کے لیے کافی معلومات اور فنڈنگ ہے اور آیا ای-تھری جیسے قلیل، عمر رسیدہ طیاروں کے نقصانات کہیں اور صلاحیت کا خلاء پیدا کر سکتے ہیں۔ رپورٹ میں امریکی دفاعی صنعتی مرکز پر ممکنہ تناؤ پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے خبردار کیا گیا کہ پیداواری صلاحیت، رسد اور مسابقتی مطالبات بشمول غیر ملکی فوجی فروخت سے یہ بات متاثر ہو سکتی ہے کہ پینٹاگون کتنی جلدی کھوئے ہوئے طیاروں کا ذخیرہ دوبارہ بھر سکتا ہے۔

تجزیاتی طور پر یہ اعداد و شمار اس تاثر کو چیلنج کرتے ہیں کہ جدید امریکی فضائی برتری جنگ میں نقصانات سے تقریباً محفوظ رہ سکتی ہے۔ خاص طور پر بڑی تعداد میں ایم کیو-نائن ریپر ڈرونز کا ضائع ہونا ظاہر کرتا ہے کہ طویل فاصلے کی کارروائیوں اور نگرانی کے لیے استعمال ہونے والے امریکی اثاثے بھی شدید خطرات سے دوچار رہے۔

جرمنی کا سابق انٹیلی جنس سربراہ غداری کے الزامات میں گرفتار

برلن، (ایجنسیاں): جرمنی کے سابق غیر ملکی انٹیلی جنس ادارے 'بی این ڈی' کے سربراہ اگست ہیننگ کو جاسوسی، ریاستی راز حاصل کرنے اور غداری کی کوشش کے شبے میں گرفتار کر لیا گیا

ہے۔ جرمن وفاقی پراسیکیوٹر کے مطابق اگست ہیننگ نے 1998 سے 2005 تک بی این ڈی کی سربراہی کی تھی۔ عہدہ چھوڑنے کے بعد وہ نجی شعبے میں سکیورٹی کنسلٹنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ حکام کا الزام ہے کہ ہیننگ نے ایک غیر ملکی خفیہ ادارے کیلئے تجزیہ تیار کرنے کی غرض سے خفیہ معلومات استعمال کیں اور ایک غیر ملکی انٹیلی جنس سروس کے اہلکار سے بھی رابطے میں رہے تاہم جرمن حکام نے تاحال یہ واضح نہیں کیا کہ مبینہ طور پر کون سا غیر ملکی ادارہ اس معاملے میں ملوث تھا۔ اس کیس میں ایک سابق بی این ڈی اہلکار مینفریڈ ڈی کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ تفتیش کاروں کے مطابق وہ ہیننگ کے سابق چیف آف اسٹاف تھے اور بعد میں بھی بی این ڈی میں اہم عہدے پر کام کرتے رہے، جس کے باعث انہیں حساس معلومات تک رسائی حاصل تھی۔

'اس وقت کسی کو معلوم نہیں کہ ایران کی حکومت اور ملک کا انتظام کون چلا رہا ہے'، ٹرمپ کا بڑا دعویٰ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس وقت کسی کو معلوم نہیں کہ ایران کی حکومت اور ملک کا انتظام کون چلا رہا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کی موجودہ قیادت کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایران کو اس وقت کون چلا رہا ہے، اس بارے میں کوئی واضح معلومات موجود نہیں۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کی دوسری صف کی قیادت بھی ختم ہو چکی ہے اور ان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ ملک کی قیادت اس وقت کس کے ہاتھ میں ہے۔ امریکی صدر کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان جاری شدید کشیدگی کے دوران ایرانی قیادت اور فیصلہ سازی کے نظام سے متعلق سوالات اٹھ رہے ہیں۔ ٹرمپ کے بیان میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ وہ ایران کی 'دوسری صف کی قیادت' سے کن افراد کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی تفصیل نہیں بتائی کہ ان کے مطابق ایران میں موجودہ حکومتی معاملات کون چلا رہا ہے۔ ایران کی قیادت سے متعلق امریکی صدر کا یہ بیان خطے میں جاری فوجی اور سیاسی کشیدگی کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جس میں دونوں ممالک کے درمیان مستقبل کے اقدامات اور مذاکرات کے امکانات بھی اہم موضوع بنے ہوئے ہیں۔

'جنگ ختم کرنے کیلئے ایران کو جوہری افزودگی کم کرنا ہوگی'

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا ہے کہ ایران کو جنگ کے

خاتمے اور کسی بھی معاہدے کیلئے اپنی جوہری یورینیم افزودگی کی صلاحیت میں بامعنی کمی کرنا ہوگی صرف آئندہ ایٹمی صلاحیت کم کرنے کی یقین دہانی کافی نہیں ہوگی۔ اپنے ایک انٹرویو میں جے ڈی وینس نے کہا کہ امریکہ ایران سے محض زبانی وعدوں کے بدلے اقدامات قبول نہیں کرے گا تہران کو اپنی جوہری افزودگی کے حوالے سے ٹھوس اقدامات کرنا ہوں گے۔ امریکی نائب صدر کا کہنا تھا کہ اگر ایران جوہری ہتھیار نہیں بنانا چاہتا تو اسے 60 فیصد تک افزودہ یورینیم تیار کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟ ان کے مطابق جوہری ہتھیار نہ بنانے کے عزم کا عملی ثبوت افزودگی کی صلاحیت میں نمایاں کمی کی صورت میں سامنے آنا چاہیے۔ جے ڈی وینس کے مطابق امریکہ ایران کے ساتھ معاہدے کیلئے اب بھی تیار ہے تاہم واشنگٹن ایران کی جوہری صلاحیت سے متعلق ٹھوس رعایتوں کا خواہاں ہے ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ کے خاتمے اور عالمی توانائی کیلئے انتہائی اہم آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کیلئے تجاویز کا تبادلہ ہوا ہے تاہم ٹرمپ نے ایران کی تازہ پیشکش مسترد کر دی ہے اور خبردار کیا کہ وسط مدتی انتخابات کے بعد فوجی کارروائیوں میں شدت آسکتی ہے۔

حوثیوں کا سعودی عرب پر بڑا حملہ، ریاض اور ابہا ایئرپورٹس کو نشانہ بنانے کا دعویٰ

جنوبی یمن کے عدن ایئرپورٹ پر بھی حوثیوں کا بڑا حملہ، 2 بیلسٹک میزائل داغ دیے گئے

صنعا، (ایجنسیاں): یمن کے حوثی گروپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے سعودی عرب کی راجدھانی ریاض سمیت مختلف علاقوں میں اہم تنصیبات کو میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے نشانہ بنایا ہے۔ حوثی ملیشیا کے مطابق ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو ڈرون کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا جبکہ ابہا ایئرپورٹ پر بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے حملہ کیا گیا۔ حوثیوں نے مزید دعویٰ کیا کہ سعودی عرب کے شہر خمیس مشیط میں واقع ایک ایئر بیس کو بھی بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے نشانہ بنایا گیا ہے۔ حوثی گروپ کی جانب سے جاری بیان میں حملوں کی نوعیت، ان کے نتیجے میں ہونے والے ممکنہ نقصان یا جانی نقصان کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ دوسری جانب دستیاب اطلاعات کے مطابق سعودی عرب نے تاحال حوثیوں کے ان حملوں کی تصدیق نہیں کی۔ اس لیے ان دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق بھی نہیں ہوسکی۔ سعودی عرب اور یمن کے حوثیوں کے درمیان حالیہ دنوں میں کشیدگی میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ حوثی گروپ ماضی میں بھی سعودی عرب کے مختلف فوجی اور شہری اہداف پر میزائل اور ڈرون حملوں کے دعوے کرتا رہا ہے، جبکہ سعودی قیادت میں اتحاد کئی مواقع پر حوثی حملوں کو روکنے اور میزائلوں کو فضا میں تباہ کرنے کا اعلان کر چکا ہے۔ حالیہ دعوے ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب یمن کے تنازع اور خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث سعودی عرب سمیت خلیجی ممالک میں سکیورٹی خدشات بڑھ رہے ہیں۔ دوسری طرف جنوبی یمن میں حوثی گروپ نے عدن انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو دو بیلسٹک میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے تاہم ابتدائی اطلاعات کے مطابق حملے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مقامی سکیورٹی حکام کے مطابق دونوں میزائل حوثی گروپ کی جانب سے داغے گئے اور عدن کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کو نشانہ بنایا گیا۔ عدن کے سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ حملے کے بعد تاحال کسی ہلاکت یا زخمی ہونے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ سکیورٹی حکام کے مطابق صورتحال اب معمول پر ہے اور علاقے میں سکیورٹی فورسز کو اعلیٰ ترین سطح پر الرٹ کر دیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ مزید حملے سے نمٹا جاسکے۔ مقامی یمنی میڈیا نے حملے کے وقت کی ویڈیوز بھی نشر کی ہیں، جن میں علاقے میں دھماکے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم حملے سے ایئرپورٹ کی عمارت یا تنصیبات کو پہنچنے والے ممکنہ نقصان کی تفصیلات فوری طور پر سامنے نہیں آئیں۔ عدن ایئرپورٹ پر یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب یمن میں لڑائی میں ایک بار پھر شدت آرہی ہے اور یمنی حکومتی فورسز 'آپریشن ڈان آف یمن' کے تحت حوثیوں کے خلاف کارروائیاں آگے بڑھا رہی ہیں۔

ہمسایہ ممالک کے ساتھ مستحکم تعلقات ایران کی ترجیحات میں شامل ہیں، عراقچی

تہران، (ایجنسی): ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے آرمینیا کے وزیر خارجہ آرارات مرزویان کے تہران دورے کے موقع پر دونوں ممالک کے درمیان تعلقات اور علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر عراقچی نے کہا کہ آرمینیا کے ہم منصب سے ملاقات کے دوران تہران اور ایروان کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات اور اقتصادی، تجارتی، نقل و حمل، توانائی سمیت دونوں ممالک کے باہمی دلچسپی کے دیگر شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے کے طریقوں کا جائزہ لیا گیا۔ عراقچی کے مطابق ملاقات میں قفقاز کی صورتحال اور خطے میں پائیدار امن و استحکام برقرار رکھنے کی اہمیت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ ایران کا مؤقف ہے کہ علاقائی مسائل کا حل خطے کے ممالک کی شراکت اور اقدامات کے ذریعے ہونا چاہیے اور اس عمل میں خطے سے باہر کی طاقتوں کی مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ عراقچی نے مزید کہا کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ مذاکرات اور تعاون کا تسلسل ایران کی جانب سے ایک زیادہ محفوظ، مستحکم اور خوشحال خطے کی تعمیر کے لیے اختیار کیا جانے والا راستہ ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات ایران کی ترجیحات میں شامل ہیں۔

نیویارک کے میئر زہران ممدانی کی غزہ پر قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کشی کی جنگ کی مذمت

نیویارک: نیویارک کے میئر زہران ممدانی نے غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے قابض اسرائیل پر سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جنگی جرائم اور نسل کشی کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا، اور کہا کہ 74 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں 21 ہزار سے زائد بچے بھی شامل ہیں۔ ممدانی نے بدھ کے روز 'ایکس' پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں کہا کہ قابض اسرائیلی حکومت نے 74 ہزار سے زائد فلسطینیوں کو قتل کیا ہے اور پٹی میں نسل کشی کا ارتکاب کیا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے 1400 سے زائد فلسطینی قتل کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ہسپتالوں کے سامنے ایمبولینس گاڑیوں، رہائشی علاقوں اور نامہ نگاروں کو نشانہ بنانے والے حملے، اس کے علاوہ سرحدوں کے پار خوراک کی امداد کو روکنا، فلسطینیوں کی مصائب کو دوچار کر رہے ہیں۔

ممدانی نے اس بات کا ذکر کیا کہ نیویارک کے بہت سے رہائشی ناقابل برداشت غم کا سامنا کر رہے ہیں، جبکہ ان کے بقول اسرائیل کی طرف سے کیے جانے والے جرائم کی مالی معاونت ان ٹیکس کی رقوم سے کی جا رہی ہے جو

وہ خود ادا کرتے ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جسے انہوں نے نسلی امتیاز، قبضے اور جنگی جرائم پر سزا سے بچ نکلنے کا سلسلہ قرار دیا ہے، اس کے تسلسل کو مسترد کرنا لازمی ہے، انہوں نے امریکی وفاقی حکومت کی طرف سے ہتھیاروں کی کھیپ کے ذریعے اسرائیل کی مسلسل حمایت پر تنقید کی۔

انہوں نے کہا کہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ ایک ایسی دنیا کے لیے جدوجہد ہے جہاں ہر کوئی آزادی، سلامتی اور وقار کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اس کے ساتھ ہی ممدانی نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کے واقعات نیویارک کے بہت سے باسیوں کے لیے تکلیف دہ تھے، انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ شہر ان اسرائیلیوں کی موت پر سوگوار ہے جو اس وقت ہونے والے حملوں میں مارے گئے تھے۔

دس اکتوبر سنہ 2025ء کو اعلان کردہ جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود موصولہ اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیل غزہ کی پٹی پر بمباری کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، جس کے نتیجے میں معاہدے کے اعلان کے بعد سے چودہ سو ستر فلسطینی شہید اور اکاون اکسٹھ زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے، جبکہ تباہی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ پٹی میں خوراک، ادویات، طبی سامان، پناہ گاہوں کے مواد اور تیار شدہ مکانات کی طے شدہ مقدار کے داخلے پر پابندیاں بدستور برقرار ہیں، جہاں 24 لاکھ فلسطینی، جن میں 21 لاکھ پچاس ہزار بے گھر افراد شامل ہیں، انتہائی تباہ کن انسانی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل امریکی حمایت کے ساتھ غزہ کی پٹی پر ایک وسیع جنگ مسلط کیے ہوئے ہے، جس کے نتیجے میں موصولہ اعداد و شمار کے مطابق چوہتر ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ پچھتر ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین ہیں، اس کے علاوہ بنیادی ڈھانچے کا نوے فیصد حصہ تباہ ہو چکا ہے۔

اقوام متحدہ کی خصوصی ایلچی کی غزہ میں غذائی قلت سنگین کے خطرے کی وارننگ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی خوراک کے حق سے متعلق خصوصی ایلچی صوفیا مون سالفی سواریز نے غزہ کی پٹی میں خوراک کے عدم تحفظ کے بحران کے مزید سنگین ہونے سے خبردار کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ انسانی امداد پٹی میں آزادانہ طور پر داخل نہیں ہو رہی ہے۔

امدادی پابندیاں بحران کو مزید گھمبیر بنا رہی ہیں

صوفیا مون سالفی سواریز نے الجزیرہ چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انسانی امداد کے داخلے پر عائد پابندیوں کا جاری رہنا اس انسانی اور غذائی بحران کو مزید بڑھا رہا ہے جن کا سامنا غزہ کی پٹی میں مقیم فلسطینیوں کو ہے۔

اقوام متحدہ کی اس ذمے دار شخصیت نے اس بات سے خبردار کیا کہ آبادی کے ایک بڑے حصے میں خوراک کے عدم تحفظ کی بلند سطح کے تناظر میں امداد مطلوبہ مقدار اور آزادی کے ساتھ پٹی تک نہیں پہنچ پا رہی ہے۔

چودہ لاکھ افراد کو غذائی بحران کا سامنا ہے

انٹیگریٹڈ فوڈ سکیورٹی فیز کلاسفیکیشن کی پیشگوئیوں کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2026ء کے دوران 14 لاکھ سے زائد افراد یعنی غزہ کی پٹی کے کل باشندگان کا تقریباً 67 فیصد شدید غذائی عدم تحفظ کے بحران یا اس سے بھی بدتر صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان تخمینوں میں خوراک کے عدم تحفظ کے ہنگامی سطح پر موجود تقریباً 212000 افراد شامل ہیں جو آبادی کی خوراک حاصل کرنے کی استطاعت پر پڑنے والے شدید دباؤ کے مسلسل جاری رہنے کی عکاسی کرتے ہیں۔

غذائی نظاموں اور زرعی پیداوار کی تباہی

اقوام متحدہ نے گزشتہ برسوں کے دوران امداد کے داخلے پر عائد پابندیوں کے شدید اثرات کے ساتھ ساتھ غذائی نظاموں اور زرعی پیداوار کی تباہی کو دستاویزی شکل دی ہے تاکہ غزہ کی پٹی کے مکینوں کو درپیش بھوک کے بحران کے بڑھتے ہوئے اثرات کو واضح کیا جا سکے۔

یہ اعداد و شمار پٹی میں انسانی اور غذائی امداد کے بہاؤ کی مسلسل ضرورت کے پس منظر میں سامنے آئے ہیں جبکہ اقوام متحدہ کی جانب سے اس بات کی وارننگ دی جا رہی ہے کہ آبادی کے لیے خوراک کے تحفظ پر پابندیوں کے تسلسل کے کیا انکام و نتائج ہوں گے۔

ایران کے خلاف امریکی جنگ میں فضائی طاقت کو بڑا دھچکا!

81 امریکی جنگی طیارے اور ڈرون تباہ ہیلی کاپٹر بھی متاثر • 3.3 ارب ڈالر تک نقصان کا تخمینہ • امریکی کانگریس کے سامنے جنگی صلاحیت اور دفاعی پیداوار کے بڑے سوالات • کانگریشنل ریسرچ سروس کی تہلکہ خیز رپورٹ

واشنگٹن، (ایجنسی) ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائی ''آپریشن ایپک فیوری'' میں امریکی فضائی طاقت کو پہنچنے والے نقصانات کی ایک غیر معمولی تصویر سامنے آئی ہے۔ امریکی کانگریشنل ریسرچ سروس (CRS) کی 5 اکتوبر 2026 کو جاری تازہ رپورٹ کے مطابق 28 فروری سے ایران کے خلاف جاری فوجی کارروائیوں میں 81 امریکی فکسڈ ونگ اور روٹری ونگ طیارے اور بغیر پائلٹ فضائی نظام تباہ، ضائع یا نقصان زدہ ہونے کی رپورٹس سامنے آئی ہیں۔

CRS کی رپورٹ: ''''یو ایس آپریشن ایپک فیوری میں ہوائی جہاز کے جنگی نقصانات: کانگریس کے لیے غور و خوض'''' میں امریکی محکمہ دفاع، امریکی سینٹرل کمانڈ، محکمہ دفاع کے انسپکٹر جنرل اور دیگر دستیاب ذرائع سے حاصل معلومات کو یکجا کیا گیا ہے۔ رپورٹ کا کہنا ہے کہ یہ تعداد حتمی نہیں ہے اور مزید معلومات سامنے آنے کے بعد اس میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

45 ریپر ڈرونز کا نقصان سب سے بڑا انکشاف، رپورٹ میں سب سے نمایاں تعداد امریکی: MQ-9 Reaper ڈرونز کی ہے۔ CRS نے 45 MQ-9 Reaper کے نقصان کی اطلاعات شامل کی ہیں۔ یہ ڈرون امریکی فوج کی طویل فاصلے تک نگرانی، انٹیلی جنس اور مسلح کارروائیوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تین MQ-1 بغیر پائلٹ طیاروں کو ایران نے مار گرایا، جبکہ دیگر نقصانات سے متعلق امریکی حکام اور میڈیا رپورٹس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

F-15E، F-35 اور A-10 بھی زد میں CRS کے مطابق 12 F-15E Strike Eagle جنگی طیارے بھی نقصان یا تباہی کی فہرست میں شامل ہیں۔ ان میں تین طیارے 2 مارچ کو کویت کے اوپر فرینڈلی فائر کے واقعے میں تباہ ہوئے، جبکہ ایک F-15E اپریل میں ایران کے اوپر تباہ ہوا۔ ستمبر میں اردن کے موفق سالتی ایئر بیس پر ایرانی حملے کے دوران مزید آٹھ F-15E کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات سامنے آئیں، تاہم ان طیاروں کو بعد میں دوبارہ سروس میں لائے جانے کی اطلاع ہے۔ ایک F-35A Lightning II بھی ایرانی زمینی فائر سے نقصان زدہ ہونے کی رپورٹ میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ دو A-10 Thunderbolt II بھی متاثر ہوئے۔

خطے میں کشیدگی کے دوران جولانی کا اچانک سعودی عرب کا دورہ

یمنی ذرائع کا ریاض کی مدد سے سینکڑوں شامی جنگجو یمن منتقل کیے جانے کا دعویٰ

شام کی عبوری حکومت کے سربراہ احمد الشرع الجولانی نے سعودی ولی عہد محمد بن سلمان سے ملاقات کی، جبکہ یمنی ذرائع نے دعوی کیا ہے کہ ریاض کی مدد سے سینکڑوں شامی جنگجو یمن

منتقل کیے گئے ہیں۔ احمد الشرع نے اقتدار سنبھالنے کے بعد اپنے پانچویں دورے میں اچانک سعودی عرب کا رخ کیا، جہاں انہوں نے ولی عہد محمد بن سلمان سے ملاقات کی۔ ملاقات میں ہونے والی بات چیت کی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔شامی سرکاری ذرائع نے صرف اتنا بتایا کہ الشرع وزیر خارجہ اسعد الشیبانی کے ہمراہ سعودی راجدھانی ریاض پہنچے، جہاں مکہ کے گورنر فیصل بن بندر نے ان کا استقبال کیا۔ سعودی ذرائع ابلاغ کے مطابق سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان اور ریاض کے گورنر فیصل بن عبدالعزیز سمیت بعض اعلیٰ حکام نے الشرع کو سعودی عرب سے روانگی کے وقت کنگ خالد ایئرپورٹ پر رخصت کیا۔سعودی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق ملاقات میں سعودی عرب اور شام کے درمیان تعلقات کے امکانات، تعاون کے شعبوں اور مختلف میدانوں میں دوطرفہ تعلقات کو فروغ دینے کے نئے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات میں سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان، وزیرخارجہ فیصل بن فرحان اور دیگر حکام بھی موجود تھے۔اس اچانک دورے کا ایک قابل ذکر پہلو یہ تھا کہ احمد الشرع نے سفر کے دوران سعودی ایئرلائنز سے تعلق رکھنے والے طیارے کا استعمال کیا۔لبنانی جریدے الاخبار نے لکھا ہے کہ الشرع کے اچانک دورہ سعودی عرب نے یمن کی جنگ میں ان کے ممکنہ کردار اور ریاض کی جانب سے انہیں کسی ذمہ داری سونپے جانے کے بارے میں سوالات پیدا کردیئے ہیں۔اس سے قبل متعدد رپورٹس میں کہا گیا تھا کہ دمشق نے سعودی عرب کی جانب سے شامی جنگجوؤں کو منظم کرکے یمن کے محاذوں پر بھیجنے کی درخواست مسترد کردی تھی۔ رپورٹ کے مطابق شام نے اس کی وجہ اپنی فوج کی ازسرنوتشکیل میں مصروفیت اور کسی نئی جنگ میں شامل نہ ہونے کی خواہش کو قرار دیا تھا۔ اگرچہ شام اور سعودی عرب کی حکومتوں نے اس دعوے کی تصدیق نہیں کی، تاہم شامی وزارت دفاع نے یمن کے لیے کسی بھی جنگجو کو بھیجے جانے کی تردید کی ہے۔دوسری جانب صنعاء میں موجود انٹیلی جنس ذرائع نے الاخبار سے گفتگو میں دعوی کیا ہے کہ انصاراللہ کو ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سعودی عرب نے ترکی کی مدد سے سینکڑوں شدت پسند عناصر کو شام سے یمن منتقل کیا ہے۔یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب خودساختہ شامی حکومت کو شدید اقتصادی دباؤ کا سامنا ہے اور وہ بیک وقت کئی بحرانوں میں گھری ہوئی ہے۔

حماس کے حملے کی تیسری برسی منا رہا اسرائیل

نیتن یاہو کی سیکورٹی ناکامی انتخابات کا اہم موضوع

یروشلم،(ایجنسی) اسرائیل بدھ کو 7اکتوبر 2023 کو حماس کے حملوں کی تیسری برسی منا رہا ہے۔اس دوران ملک کی تاریخ کی بدترین سیکورٹی ناکامی سے نمٹنے کے وزیراعظم نیتن یاہو کے طریقہ کار کو 27اکتوبر کو ہونیوالے انتخابات کا اہم موضوع قرار دیا جارہا ہے۔جنگ کے بعد انتہائی متنازع شخصیت بننے نیتن یاہو کو حملوں کے بعد شدید دباؤ کا سامنا کرنا پڑا تاہم کئی برس کی جنگ اور طویل ہنگامی حالت کے باوجود وہ اقتدار میں برقرار رہے ہیں۔نیتن یاہو کو اس بات پر مسلسل تنقید کا سامنا ہے کہ انہوں نے حملے سے قبل ہونے والی ناکامیوں کی ذاتی ذمہ داری قبول کرنے یا انکی آزادانہ تحقیقات کی حمایت کرنے سے انکار کیا ہے تاہم، جنگ کے دوران سخت گیر رہنما کی ان کی شبیہ کی وجہ سے انہیں خاصی حمایت بھی حاصل ہے جسکے نتیجے میں اسرائیلی معاشرے میں گہری تقسیم برقرار ہے۔ حملے کے وقت قومی سلامتی کے تقریباً تمام اعلیٰ عہدیدار اپنے عہدوں سے سبکدوش ہو چکے ہیں جبکہ نیتن یاہو اب بھی وزیراعظم ہیں۔ انکے اہم حریف اور اسرائیلی دفاعی افواج کے سابق چیف آف اسٹاف گادی آئزن کوٹ نے غزہ جنگ کے دوران اپنے بیٹے اور دو بھتیجوں کو کھویا۔ آئزن کوٹ کے قریبی ذرائع کے مطابق نیتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانا ان کی انتخابی مہم کا مرکزی مقصد ہے۔نیتن یاہو نے ان ناکامیوں کا الزام 'ڈیپ اسٹیٹ' پر عائد کیا ہے، جبکہ ان کے اتحادیوں اور خاندان کے بعض افراد کا دعویٰ ہیکہ یروشلم کی سیکورٹی قیادت نے انہیں اہم معلومات سے آگاہ نہیں کیا تھا۔نیتن یاہو کا کہنا ہیکہ اعلیٰ سیکورٹی عہدیداروں نے حملے سے قبل موجود خطرے کی وارننگ سے انہیں بے خبر رکھا اور اگر انہیں بروقت اطلاع دی جاتی تو وہ قتل عام کو روک سکتے تھے۔حالیہ رپورٹس میں اس بات پر سوال اٹھائے گئے ہیں کہ نیتن یاہو کو حملے سے قبل کون سی وارننگ موصول ہوئی تھی۔'ہارٹز' نے رپورٹ کیا کہ متحدہ عرب امارات کے صدر محمد بن زاید نے 7اکتوبر سے چند روز قبل نیتن یاہو کو خبردار کیا تھا کہ حماس بڑا آپریشن کی تیاری کررہی ہے۔ معاملے سے واقف ذرائع نے ایکسیوس کو بتایا کہ اماراتی انٹیلی جنس نے اسرائیلی حکام کو عمومی وارننگ دی تھی اور محمد بن زاید نے براہ راست نیتن یاہو سے بات کر کے یہ یقینی بنایا تھا کہ انہیں اس وارننگ کی اطلاع مل جائے۔

نیتن یاہو کو ویڈیو حذف کرنے اور جرمانہ ادا کرنے کی ہدایت

اسرائیل کی مرکزی انتخابی کمیٹی نے نیتن یاہو کو دوسری مرتبہ ہدایت کی ہے کہ وہ کمیٹی کی طرف سے انتخابی مہم کا حصہ قرار دی گئی ویڈیو کو اپنے ذاتی سوشل میڈیا اکاؤنٹوں سے حذف کرے اور قانونی مصارف بھی ادا کرے۔اسرائیل کے 'چینل 7' ٹیلی ویژن کی منگل کو نشر کردہ خبر کے مطابق کمیٹی کے چیئرمین اور سپریم کورٹ کے جج نوم سولبرگ نے نیتن یاہو کو تل نوف ایئربیس پر بنائی گئی ویڈیو حذف کرنے اور 2,500شیکل (تقریباً 821ڈالر) کے مصارف ادا کرنے کی ہدایت کی ہے۔سولبرگ نے فیصلہ سنایا ہے کہ ویڈیو کی نیتن یاہو کے ذاتی سوشل میڈیا اکاؤنٹوں پر اشاعت انتخابی قانون کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اس میں ایک فوجی اڈے اور اسرائیلی فضائیہ کے طیارے سمیت عوامی وسائل کا استعمال کیا گیا ہے۔نیتن یاہو نے مذکورہ ویڈیو کہ جس کے پس منظر میں اسرائیلی فضائیہ کا ایک طیارہ بھی نظر آرہا تھا، 29 ستمبر کو شیئر کی تھی۔

فیس بک پر توہین رسالت کے جرم میں سعودی عرب میں سری لنکائی نوجوان کو سزائے موت کا سامنا

کولمبو،(ایجنسیاں):سعودی عرب میں 24 سالہ سری لنکن تارک وطن مزدور انوجن سیوار اسا کو اسلام اور حضرت محمدؐ کی مبینہ توہین کے مقدمے میں سزائے موت کا سامنا ہے۔رپورٹس کے مطابق سعودی عرب کی ایک اپیلٹ عدالت نے نوجوان کو فیس بک پر کیے گئے ایک تبصرے کے معاملے میں توہینِ مذہب کا مجرم قرار دیا۔فیصلے کے بعد انوجن سیوار اسا کے لیے سزائے موت کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔اس مقدمے نے سری لنکا میں بڑے پیمانے پر تشویش پیدا کردی ہے، ملک بھر میں سول سوسائٹی کی جانب سے درخواستیں اور اپیلیں دائر کی جارہی ہیں، جن میں نوجوان کے معاملے میں رحم اور سزا میں نرمی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔رپورٹ کے مطابق سری لنکا کی متعدد سیاسی جماعتوں اور حکومتی اداروں نے بھی اس معاملے پر سفارتی کوششیں شروع کردی ہیں۔ ان کوششوں کا مقصد سعودی حکام سے نوجوان کے لیے معافی یا سزائے موت میں رعایت کی درخواست کرنا ہے۔ انوجن سیوار اسا ایک تارک وطن مزدور کی حیثیت سے سعودی عرب میں مقیم تھا۔

فیس بک پر کیے گئے مبینہ تبصرے کے بعد اس کے خلاف مقدمہ قائم ہوا، جس کا معاملہ بالآخر اپیلٹ عدالت تک پہنچا۔سری لنکا میں اس کیس کو انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کے حوالے سے بھی اہم قرار دیا جارہا ہے، جبکہ حکومت، سیاسی حلقوں اور سول سوسائٹی کی کوششیں اب اس بات پر مرکوز ہیں کہ نوجوان کی سزا میں رحم یا قانونی رعایت حاصل کی جاسکے۔

فرانس میں اسکولوں کی خستہ حالی کے خلاف طلباء کا احتجاج پُرتشدد جھڑپوں میں تبدیل

مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے استعمال کیا اسٹن گرینیڈ،500افراد گرفتار، متعدد مظاہرین اور سیکورٹی اہلکار زخمی، صدر نے ہنگامی اجلاس طلب کرلیا

پیرس،(ایجنسیاں): فرانس میں سرکاری ہائی اسکولوں کی خستہ حال عمارتوں، سہولیات کی کمی اور اساتذہ کی قلت کے خلاف جاری طلبہ احتجاج منگل کو پرتشدد جھڑپوں میں تبدیل ہوگیا، جس کے بعد ملک بھر میں تقریباً500افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔فرانس میں یہ احتجاج ستمبر کے آخر میں شروع ہوا تھا، جب 15 سے 17 سال کی عمر کے طلبہ نے سیکڑوں ہائی اسکولوں کے داخلی راستے بند کرکے بہتر تعلیمی سہولیات کا مطالبہ کیا۔ بعدازاں والدین، اساتذہ اور یونین کارکن بھی احتجاجی تحریک میں شامل ہوگئے۔فرانسیسی وزارت داخلہ کے مطابق منگل کو ملک بھر میں تقریباً2لاکھ 56 ہزار افراد نے احتجاج میں شرکت کی، جبکہ یونینوں نے مظاہرین کی تعداد 4 لاکھ 50 ہزار تک بتائی ہے۔مظاہروں کے دوران پولیس اور احتجاجی افراد کے درمیان مختلف مقامات پر جھڑپیں بھی ہوئیں۔وزارت داخلہ کے مطابق منگل کو کم از کم 488 افراد کو گرفتار کیا گیا جبکہ سیکورٹی فورسز کے 43اہلکار زخمی ہوئے۔احتجاج کی صورتحال کے باعث صدر ایمانوئل میکرون نے ہنگامی اجلاس طلب کیا، جس میں اعلیٰ حکام اور وزرا سے صورتحال پر تبادلہ خیال متوقع تھا۔ طلبہ، یونینوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے پولیس پر طاقت کے غیرمتناسب استعمال کا الزام عائد کیا ہے۔پیر کو ایک نوجوان اس وقت اپنا ہاتھ کھو بیٹھا جب پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے ایک اسٹن گرینیڈ استعمال کیا۔ایک اور واقعے میں پیرس کے شمال مغربی علاقے میں ایک 14 سالہ طالب علم کے چہرے پر آنسو گیس کا گرینیڈ انتہائی قریب سے لگا، جس کے نتیجے میں اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے۔اس واقعے پر ایک پولیس اہلکار کے خلاف مقدمہ درج کرکے اسے فردِ جرم کا سامنا کرنا پڑا۔دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی فرانس میں ہونے والے احتجاج پر تبصرہ کرتے ہوئے ملک میں پیدا ہونے والی بے چینی کو ''بڑے پیمانے پر نقل مکانی'' اور اسلام سے جوڑا۔ٹرمپ کا یہ بیان ان کی عالمی سطح پر دائیں بازو کے بیانیے کو آگے بڑھانے کی کوششوں کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔فرانس میں جاری احتجاج کے دوران مظاہرین بہتر تعلیمی ماحول، اسکولوں کی عمارتوں کی مرمت، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور اساتذہ کی کمی دور کرنے کا مطالبہ کررہے ہیں، جبکہ حکومت کو اب احتجاج کے ساتھ ساتھ پولیس کارروائی پر اٹھنے والے سوالات کا بھی سامنا ہے۔

طوفان الاقصیٰ نے انسانی تاریخ میں ایک عسکری معجزہ تخلیق کیا: ابوعبیدہ

غزہ: معرکہ 'طوفان الاقصیٰ' کی تیسری برسی کے موقع پر شہید عزالدین القسام بریگیڈز کے ترجمان 'ابوعبیدہ' نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے منظرنامے کو یاد کرتے ہوئے اسے ایک ایسا فیصلہ کن موڑ قرار دیا جس نے اسرائیلی دفاعی حصار اور عسکری توازن کو توڑ کر رکھ دیا۔ اس تاریخی دن نے قابض ریاست کے سیکورٹی اور عسکری اداروں کو گہرے صدمے سے دوچار کر دیا، جب کہ فلسطینی مزاحمت نے ایک ایسا وسیع اور ہمہ جہت حملہ کیا جس نے دشمن کے تمام حسابی اندازوں کو درہم برہم کرتے ہوئے اس کے نام نہاد سکیورٹی نظام کو کاری اور جان لیوا ضرب لگائی۔

'ابوعبیدہ' نے اپنے ایک بیان میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ سات اکتوبر نے عسکری تاریخ کا ایک ایسا معجزہ کرکے دکھایا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس آپریشن کے دوران منصوبہ بندی اور نفاذ کی لاجواب مہارت کے ساتھ ساتھ ایک پختہ اور محکم سٹریٹجک حکمت عملی کا مظاہرہ کیا گیا، جس میں قابض ریاست کی اندرونی کمزوریوں، اس کی قیادت کے مکرہ غرور اور حریف کی صلاحیتوں کو کم تر سمجھنے کی خصلتوں کا بھرپور اور مؤثر انداز میں فائدہ اٹھایا گیا۔انہوں نے مزید کہا کہ اس پُرعزم دن نے قابض ریاست کے اس مبینہ سکیورٹی نظریے کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا جس پر اسے بڑا ناز تھا۔ غیور مجاہدین کے بازوؤں نے عسکری توازن، برتری اور پیشگی وارننگ کے اس پورے نظام کو زمین بوس کر دیا جس کے سہارے قابض ریاست برسوں سے فلسطینی قوم کے ساتھ اپنی کشمکش کو قابو میں رکھنے کی خام خیالی پالتی رہی تھی۔

سکیورٹی اور دفاعی نظام پر ایک کاری ضرب

اس یادگار آپریشن کے اثرات صرف اس کے براہ راست عسکری دائرے تک محدود نہیں رہے، بلکہ اس نے اسرائیلی سکیورٹی ڈھانچے میں ایک ایسا لرزہ طاری کیا جس کی گونج دنیا بھر میں سنائی دی۔ اس نے عالمی برادری کے سامنے صیہونی انٹیلی جنس ایجنسیوں کے کھوکھلے پن کو بے نقاب کر دیا، جبکہ فلسطینی مزاحمت نے متعدد عسکری ونگز کی مشترکہ شرکت سے کیے جانے والے اس اچانک حملے کے دوران غزہ کے اطراف میں قائم دشمن کے مضبوط ترین عسکری اڈوں تک کامیاب رسائی حاصل کی۔

یہ وہ نازک لمحہ تھا جب جنگ کے ابتدائی گھنٹوں کے دوران ہی قابض فوج کا نام نہاد 'غزہ ڈویژن' ریت کی دیوار کی طرح ڈھیر ہو گیا، جو اس حیرت اور سراغ رسانی کی ناکامی کے عظیم حجم کو ظاہر کرتا ہے جس کا سامنا صیہونی عسکری ادارے کو کرنا پڑا۔ اس معرکے نے اس کمزور اور کھوکھلے وارننگ سسٹم کو دنیا کے سامنے بے نقاب کر ڈالا جسے قابض ریاست ہمیشہ اپنی قومی سلامتی کے ناقابل تسخیر ستونوں میں شمار کراتی تھی۔

آج سات اکتوبر کے دوررس مضمرات سکیورٹی اور عسکری سطح پر ہونے والی ناکامیوں کی وجوہات کے طور پر اسرائیلی حلقوں میں شدید بحث کا محور بنے ہوئے ہیں۔ اس جرات مندانہ آپریشن نے فلسطینی مزاحمت اور قابض ریاست کے مابین جاری کشمکش کی نوعیت اور اس کے توازن کو ہمیشہ کے لیے بدل ڈالا ہے۔

غزہ: مزاحمت کا دھڑکتا دل

غزہ کی پٹی کے باسیوں اور مجاہدین کے نام اپنے پرعزم پیغام میں 'ابوعبیدہ' نے گذشتہ تین برسوں کے دوران اس خطے کی طرف سے پیش کی جانے والی عظیم قربانیوں اور آزمائشوں کے لاانتہا ہی سفر پر قوم کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ وحشیانہ صیہونی جارحیت کے مقابلے میں غزہ کے باسیوں نے جس فولادی عزم اور پامردی کا مظاہرہ کیا، اس نے دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ انہوں نے اس استقامت کو سات اکتوبر کے بعد کے عسکری اور سیاسی منظرنامے کا سب سے روشن اور بنیادی باب قرار دیا۔

انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اس طویل اور کٹھن معرکے کی قیمت بہت بھاری تھی، لیکن انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ غزہ کے غیور عوام نے جو لازوال قربانیاں دی ہیں، وہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر اور فلسطینی شعور کا مستقل حصہ رہیں گی۔ محاصرہ زدہ غزہ کی اس پٹی نے دنیا بھر کے سامنے اس بین الاقوامی منافقت اور بے حسی کو بے نقاب کرنے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا جو برسوں سے اس مظلوم قوم کا استحصال کرتی چلی آ رہی تھی اور یوں اس نے ایک بار پھر مسئلہ فلسطین کو عالمی توجہ کے مرکزی دھارے میں لا کھڑا کیا۔

یہ تاریخی پیغام 'طوفان الاقصیٰ' کے بعد مسلط کی جانے والی طویل جنگ کے جاری اور ہمہ جہت اثرات کے عین تناظر میں سامنے آیا ہے، جو جدید فلسطینی۔ اسرائیلی کشمکش کی پوری تاریخ میں سب سے زیادہ خونریز، فیصلہ کن اور دوررس نتائج کی حامل ابواب میں تبدیل ہو چکی ہے۔

اسیران کا مقدمہ اور ایک نیا عسکری و سیاسی مساوات

اسیران کا نازک اور حساس باب اس معرکے کے انتہائی نمایاں اور اسٹریٹجک نتائج میں سے ایک کے طور پر ابھرا ہے۔ القسام بریگیڈز اور دیگر فلسطینی مزاحمتی دھڑے اس عظیم معرکے کے دوران دشمن کے 251 افسروں، فوجیوں اور مسلح یہودی آبادکاروں کو قیدی بنانے میں کامیاب رہے۔ان میں سے ایک معتدبہ تعداد کو بعد ازاں قیدیوں کے تبادلے کے مرحلہ وار معاہدوں کے تحت رہا کرایا گیا، جبکہ بقیہ اسیران اور فیلڈ کے معاملات نے آنے والے برسوں کے طویل مذاکراتی عمل کی بنیاد رکھ دی۔

اسی طرح قابض فوج نے بھی اپنی جاری کردہ رپورٹس کے اعتراف کے مطابق اس ہمہ جہت معرکے کے پہلے دن اور اس کے بعد ہونے والی خونریز جھڑپوں میں اپنے 318,1 فوجی افسروں اور جوانوں کی ہلاکت کی تصدیق کی، جبکہ اس دوران 029,1 یہودی آبادکار بھی واصل جہنم ہوئے۔

یوں دیکھا جائے تو سات اکتوبر محض ایک عسکری چھاپہ یا عارضی معرکہ نہیں تھا، بلکہ یہ ایک ایسا انقلابی لمحہ تھا جس نے اسرائیلی عسکری برتری کے غبارے سے ہوا نکال دی اور فلسطینی مزاحمت کے مقابلے میں ایک پائیدار اور موثر دفاعی فارمولہ مسلط کرنے کی قابض ریاست کی صلاحیت کو ہمیشہ کے لیے سوالیہ نشان بنا دیا۔معرکے کی تیسری برسی کے اس بابرکت موقع پر سات اکتوبر ایک ایسے عہد ساز واقعے کے طور پر تازہ دم ہو کر سامنے آیا ہے جس کے سیاسی، عسکری اور سکیورٹی اثرات خطے کی تقدیر بدل رہے ہیں۔ اس نے خطے کے تصادم کو ایک بالکل نئے اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل کر دیا ہے اور سکیورٹی کے مفہوم، دفاعی حکمت عملیوں اور خطے کے مستقبل کے تمام حسابی پیمانے سرے سے تبدیل کر دیے ہیں۔

غزہ بغیر اسکولوں کے، نسل کشی کی جنگ نے تعلیمی نظام تہس نہس کر کے ایک پوری نسل کے مستقبل کو نگل لیا

غزہ: قابض اسرائیل کی طرف سے غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ جنگ نے نہ صرف مکانات، ہسپتالوں اور بنیادی ڈھانچے کو مسمار کرنے پر ہی اکتفا کیا، بلکہ اس کی وحشت سکولوں اور یونیورسٹیوں تک بھی پھیل گئی، جس نے تعلیمی نظام کو اس کی تاریخ کے سب سے بڑے اور تباہ کن بحران سے دوچار کردیا ہے۔ ہزاروں تدریسی گھنٹے نقل مکانی اور انتظار کے دنوں میں بدل چکے ہیں، جبکہ سکول علم کی روشنی پھیلانے والے مراکز سے پناہ گاہوں میں تبدیل ہونے کے بعد اب تباہ شدہ یا ناقابلِ استعمال عمارتوں کا روپ دھار چکے ہیں۔

اس جنگ کے شروع ہونے کو تین سال بیت جانے کے بعد فلسطینی اور بین الاقوامی اعداد و شمار تعلیمی شعبے کو پہنچنے والے اس ہولناک المیے کی عکاسی کرتے ہیں۔ فلسطینی وزیر تعلیم و اعلیٰ تعلیم امجد بر※م نے اعلان کیا ہے کہ غزہ کے نوے فیصد سے زائد سکول اور پچاسی فیصد سے زیادہ یونیورسٹیاں اور اعلیٰ تعلیمی ادارے تباہی کا شکار ہو چکے ہیں، جبکہ بین الاقوامی اعداد و شمار اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ پٹی میں سکولوں کی تقریباً 98 فیصد عمارتیں کسی نہ کسی شکل میں نقصان کا شکار ہوئی ہیں اور ان میں سے 93 فیصد سے زیادہ کو یا تو بڑے پیمانے پر بحالی کی ضرورت ہے یا پھر ان کی مکمل ازسرِنو تعمیر ناگزیر ہے۔

طلبہ اور عملے کے اکیس ہزار سے زائد شہداء

فلسطینی وزارتِ تعلیم و اعلیٰ تعلیم کے اعداد و شمار سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ تعلیمی شعبے میں جنگ کا انسانی جانی خسارہ صرف عمارتوں تک محدود نہیں رہا، بلکہ غزہ میں سکولوں کے 19 ہزار 188 طلبہ و طالبات اور یونیورسٹیوں کے 1386 طلبہ و طالبات جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں، جبکہ 28 ہزار پانچ سو چھاسی سکول طلبہ اور تین ہزار بیاسی جامعات طلبہ مختلف نوعیت کے زخموں سے دوچار ہوئے ہیں۔

تعلیمی عملے کی بات کی جائے تو سکولوں کے 805 ملازمین اور یونیورسٹیوں کے 246 لیکچرار اور کارکنان شہید ہو چکے ہیں، جبکہ سکولوں کے تین ہزار دو سو اٹھانوے ملازمین اور یونیورسٹیوں کے ایک ہزار چار سو ترانوے کارکنان زخمی ہوئے ہیں۔

وزارت تعلیم کی اس رپورٹ کے مطابق جو سات اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر سات اکتوبر سنہ 2026ء تک کے عرصے کا احاطہ کرتی ہے، فلسطین میں طلبہ اور تعلیمی عملے کے شہداء کی تعداد بائیس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، جو جنگ کے ان سالوں کے دوران تعلیمی عمل کو ہدف بنانے کی ہولناکی کو واضح کرتی ہے۔

تقریباً ہر دوسرا سکول تباہی کی زد میں

تباہی کے یہ اعداد و شمار پٹی کے اندر کسی بھی قسم کے عام تعلیمی نظام کے بارے میں بات کرنے کی گنجائش باقی نہیں چھوڑتے، کیونکہ اقوام متحدہ کے ایک جائزے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ 97 فیصد سکول کسی نہ کسی نوعیت کے نقصان سے دوچار ہوئے ہیں، جبکہ کل 565 میں سے 518 سکول کی عمارتوں کو دوبارہ قابلِ استعمال بنانے کے لیے مکمل تعمیر نو یا بنیادی بحالی کے کاموں کی ضرورت ہے۔

جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک اقوام متحدہ کے اعداد و شمار اور مصنوعی سیاروں کی تصاویر پر مبنی نقصان کے ایک جائزے کے مطابق 432 سکول کی عمارتیں، جو کہ کل سکولوں کا 76 اعشاریہ چھ فیصد بنتی ہیں، براہ راست حملوں کی زد میں آئی ہیں۔

فلسطینی وزارتِ تعلیم و اعلیٰ تعلیم کے اعداد و شمار کے مطابق غزہ میں 189 سے زائد سرکاری سکول مکمل طور پر تباہ کر دیے گئے ہیں، اس کے علاوہ پناہ گزینوں کے لیے کام کرنے والے اقوام متحدہ کے ادارے 'انروا' کے زیرِ انتظام چلنے والے 105 سے زیادہ سکول بھی ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں، ساتھ ہی 63 سے زائد جامعاتی عمارتیں بھی برباد کر دی گئی ہیں۔

یہ نقصان صرف دیواروں اور بینچوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس تباہی کی زد میں لیبارٹریاں، سکول کا سامان اور تکنیکی آلات بھی آئے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیمی عمل کی بحالی کا تعلق کسی معمولی مرمت سے نہیں، بلکہ ایک پورے نظام کی ازسرِنو تعمیر سے ہے۔

سات لاکھ بچے باقاعدہ تعلیم سے محروم

ان اعداد و شمار کے پس منظر میں پڑھنے کی عمر کے تقریباً سات لاکھ ایسے بچے موجود ہیں جنھوں نے باقاعدہ تعلیمی سلسلے سے کٹے ہوئے کئی سال گزار دیے ہیں۔ یونیسف کے مطابق غزہ کے بیشتر بچوں کو لگاتار تین تعلیمی سالوں تک باضابطہ حاضری والی تعلیم سے محروم رکھا گیا، جبکہ سکولوں کی تقریباً اٹھانوے فیصد عمارتیں نقصان کا شکار ہو چکی ہیں۔

یونیسیف نے سنہ 2025ء کے آخر میں یہ انتباہ جاری کیا تھا کہ پٹی کے 97 فیصد سے زیادہ سکول تباہ یا برباد ہو چکے ہیں 91 اعشاریہ آٹھ فیصد تعلیمی سہولیات کو دوبارہ فعال کرنے کے لیے مکمل تعمیر نو یا بڑی بحالی کی ضرورت ہے، جبکہ تعلیم کی عمر کے اکثر بچے دو سے زیادہ تعلیمی سالوں سے باقاعدہ حاضری والے تعلیمی اداروں تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ بار بار کی نقل مکانی، سکولوں کی تباہی اور عدم تحفظ کے احساس کے ساتھ تعلیمی انقطاع اب کوئی عارضی مسئلہ نہیں رہا، بلکہ یہ ایک ایسا بحران بن چکا ہے جو بچوں کی تعلیمی قابلیت، نفسیاتی و سماجی نشوونما اور ان کے مستقبل کے تمام امکانات کو شدید خطرے سے دوچار کر رہا ہے۔

تعلیم خیموں کی طرف منتقل

اس انہدام کے مقابلے میں وزارتِ تعلیم و اعلیٰ تعلیم دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے تعلیمی عمل کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہی ہے، چنانچہ پٹی کے مختلف علاقوں میں سات سو کے قریب تعلیمی مراکز قائم کیے گئے ہیں، اس کے علاوہ غزہ کے اندر اور باہر کے طلبہ کی خدمت کے لیے بارہ افتتاحی سکول بھی بنائے گئے ہیں۔

گذشتہ ستمبر کے مہینے میں امجد بر※م نے بتایا تھا کہ غزہ پٹی میں تقریباً پانچ لاکھ 42 ہزار طلبہ و طالبات سات سو سے زیادہ تعلیمی زونز کے ذریعے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جبکہ پٹی کے باہر سے تقریباً 20 ہزار طلبہ آن لائن تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جب کہ چالیس ہزار کے قریب طلبہ کو تعلیمی مراکز تک پہنچنے میں مشکلات کا سامنا ہے اور انہیں الیکٹرانک طریقے سے تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔

خیمے اور عارضی مراکز سکول کا کوئی آسان متبادل ثابت نہیں ہو رہے؛ کیونکہ یہ تعلیمی عمل محفوظ جگہوں، ضروری ساز و سامان، کتابوں اور بنیادی ڈھانچے کی شدید قلت کے ماحول میں جاری ہے، جبکہ اساتذہ اور طلبہ ایسے ماحول میں پڑھائی جاری رکھنے کی جدوجہد کر رہے ہیں جو اب بھی جنگ اور نقل مکانی کے زخم اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

یونیورسٹیاں بھی ملبے تلے

اس المیے کی زد میں اعلیٰ تعلیم بھی آئی ہے، کیونکہ غزہ کی اکثریت یونیورسٹیاں اور اعلیٰ تعلیمی ادارے یا تو مکمل تباہی کا شکار ہو چکے ہیں یا انہیں شدید نوعیت کا نقصان پہنچا ہے، جس نے ہزاروں طلبہ کو ان لیبارٹریوں، ہالوں، لائبریریوں اور سہولیات سے محروم کر دیا ہے جن کی انہیں اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے لیے اشد ضرورت تھی۔

مئی سنہ 2026ء میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام نے تعلیمی اداروں تک رسائی کی بحالی اور ہائیر سیکنڈری کے طلبہ کی مدد کے فلاحی اقدامات کے تحت پٹی کے دس سکولی مقامات پر پھیلے ہوئے ایک سو تعلیمی یونٹس کی تکمیل کا اعلان کیا، جو کہ وسیع تر تباہی کے اس دور میں عارضی تعلیمی ماحول فراہم کرنے کی ایک کوشش ہے۔

مقبوضہ مغربی کنارے کے سکول بھی خطرے کی زد میں

اس ہدف کو بنانے کے اثرات صرف غزہ تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ امجد بر※م نے مغربی کنارے میں قابض فوج کی طرف سے چیلنج سکولوں کو نشانہ بنانے میں اضافے کی طرف بھی اشارہ کیا، بالخصوص وادی اردن اور الخلیل کے جنوب میں مسافر یطا کے علاقوں میں، جہاں مسافر یطا میں بیس سے زائد سکولوں کو مسمار کرنے کے نوٹس جاری کیے گئے ہیں، جو سیکڑوں طلبہ کے حقِ تعلیم کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

وزارتِ تعلیم نے مغربی کنارے میں تعلیمی اداروں، طلبہ اور تدریسی عملے پر جاری حملوں کی بھی نشاندہی کی ہے، جن میں گرفتاریاں، دھاوے اور تالے لگانا شامل ہیں، جس سے فلسطینی تعلیم پر دائرہ کار کا دباؤ پٹی سے باہر بھی پھیلتا جا رہا ہے۔

جب تعلیم کو بچانا خود ایک جنگ بن جائے

جنگ کے تین سال بیت جانے کے بعد غزہ میں اب سوال صرف یہ نہیں رہا کہ طلبہ اپنے سکولوں میں کب واپس لوٹیں گے، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ ایک ایسے تعلیمی نظام کو کیسے دوبارہ تعمیر کیا جائے جس نے ہزاروں طلبہ اور اساتذہ کو کھو دیا ہو، جس کی اکثر عمارتیں تباہ ہو چکی ہوں اور جس کی پوری پوری نسلیں لگاتار کئی سالوں سے تعلیم سے کٹ چکی ہوں۔

اسکولوں اور یونیورسٹیوں کی تعمیرِ نو شاید دیواریں، بینچ، اور لیبارٹریاں تو واپس لے آئے، مگر یہ ان سالوں کو واپس نہیں لا سکتی جو بچوں سے چھن چکے ہیں۔ نہ ہی یہ نقل مکانی، خوف اور ساتھیوں اور اساتذہ کو کھو دینے کے زخموں کو مٹا سکتی ہے۔ ملبے، خیموں اور افتتاحی تعلیم کے درمیان غزہ کی یہ نسل علم کے اپنے حق سے چمٹے رہنے کی کوشش کر رہی ہے، ایسے وقت میں جب تعلیم کے تسلسل کو برقرار رکھنا خود بقا کی ایک اور جنگ بن چکا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

کیا امریکہ دوبارہ ایران پر جنگ بندی کی تیاری کر رہا ہے؟

مضراب دانشور

پہلی جنگ عظیم اختتام پذیر ہوئی تو کرہ ارض پر مختلف ملکوں نے اپنے اپنے حصہ کا تسلط حاصل کرلیا۔ 29 جنوری سن 1923ء کی صبح Nations of League کے مینڈیٹ کے تحت برطانیہ کو فلسطین پر حکومت کا حق حاصل ہوگیا یا دوسرے لفظوں میں فلسطین کے لوگوں کو ان کا وطن آزاد ملنے کے بجائے برطانیہ کی غلامی تحفے میں ملی اور پھر اکیس سال کے بعد تہران میں دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا کے تین بڑے بڑے لیڈر شریک ہوئے۔ پہلی جنگ عظیم کے نتیجے میں ترکی کے ٹکڑے تو ہو ہی چکے تھے اب اس کے نتیجے میں وجود میں آنے والے نئے نئے ملکوں پر قبضے اور ان ملکوں کے وسائل پر قبضہ کرنے کا پلان تیار ہوا اور یہ پلان بنانے والے دنیا کے تین بڑے لیڈر صدر امریکہ فرینکلن ڈی روزویلٹ، وزیراعظم برطانیہ ونسٹن چرچل اور سوویت یونین (روس) کے مقتدر اعلیٰ/ وزیراعظم جوزف اسٹالن تھے۔ ایران تو صرف اس کانفرنس کی میزبانی کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ جو ملک اس حصے بانٹ کے نتیجے میں وجود میں آئے تھے، ان میں کچھ پرانے اور کچھ نئے کہیں عراق اور لبنان اور شام اور کسی کے حصے میں جارڈن، سائپرس۔ اس طرح یہ کانفرنس انسانی تاریخ میں اختیار اور اقتدار کی ہوس کا اعادہ کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوگئی۔ دنیا کے غریب ملکوں کے وسائل پر قبضہ کرنے کی یہ کہانی پہلی مرتبہ لکھی نہیں جارہی تھی ماضی میں بھی ایسا ہوتا رہا تھا، حالانکہ علامہ اقبال اس سے پہلے یہ کہہ کر یاد دلا گئے تھے کہ اگر اسی تہران کو امن کی خواہش کے ساتھ مرکز اور مستقل بنایا جائے تو شاید انسانوں کے بیچ میں امن قائم کیا جاسکے۔ وہ تو فقط ان کو یہ بتا گئے تھے کہ:

تہران ہو گر عالمِ مشرق کا جنیوا
شاید کرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے

ان کو بھی اگر اس بات کا یقین ہوتا تو اپنے شعر میں وہ لفظ شاید کا استعمال نہ کرتے۔ بہرحال پھر اس موقع کے دس برس بعد ٹھیک اسی تاریخ کو 29 ستمبر 1954ء تہران میں ایک بچے کی ولادت ہوئی۔ دنیا کو نہیں معلوم تھا کہ وہ بچہ پچاس سال میں دنیائے سیاست کی بلندیوں کو چھوتا ہوا ایک نہایت زیرک دانشمند اور قائدانہ صلاحیتوں کا مالک انسان ہوگا۔ بہت کم عرصے میں عوامی خدمت اور عوام کی رہنمائی کرتے ہوئے اسی جمہوریہ ایران کی صدارت کے منصب پر فائز ہوگا۔ آج دنیا اس بچے کو مسعود پزشکیان کے نام سے جانتی ہے اور وہ صدر امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا ہے۔ گویا فلسطین اور موجودہ صدر ایران کی سالگرہ ایک ہی دن منائی جاتی ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ خیر سگالی کے طور پر اگر تحفہ نہ صحیح تو کم از کم زبانی ہی کچھ الفاظ کا تبادلہ کیا گیا ہوتا اور کچھ نہیں تو صدر امریکہ یا ان کا کوئی نمائندہ اختتام جنگ کے بعد ایسے موقع پر یعنی 29 ستمبر کو صدر جمہوریہ ایران کو سالگرہ کی مبارکباد ہی پیش کردیتے۔ مگر اس کی بجائے ہوا یہ کہ 22 ستمبر کو صدر ٹرمپ تمام عالمی لیڈران سے خطاب کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ایران کو تباہ و برباد کردیں یا اسے جہنم میں ڈھکیل دیں اور ان کے ساتھ ان کے وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ (Bessent Scott) کہہ رہے تھے یا اس بات کا اعلان کررہے تھے کہ یہ اکنامک ڈی ڈے ہے۔ ڈی ڈے اس دن کو کہا جاتا ہے جب امریکہ، برطانیہ اور اس کے ساتھ الائیٹ فورسز نے مل کر جرمنی کے قبضے سے فرانس کو آزاد کرانے کے لیے حملہ کیا تھا اور پھر اس کے نتیجے میں فرانس کو آزاد کرالیا تھا اور وہ دوسری جنگِ عظیم کے اختتام کا پیش خیمہ ثابت ہوا تھا۔

امریکی وزیر خزانہ نے جن پابندیوں کا اعلان دھمکی دیتے ہوئے کیا ہے اس میں کچھ نئی اور کچھ پرانی باتیں ہیں۔ پرانی دھمکی میں تو پانچ ماہ پہلے ہی ہتھیار ڈالنے کے نام پر وہ سب کچھ امریکہ نے کوشش کرکے دیکھ لیا جس کی اسے خواہش تھی اور ایران تو اس سے پہلے بھی چالیس برسوں سے مختلف قسم کی پابندیوں کا سامنا کررہا ہے۔ اس کے باجود یہ تمام پابندیاں نئے نام سے پرانی کوشش ہیں۔ ایران نے جواباً امریکہ کو متنبہ کیا ہے اور امریکی دھمکی کے جواب میں فوراً ہی سپہ پاسدارن انقلاب کے ترجمان نے جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے دوبارہ جنگ شروع کی تو اس کو اس مرتبہ بہت ہی سخت مزاحمت کا سامنا ہوگا بلکہ کچھ نئے ہتھیار بھی سامنے آئیں گے۔ اگرچہ ہم نے جنگ بندی کے بعد مسلسل بات چیت کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے اس کے باوجود ہم امریکہ پر اعتماد اور اعتبار بالکل نہیں کرتے۔

> **محمد جعفر قائم پناہی جو تہران کے ایک سینئر تجزیہ نگار ہیں انہوں نے بتایا کہ صدر مسعود پزشکیان سے اقوام متحدہ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر دورہ منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی، مگر انہوں نے اس اجلاس سے خطاب کرنے کا ارادہ پختہ کیا ہوا تھا اور چنانچہ انہوں نے اس دورے میں ایران کی نمائندگی بہترین انداز میں کی اور عالمی لیڈران کے سامنے مضبوطی سے ایران کا کیس پیش کیا۔ سید یحیٰ رحیم صفوی جو پاسداران انقلاب کے سابق کمانڈر اور اب صدر کے مشیر ہیں ان کا کہنا تھا کہ صدر ایران کا کامیاب دورہ ٹیسٹ کیس ثابت ہوا ہے۔ مغربی ممالک کے مختلف تجزیہ نگاروں کی ملی جلی رپورٹ کے مطابق تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ امریکہ کی معیشت کا دیوالہ ہونے کی نہج پر پہنچ چکا ہے۔ قرضوں کا بوجھ چالیس ٹریلین ڈالر ہو چکا ہے۔**

محمد جعفر قائم پناہی جو تہران کے ایک سینئر تجزیہ نگار ہیں انہوں نے بتایا کہ صدر مسعود پزشکیان سے اقوام متحدہ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر دورہ منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی، مگر انہوں نے اس اجلاس سے خطاب کرنے کا ارادہ پختہ کیا ہوا تھا اور چنانچہ انہوں نے اس دورے میں ایران کی نمائندگی بہترین انداز میں کی اور عالمی لیڈران کے سامنے مضبوطی سے ایران کا کیس پیش کیا۔ سید یحیٰ رحیم صفوی جو پاسداران انقلاب کے سابق کمانڈر اور اب صدر کے مشیر ہیں ان کا کہنا تھا کہ صدر ایران کا کامیاب دورہ ٹیسٹ کیس ثابت ہوا ہے۔ مغربی ممالک کے مختلف تجزیہ نگاروں کی ملی جلی رپورٹ کے مطابق تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ امریکہ کی معیشت کا دیوالہ ہونے کی نہج پر پہنچ چکا ہے۔ قرضوں کا بوجھ چالیس ٹریلین ڈالر ہو چکا ہے، اس کے علاوہ ٹریژی بانڈ پر سود کی شرح بڑھتی جارہی ہے جو پانچ فیصد یا اس سے بھی زائد ہوچکی ہے اور امریکہ اپنی ان تمام ناکامیوں کو چھپانے کے لیے فقط ایران پر حملے کی دھمکی اور جنگ کی خبروں سے ان سب چیزوں کو چھپانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

اُدھر چین کے صدر شی جن پنگ جن کا یہ دورہ صدر امریکہ ٹرمپ کے دورہ چین کے جواب میں تھا، گذشتہ دنوں صدر امریکہ اور صدر چین کی ملاقات میں کیا تجزیہ ہوا ابھی تک تفصیلات باہر نہیں آئیں۔ کیونکہ اصل معاملہ معاملات کو طے کرنے کے لیے تو وہ نوے منٹ کی ملاقات تھی جو دونوں صدور نے تنہائی میں کی ہے۔ اس ملاقات میں کیا طے ہوا ڈیڑھ گھنٹے میں عالمی معاملات پر کیا گفتگو ہوئی ابھی تک ان کی تفصیلات کا انتظار ہے۔ جو بات ایران کے متعلق ہوئی ہوگی اس پر ابھی تک قیاس آرائیاں ہورہی ہیں۔ جہاں تک چین کے صدر کا تعلق ہے وہ ظاہر ہے واپس جانے کے بعد اپنے باقی مشیروں اور حکومت کے ارکان سے مشورے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار آئندہ جی ٹوینٹی کی کانفرنس میں غالباً کریں گے۔ اب تک جو خبریں باہر آئی ہیں ان میں باہمی تعلقات اور تجارتی پالیسی کا اظہار ہوا ہے۔ اس کے مطابق آئندہ پانچ برس میں ایک لاکھ امریکی طلبا حکومتِ چین کی دعوت پر اسٹوڈنٹ اسکیم کے تحت چینی جامعات میں مدعو کیے جائیں گے اور خیر سگالی کے اظہار کے طور پر حکومتِ چین کی طرف سے پانڈا کا ایک جوڑا جس کا نام فو شوانگ اور پنگ پنگ ہے یہ امریکہ کے اٹلانٹا زوو کے لیے بھیجا جائے گا جو دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی دوستی کی بنیاد قائم کررہا ہے۔

وائٹ ہاؤس کی میٹنگ میں چینی صدر نے خطاب کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا کہ چائنہ نے یونائیٹڈ اسٹیٹس کی تمام کمپنیز کے لیے اپنے دروازے تجارتی مقاصد کے لیے کھول دیئے ہیں اور چائنہ بھی امریکہ سے اسی طرح کی جوابی امید رکھتا ہے۔ جس وقت یہ میٹنگ جاری تھی اسی کے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو (RubioMarco) اور وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ (Pete Hegseth) الگ الگ میٹنگز میں ایران کے خلاف نئی دھمکیوں کا اعلان کررہے تھے اور مکمل معاشی ناکہ بندی کے پلان کی تفصیلات اُن میڈیا ہاؤسز کو دے رہے تھے جن کا اجتماع وائٹ ہاؤس میں ہوا تھا۔ (جاری)

آفتاب علم و دانش مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

ابھی ابھی (7/اکتوبر 2026) یہ جانکاہ خبر ملی کہ مرشد و مربی استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سعید الرحمان اعظمی ندوی اس فانی دنیا کو خیر باد کہہ کر مالک حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جن اساتذہ سے میں نے بالمشافہ تعلیم حاصل کی ان میں حضرت مولانا سعید الرحمان اعظمیؒ کا نام سرفہرست ہے۔ میں نے ششم تا ہشتم درجات میں آپ سے تعلیم حاصل کی۔ اس دوران معلم الانشاء، شرح شذور الذھب، اور کتاب الصرف آپ نے ہمیں پڑھائی۔ آپ کا طریقہ تدریس منفرد تھا۔ آپ کے پڑھانے کا خاص اسلوب تھا۔ دوران درس آپ کی گفتگو نہایت جامع، وقیع اور علم و حکمت سے پر ہوتی تھی۔

ندوہ سے فراغت کے بعد بھی میرا حضرت سے تعلق رہا۔ میرا ندوہ جانا بہت کم ہوتا ہے۔ شروع میں تو اس لیے نہیں جاسکا کیوں کہ میرے معاشی حالات سفر خرچ برداشت کرنے کے قابل نہ تھے۔ میں جب بھی ندوہ گیا، حضرت سے ضرور ملاقات کی، موصوف نے مجھے ہمیشہ اپنی شفقت و محبت سے نوازا۔ میں جب عربی کی کوئی کتاب پڑھتا اور کوئی لفظ مجھے سمجھ میں نہ آتا تو حضرت مولانا کو خط لکھ کر اس کو سمجھانے کی زحمت دیتا، اس وقت موبائل فون نہ تھے کہ اس پر بات کی جاسکے۔ حضرت برابر مجھے جواب عنایت فرماتے اس طرح بلا مبالغہ میں نے درجنوں خطوط آپ کی خدمت میں ارسال کیے اور مولانا سے استفادہ کیا۔

ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمیؒ دو بار ہمارے ادارے جامعۃ الفیصل میں بھی تشریف لائے۔ ایک بار تعلیمی کانفرنس میں جس کا موضوع تھا، ''دینی مدارس میں عصری آگہی'' اور دوسری بار عالمی رابطہ ادب اسلامی کے دوروزہ اجلاس میں۔ دونوں مرتبہ آپ نے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، عالمی رابطہ کے اجلاس کے وقت تو آپ انتہائی ضعیف اور بیمار تھے، ہمیں پشیمانی بھی ہوئی کہ ہماری وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی، لیکن یہ آپ کی مجھ سے محبت تھی جو انہیں کھینچ لائی تھی۔ مولانا ملت کے اداروں سے بے پناہ خیر خواہی فرماتے ہیں، جو افراد تعلیم کے میدان میں سرگرم رہتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرنا آپ کا شیوہ ہے۔

مولانا سعید الرحمان اعظمی ندویؒ کسی ایک شخصیت کا نام نہیں بلکہ ایک انجمن اور ایک کارواں کا نام ہے۔ آپ بیک وقت ایک مدرس، ایک خطیب، ایک مدیر، ایک صحافی، ایک منتظم، ایک داعی، ایک ادیب، اور ایک ماہر تعلیم ہیں۔ اگر آپ کی تدریسی خدمات و اوصاف کا ذکر کیا جائے تو آپ کے طریقہ تدریس پر ایک پوری کتاب مرتب کی جاسکتی ہے۔ اگر ان کے درجہ میں چلے جائیں تو طلبہ کے دلوں میں اتر جانے والا مربی، علم و معانی کا بہتا ہوا بحر بے کراں، اخلاص و اپنائیت کا سمندر نظر آئے گا۔ ہر دم یہ خواہش کہ میرا ہر شاگرد آسمان علم کا ایک درخشاں ستارہ بن جائے۔ بحیثیت خطیب اگر ان کی تقریریں سماعت فرمائیں تو بیک وقت سید سلیمان ندوی اور مولانا ابو الکلام آزاد کا حسین امتزاج دیکھیں گے۔ ندوہ کی مسجد میں آپ کے دیے ہوئے خطبات جمعہ جن کی زبان عربی ہوتی ہے، غیر عربی دانوں کے دلوں پر اپنے خلوص کے باعث اثر انداز ہوتے ہیں۔ صحافت کے میدان میں بھی آپ نے اپنا لوہا منوایا۔ اردو کے تمام موقر اخبارات میں آپ کے مضامین شائع ہوئے، عربی زبان کے بین الاقوامی اخبارات کو آپ کی تحریروں نے زینت بخشی۔ البعث الاسلامی اور الرائد میں بلاشبہ آپ کے ہزاروں مضامین شائع ہوئے کہ اگر ان کو جمع کرکے کتابی شکل میں لایا جائے تو ایک لائبریری کا ذخیرہ بن سکتا ہے۔ آپ کے قلم کی خوبیوں میں بے باکی اور اثر آفرینی بہت نمایاں ہیں۔ آپ کی انتظامی صلاحیتیں ندوہ کے دارالاہتمام میں پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر رہیں۔ گزشتہ ربع صدی سے آپ مسند اہتمام کو زینت بخش رہے تھے۔ اس درمیان ندوہ نے اکیڈمک سطح پر نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ آپ کا ایک اہم کارنامہ انٹیگرل یونیورسٹی لکھنو کا قیام ہے۔ اس یونیورسٹی کو حکومت اتر پردیش نے 2004 میں تسلیم کیا۔ اس کا کردار اقلیتی ہے۔ اس میں اعلیٰ معیار کی تعلیم ہوتی ہے۔ آپ کے ان کارہائے نمایاں سے آپ کی علم دوستی، اور ملت اسلامیہ کی جہالت دور کرنے کے لیے آپ کی تڑپ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

آپ ایک بارعب شخصیت کے مالک ہیں، آپ جب درجہ میں تشریف لاتے تو طلبہ پر آپ کا رعب طاری ہوجاتا، ایسا لگتا جیسے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں، آپ کو کبھی کسی طالب علم کو مارنے یا پیٹنے کی تو دور ڈانٹنے کی بھی نوبت نہیں آئی، آپ کے ہاتھوں میں کبھی تچی جسے مولا بخش کہتے ہیں نہیں دیکھی گئی۔ طلبہ پر آپ کی شفقت بھی ہوتی، آپ ان کی خیر خواہی بھی چاہتے، لیکن اپنے اور طلبہ کے درمیان ایک فاصلہ بھی برقرار رکھتے تاکہ ایک طالب علم اور استاذ کا مقام و احترام قائم رہے۔ بعض لوگ طلبہ سے اس قدر بے تکلف ہوجاتے ہیں کہ ان کا اثر جاتا رہتا ہے۔ ایک کامیاب استاذ کی یہ خوبی ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کا خیر خواہ تو ہو لیکن اس کی نگاہوں سے وہ رعب جھلکتا ہو کہ طالب علم نافرمانی یا بے ادبی کی جرات نہ کرسکے۔

آپ کو قرآن مجید سے گہرا شغف ہے۔ دوران درس بھی قرآنی آیات کا برمحل استعمال فرماتے ہیں۔ آپ کا یہ معمول رہا ہے کہ بعد عصر ایک سی پارہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ آپ سفر میں ہوں یا حضر میں، یا آپ سے کوئی بڑے سے بڑا مہمان ملنے آیا ہو، آپ کے اس معمول میں کبھی فرق نہیں آیا۔

حضرت مولانا سعید الرحمان اعظمی ندویؒ [illegible] 14 [illegible] 1935ء کو اتر پردیش کے مشہور شہر [illegible] میں ہوئی۔ یہ شہر پارچہ [illegible] رکھتا ہے۔ خاص [illegible] کی طرف راغب کرتی ہیں۔ مولانا کے والد محمد ایوب اعظمیؒ ایک نامور عالم دین اور محدث تھے۔ ابتدائی تعلیم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم، مئو میں حاصل کرنے کے بعد مئو کی علمی اور نابغہ روزگار شخصیت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ کے مشورہ سے دارالعلوم ندوۃ العلماء سے عربی ادب سے تخصص کیا۔ 1958ء میں بغداد جاکر عربی زبان و ادب کے ماہر و ادیب ڈاکٹر تقی الدین ہلالی مراکشیؒ سے ایک سال تک استفادہ کیا۔ مولانا نے شعراء الرسول فی ضوء الواقع والقریض کے موضوع پر سید محمد رابع حسنی ندویؒ کی نگرانی میں پی ایچ ڈی کی۔

مولانا کی عملی زندگی کا محور و مرکز ندوہ ہی رہا۔ آپ نے 1955 میں ندوہ سے تدریس کا آغاز کیا۔ 1993ء سے 1999ء تک دار العلوم ندوۃ العلماء کے کلیۃ اللغۃ العربیۃ وآدابھا کے عمید رہے۔ 2000ء سے تاوقت تحریر دار العلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم تھے۔

سید محمد الحسنی نے جب المنتدی العربی قائم کی تو اس میں شریک رہے اور جب اس کے تحت عربی مجلّہ مجلۃ البعث الاسلامی 1955ء میں نکالنا شروع کیا تو اس کی ادارت میں بھی شریک رہے، محمد الحسنی کی 1979ء میں وفات کے بعد سے اب وقت تک مجلۃ البعث الاسلامی کے مدیر اعلیٰ تھے۔ اس کے علاوہ عربی پندرہ روزہ الرائد کے نائب مدیر تھے۔

آپ ملک و بیرون ملک متعدد اسلامی و ملی تنظیموں کے رکن، ممبر اور سرپرست ہیں۔ مثلاً عالمی رابطہ ادب اسلامی کے رکن، دینی تعلیمی کونسل کے نائب صدر، مسلم پرسنل لاء بورڈ اور دار المصنفین اعظم گڑھ کے ممبر ہیں، آپ دارالعلوم دیوبند وقف کی شوریٰ کے ممبر بھی رہے، معہد الفردوس الرحمانی دوبگا لکھنو کے ناظم اعلیٰ، انٹیگرل یونیورسٹی کے بانی و چانسلر، جامعۃ المومنات الاسلامیہ دوبگا لکھنو کے سرپرست تھے۔ مولانا موصوف نے عربی و اردو میں متعدد کتابیں تحریر کیں، کئی کتابوں کا اردو سے عربی میں ترجمہ بھی کیا۔

مولانا مرحوم کو کئی معتبر اعزازات سے سرفراز کیا گیا۔

1994ء میں ان کی عربی زبان و خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت ہند نے صدر جمہوریہ ایوارڈ دیا۔

مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھی ایوارڈ لکھنؤ

حضرت مولانا علی میاں رحمت اللہ علیہ ایوارڈ ممبئی، حضرت مولانا فرنگی محلی ایوارڈ لکھنو سے آپ کو نوازا گیا۔

ندوہ کے لیے جو آپ نے قربانیاں دی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ تنی قربانیاں اساتذہ میں سے کم ہی نے نہیں دی ہیں۔ ہر وقت ندوہ کے لیے مصروف رہنا، اس کی ہمہ جہت ترقی کے لیے سوچنا، طلبہ کی صلاحیتوں کو پہچاننا انھیں جلا دینا اور مثبت سمت پر لگانا، آپ کی یہ وہ خدمات جلیلہ ہیں جو دنیا میں بھی ناقابل فراموش ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا بے پناہ اجر دے گا۔

آپ جس منصب پر بھی فائز رہے طلبہ کی ہمہ جہت ترقی میں نمایاں رول ادا کرتے رہے۔ جو طلبہ علمی میدان میں آگے بڑھنا چاہتے تھے آپ ان پر خصوصی توجہ دیتے، ان کو الگ سے پڑھاتے، جو طلبہ انشاء پردازی سیکھنے کے خواہش مند ہوتے، اور آپ بھی ان کی صلاحیتوں کو دیکھ کر یہ اندازہ کرلیتے کہ یہ مستقبل میں اچھے انشاء پرداز ہوسکتے ہیں تو آپ انھیں بعد عصر مسجد ہی میں اردو سے عربی ترجمہ کی مشق کراتے، مجھے بھی آپ سے انشاء پڑھنے کی سعادت ہوئی ہے۔ آپ نہ صرف وہ اوقات طلبہ کی تعلیم پر صرف کرتے جو ندوہ کے تعلیمی اوقات تھے، بلکہ آپ عصر بعد مسجد میں اور مغرب و عشاء بعد البعث الاسلامی کے دفتر میں البعث الاسلامی اور الرائد کی ادارت، ایڈیٹنگ اور پروف ریڈنگ کرتے ہوئے بھی طلبہ کی رہنمائی کرتے، آپ نے درجنوں طلبہ کو اس دوران عربی کا مصنف بنادیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور امت مسلمہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

●●●

''محترمہ انجم حسن'' انگریزی ادب کی مایہ ناز ادیبہ' شاعرہ و ناقد'!

ڈاکٹر جی۔ ایم۔ پٹیل (پونہ)

گزشتہ سے پیوستہ

منتشر تصور: اقتباس کے مطابق، آپ کا یہ تصور مکمل طور پر واضح یا ترتیب وار نہیں تھا، بلکہ کچھ حد تک بکھرا ہوا اور منتشر تھا، جو کہ کسی بھی نئے لکھنے والے کے ابتدائی دور میں ایک فطری بات ہے۔ کچھ ایسا تخلیق کرنے کا جذبہ —ایک انتہائی ذاتی نوعیت کی تخلیق —(Milosz Czeslaw Milosz کی نظم "Dedication" واقعی ادب کی دنیا میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ نظم دوسری جنگِ عظیم کی تباہ کاریوں، ہولوکاسٹ کے المیے اور خاص طور پر وارسا کی یہودی بستی (Warsaw ghetto) کے متاثرین کے درد کو سمیٹے ہوئے ہے۔ نظم کی آغاز ان طاقتور اور دل گداز الفاظ سے ہوتی ہے": تم، جنہیں میں بچا نہ سکا، میری بات سنو۔ (You whom I could not save, listen to me.) ۔ اس نظم میں شاعر روایتی تعزیتی شاعری سے ہٹ کر ایک گہرے پچھتاوے، بے بسی اور سچائی کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اس بات پر شرمندگی محسوس کرتا ہے کہ جہاں اتنی بڑی انسانی تباہی ہوئی، وہاں صرف خوبصورت الفاظ یا شاعری کافی نہیں ہے۔ میلوش کے نزدیک شاعری کا مقصد محض تفریح نہیں بلکہ سچائی کا گواہ بننا ہے۔

"وہ شاعری کیا ہے جو قوموں اور لوگوں کو نہیں بچاتی؟" آپ نے جن شخصیات کا ذکر کیا لورکا (Lorca) جسے فرانکو نے قتل کیا، پال سیلان کا نازی کیمپوں کا تجربہ، اور اینا اخماتوفا (Anna Akhmatova) نے لینن گراڈ جیل کے باہر قطار میں کھڑی اس خاتون کو اپنے بیٹے سے ملنے کی منتظر تھی— سب بیسویں صدی کی جبر اور بربریت کی علامت ہیں۔ دراصل انجم حسن نے روسی شاعرہ اینا اخماتوفا (Anna Akhmatova) کی مشہور زمانہ طویل نظم 'Requiem' (دعائے مغفرت کے پیش لفظ (Preface) سے ماخوذ ہے۔ یہ واقعہ سوویت یونین میں اسٹالن کے دورِ جبر (Great Purge) کا ہے، جب لاکھوں بے گناہ لوگوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا یا غائب کردیا گیا۔ اینا اخماتوفا کا بیٹا بھی قید تھا اور وہ اس سے ملاقات کی امید میں لینن گراڈ کی ایک جیل کے باہر شدید سردی میں مہینوں تک قطار میں کھڑی رہتی تھیں۔ ایک دن قطار میں کھڑی ایک دوسری عورت نے —جس کے ہونٹ سردی سے نیلے پڑ چکے تھے اور جو خوف کے سائے میں جی رہی تھی —اخماتوفا کو پہچان لیا۔ وہ ان کے قریب آئی اور ان کے کان میں آہستہ سے وہ ہولناک سوال پوچھا'': کیا آپ اس منظر کی منظر کشی کرسکتی ہیں؟" اس پر اینا اخماتوفا نے جواب دیا تھا: "ہاں، میں کرسکتی ہوں۔ اس مختصر مگر انتہائی طاقتور مکالمے کے بعد اس انجان عورت کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی، کیونکہ اسے یقین ہوگیا تھا کہ کوئی ان کی اس بے زبان تکلیف اور جبر کی داستان کو دنیا کے سامنے لانے والا موجود ہے۔ یہی واقعہ اخماتوفا کی شاہکار نظم 'Requiem' کی تخلیق کا سبب بنا۔ بیسویں صدی کے شعرا میلوش، لورکا، سیلان، اخماتوفا یہ تمام فاشزم، نازیزم اور اسٹالن ازم جیسی ہولناکیوں کے گواہ تھے۔ ان کی کیفیت یہ تھی کہ وہ جانتے تھے کہ شعر کسی کی جان نہیں بچا سکتا لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اگر انہوں نے اس

سچ کو زبان نہ دی، تو تاریخ کا یہ جبر ہمیشہ کے لیے خاموشی کی نذر ہوجائے گا۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جہاں شاعر کا اپنا ذاتی دکھ جیسے اخماتوفا کا اپنے بیٹے کے لیے تڑپنا پوری قوم یا انسانیت کے اجتماعی دکھ میں بدل جاتا ہے۔

انجم حسن کی کتابوں کی تفصانیف ذیل میں درج ہے۔

انجم حسن کا پہلا ناول ''Lunatic in my Head'' جو Crossword Book Award 2007 کے لیے شارٹ لسٹ کیا گیا تھا۔ 1990 کی دہائی کے اوائل میں شمال مشرقی ہندوستان کے ایک دلکش پہاڑی مقام، شیلانگ کے پس منظر میں لکھا گیا یہ ناول اپنے تین مرکزی کرداروں کی کہانیوں کو یکجا کرتا ہے؛ ان کرداروں میں آئی اے ایس (IAS) کا امیدوار جو 'پنک فلائیڈ' 'Pink Floyd' کا دیوانہ ہے، اور ایک کالج ٹیچر جو اپنی پی ایچ ڈی مکمل کرنے کی جدوجہد اور محبت کی تلاش میں سرگرداں ہے، شامل ہیں۔ سدھارتھ دیبؔ نے اس ناول کو 'دل پر اثر کرنے والا اور شاعرانہ lyricalandhaunting قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں 'شاعرانہ شدت' 'poetic intensity پائی جاتی ہے۔ انجم حسن کا دوسرا ناول 'نیتی، نیتی' Neti(Neti, - رولی بکس، 2009۔ 2008 کے 'مین ایشین لٹریری پرائز'' کے لیے لانگ لسٹ اور 2010 میں '' The Hindu Best Fiction Award 2010 کے لیے شارٹ لسٹ کیا گیا تھا۔ تازہ ترین افسانہ ''Cosmopolitans ہیمش ہیملٹن (2015 خیالات اور جذبات پر مبنی ایک ایسا ناول ہے جو جدید زندگی میں فن کی اہمیت اور مقام پر سوال اٹھاتا ہے۔ 2018 میں آپ نے مختصر کہانیوں کا مجموعہ A Day in the Life. 'اے ڈے اِن دی لائف' شائع کیا۔ 2019 کا 'ویلی آف ورڈز' the "Valley of Words award'' ایوارڈ سے نوازہ گیا۔ 2022 میں انجم حسن کے تازہ ترین ناول، 'ہسٹریز اینجل' (History's Angel) اپنے منفرد موضوع اور بہترین تحریر کی وجہ سے ادبی حلقوں میں کافی سراہا گیا ہے۔ اس ناول کی کہانی نئی دہلی کے پس منظر میں ایک مسلم ہسٹری ٹیچر 'الِف' (Alif) کے گرد گھومتی ہے، جو بدلتے ہوئے سماجی اور سیاسی حالات میں اپنی شناخت اور تاریخ کے ساتھ اپنے تعلق کو برقرار رکھنے کی جدوجہد کرتا ہے۔ اشاعت کے لیے بلومسبری انڈیا Bloomsbury India نے حاصل کیا۔ اس ناول کو نومبر 2024 میں 'ممبئی لٹریچر لائیو! لٹریری ایوارڈ برائے فکشن'' بک آف دی ایئر' اور ' فکی' (FICCI) بک آف دی ایئر- فکشن ان انگلش 2024 سے نوازا گیا۔

☆☆☆

الیکشن کمیشن جانچ کے دائرہ میں

ووٹر لسٹ کے اسپشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے فارم-6 کے حوالے سے سپریم کورٹ کی وضاحت کے بعد الیکشن کمیشن کے اس دعوے پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے کہ سپریم کورٹ نے اس فارم-6 کی تبدیلی کی بات کی تھی۔ اس سے الیکشن کمیشن کی ساکھ کے حوالے سے اعتماد کا بحران مزید گہرا ہوا ہے۔ سپریم کورٹ نے کمیشن کے اندر اختلافات کے دعوؤں کے سلسلے میں الیکشن کمیشن اور مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کیا ہے اور کہا ہے کہ کمیشن کا جو بھی فیصلہ قانون سے مطابقت نہیں رکھتا اسے رد کردیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے یہ ریمارکس راکیش کمار سنگھ کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کے دوران دیا، جس میں ملک کے شہریوں کے حق رائے دہی کے تحفظ کے لیے عبوری اقدامات کرنے کی ضرورت کا حوالہ دیتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو فوری طور پر معطل کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے سی ای سی ایکٹ کا حوالہ دیا، جس کے تحت الیکشن کمیشن کے فیصلے اتفاق رائے یا اکثریت سے کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم، عدالت نے کوئی یکطرفہ فیصلہ کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ وہ پہلے الیکشن کمیشن اور دیگر جواب دہندگان کو ان الزامات پر سنے گی کہ چیف الیکشن کمشنر نے ایس آئی آر سے متعلق اہم فیصلے کیے ہیں۔ بنچ کی سربراہی کرنے والے چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ اگر قانون کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے تو متعلقہ فیصلوں کو منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ عدالت نے تمام جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا: الیکشن کمیشن، مرکزی حکومت، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار، الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی، ڈپٹی الیکشن کمشنر منیش گرگ، اور ڈائریکٹر جنرل (آئی ٹی) سیما کھنہ۔ وکیل شیلیندر منی ترپاٹھی کی طرف سے دائر ایک علیحدہ درخواست پر بھی نوٹس جاری کیا گیا تھا، جس میں مبینہ یکطرفہ فیصلوں کو کالعدم قرار دینے اور ایس آئی آر کے عمل کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ درحقیقت، شروع سے ہی SIR کے عمل کے بارے میں اٹھائے گئے سوالات نے سنگین سیاسی اور سماجی خدشات کو جنم دیا ہے۔ خاص طور پر، مختلف ریاستوں میں ووٹر لسٹوں سے لاکھوں لوگوں کے ناموں کے اخراج نے ان کے انتخابات میں حصہ لینے کے حق پر ڈاکہ ڈالنا ہے، جس سے ان کے لیے بے شمار چیلنجز پیدا ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے جسٹس اجل بھویا نے بھی حیدرآباد میں ایک تقریب میں اس تشویش کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی ایسا عمل جو شہریوں کو ان کے حق رائے دہی سے محروم کرتا ہے آئینی نظام کے خلاف ہے اور اسے کسی بھی دلیل سے درست قرار نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا آئین شہریوں کو دو طبقوں میں تقسیم نہیں کرتا، ایک میں ووٹنگ کا حق ہے اور دوسرا اس کے بغیر۔ اگر کسی عمل کے نتیجے میں بڑی تعداد میں لوگ اپنے ہی ملک میں دوسرے درجے کے شہری بن جاتے ہیں تو اس میں اصلاح کا راستہ تلاش کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔ تاہم سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ جو بھی فیصلہ قانون سے متصادم پایا گیا اسے منسوخ کردیا جائے گا۔ یہ ووٹر لسٹ میں کوئی ترمیم کرتے وقت قانونی عمل اور شہریوں کے حقوق میں توازن کی اہمیت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔

غزل

میر بیدری، بیدر، کرناٹک

میرے سارے بچے غیرت مند ہیں
میران کے آگے غیرت مند ہیں

جس طرف ہم دیکھے غیرت مند ہیں
دبلے پتلے موٹے غیرت مند ہیں

اب کہاں ہنگامہ ہوگا اور فساد
دیکھئے گا، شوشے غیرت مند ہیں

چھوڑ کر رب کو کہاں ہوتے ہیں یہ
تیرے میرے سجدے غیرت مند ہیں

سچ کا وہ اعلان اچھا تھا میاں
ہاں پرائے اپنے غیرت مند ہیں

اس لئے بننے لگی ہے زندگی
الٹے سیدھے لوچے غیرت مند ہیں

چلنا مشکل ہے بہت سوں کو یہاں
جو پڑے ہیں جادے غیرت مند ہیں

جن سے ملنے کو مکانِ دہر میں
ترسے جتنا ترسے غیرت مند ہیں

ہاں ترقی ہورہی ہے کیوں کہ میر
گھر کے سارے نقشے غیرت مند ہیں

’مظاہرین طلبہ ہیں، سماج دشمن عناصر نہیں‘: بمبئی ہائی کورٹ

ایم پی ایس سی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کا حق تسلیم
حکومت کو شفاف اور منصفانہ بھرتی امتحانات یقینی بنانے کی ہدایت

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (MPSC) کے امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ کے حقِ احتجاج کو تسلیم کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مظاہرین کو ’’سماج دشمن عناصر‘‘ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ عدالت نے ریاستی حکومت پر زور دیا کہ سرکاری بھرتی کے امتحانات مکمل طور پر منصفانہ، شفاف اور بے ضابطگیوں سے پاک ہونے چاہئیں۔ چیف جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس ادویت سیٹھنا پر مشتمل بنچ پونے میں ایم پی ایس سی امیدواروں کے جاری احتجاج کے خلاف دائر درخواست کی سماعت کر رہی تھی۔ درخواست گزاروں نے احتجاج کے باعث عوام کو ہونے والی مشکلات اور راستوں کی بندش کا معاملہ عدالت کے سامنے اٹھایا تھا۔ سماعت کے دوران عدالت نے کہا کہ اگر طلبہ کو یہ محسوس ہو کہ امتحانات میں بے ضابطگی یا ’’ہنکی پنکی‘‘ ہوئی ہے تو انہیں احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ انہوں نے امتحانات کی تیاری میں طویل وقت اور محنت صرف کی ہے۔ عدالت نے حکومت سے کہا کہ وہ طلبہ سمیت عوام کا امتحانی نظام پر اعتماد بحال کرنے کے لیے سنجیدہ کوشش کرے۔

’طلبہ ہیں، سماج دشمن عناصر نہیں‘

ریاستی حکومت کی جانب سے ایڈووکیٹ جنرل ملند ساٹھے نے عدالت کو بتایا کہ حکومت نے مظاہرین کے ساتھ مناسب تحمل کا مظاہرہ کیا ہے اور اب تک کسی احتجاجی کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ ان کے مطابق مظاہرین کے بیشتر مطالبات پر حکومت نے کارروائی کی ہے۔ اس پر عدالت نے حکومت کی جانب سے مظاہرین کے خلاف مقدمات درج نہ کرنے کے اقدام کو سراہتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا: ’’مظاہرین طلبہ ہیں، سماج دشمن عناصر نہیں۔‘‘

طلبہ سے تعلیم پر واپس جانے کی اپیل

ہائی کورٹ نے ایک طرف طلبہ کے حقِ احتجاج کو تسلیم کیا، تاہم دوسری جانب ان سے اپیل کی کہ اب احتجاج ختم کر کے اپنی تعلیم اور امتحانات کی تیاری پر توجہ دیں، کیونکہ معاملہ عدالت کے سامنے آچکا ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت سے یہ بھی کہا کہ وہ آئندہ ہونے والے بھرتی امتحانات کے سلسلے میں واضح یقین دہانی کرائے کہ امتحانات غیر جانب دار، شفاف اور کسی بھی قسم کی بدعنوانی یا بے ضابطگی سے پاک ہوں گے۔

70 ہزار آسامیوں کی تفصیلات طلب

عدالت نے ریاستی حکومت سے تقریباً 70 ہزار خالی سرکاری آسامیوں کی محکمہ وار اور ریزرویشن وار تفصیلات بھی طلب کی ہیں۔ حکومت کو اس سلسلے میں حلف نامہ داخل کرنے کے لیے تین ہفتے کی مہلت دی گئی ہے۔ ریاستی حکومت نے عدالت کو بتایا کہ MPSC چیئرمین کے استعفے کا مطالبہ بھی طلبہ کی اہم مانگوں میں شامل تھا اور اس سلسلے میں مقررہ طریقۂ کار کے مطابق گورنر کو سفارش بھیجی جاچکی ہے، جس پر مزید کارروائی کا انتظار ہے۔ ہائی کورٹ کے اس موقف کو ایم پی ایس سی امیدواروں کے احتجاج کے حوالے سے اہم عدالتی تبصرہ قرار دیا جارہا ہے، کیونکہ عدالت نے ایک جانب طلبہ کے پرامن احتجاج کے آئینی حق کو تسلیم کیا ہے تو دوسری جانب ریاست کو بھرتی کے امتحانات میں شفافیت اور طلبہ کا اعتماد بحال کرنے کی ذمہ داری بھی یاددلائی ہے۔

سلیم ڈولا ڈرگ سنڈیکیٹ پر ای ڈی کی گرفت سخت

میتھائیلین ڈائی آکسی میتھ ایمفیٹامین یعنی میفیڈرون منی لانڈرنگ کیس میں دو اہم ملزمان 8 اکتوبر تک ای ڈی کی تحویل میں

ممبئی: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) نے مبینہ منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک سے وابستہ دو اہم ملزمان پراوین عرف ناگیش رام چندر شندے اور برجیش کنجی بھائی موریا کو منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ خصوصی PMLA عدالت نے دونوں کو 8 اکتوبر تک ای ڈی ریمانڈ میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ کارروائی مبینہ طور پر سلیم اسماعیل ڈولا اور اس کے ساتھیوں کے زیرِ انتظام منشیات کے نیٹ ورک سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں کی گئی ہے۔ ای ڈی کا الزام ہے کہ یہ نیٹ ورک میفیڈرون (MD) کی تیاری، سپلائی اور اسمگلنگ کے ساتھ ساتھ اس سے حاصل مبینہ غیر قانونی رقم کو مختلف ذرائع سے منتقل اور چھپانے میں ملوث رہا ہے۔ دونوں ملزمان پہلے ہی منشیات سے متعلق اصل مقدمے میں آرتھر روڈ جیل میں قید تھے۔ ای ڈی کو اس سے قبل جیل میں ان کے بیانات ریکارڈ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اب عدالت نے مزید تفتیش کے لیے دونوں کی تحویل منظور کی ہے۔ عدالت نے کیس ڈائری اور ای ڈی کی ریمانڈ درخواست کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ ابتدائی طور پر دونوں کے میفیڈرون کی تیاری اور اسمگلنگ سے متعلق سنڈیکیٹ میں ملوث ہونے کے شواہد موجود ہیں۔ ای ڈی کے مطابق پراوین شندے کے مبینہ طور پر سلیم ڈولا اور طاہر ڈولا سے رابطے تھے۔ ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ شندے نے اپنی والدہ اور بہن کے نام پر متعدد غیر منقولہ جائیدادیں حاصل کیں، جن کے لیے استعمال ہونے والی رقم کے ذرائع کی وضاحت تفتیش میں ضروری ہے۔ عدالت نے بھی شندے کے بینک کھاتوں میں موجود متعدد مشتبہ یا وضاحت طلب لین دین کا حوالہ دیا۔ ای ڈی اس کے ذریعے مبینہ منشیات سے حاصل رقم، جائیدادوں کی خریداری اور سنڈیکیٹ کے دیگر ارکان کے ساتھ مالی روابط کا سراغ لگانا چاہتی ہے۔ دوسرے ملزم برجیش موریا کے خلاف ای ڈی کی تحقیقات خاص طور پر میفیڈرون کی تیاری اور اسمگلنگ سے متعلق ہیں۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ موریا کے بھی سلیم اور طاہر ڈولا سے رابطے تھے۔ ای ڈی نے عدالت کو بتایا کہ تقریباً 2.77 کروڑ روپے اور 30.09 کروڑ روپے کی مبینہ جرائم سے حاصل رقم کے راستے کی مکمل تحقیقات ابھی باقی ہیں۔ ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ موریا کے بینک لین دین اور مبینہ منشیات کے کاروبار سے حاصل رقم کے استعمال کی بھی جانچ ضروری ہے۔ موریا کے وکیل جیش وانزارا نے ای ڈی کی ریمانڈ درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے موکل کے خلاف پہلے ہی NDPS ایکٹ کے تحت کارروائی جاری ہے اور ای ڈی کے پاس بینک ریکارڈ اور دیگر دستاویزات موجود ہیں۔ دفاع نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ موریا کیمیکل کی قانونی خرید و فروخت سے وابستہ تھا اور بینک کھاتوں میں ہونے والے لین دین اسی کاروباری سرگرمی کا حصہ تھے۔ تاہم عدالت نے ای ڈی کی درخواست منظور کرتے ہوئے دونوں ملزمان کی مزید تحویل کو ضروری قرار دیا۔

پولیس حراست میں موت پر لواحقین کو 5 لاکھ روپے معاوضہ

مہاراشٹر کابینہ کا اہم فیصلہ: تشدد، اذیت یا دباؤ ثابت ہونے پر ادائیگی، قصوروار اہلکاروں کی تنخواہ و پنشن سے رقم وصول ہوگی

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے پولیس حراست میں ہونے والی اموات کے معاملات میں متاثرہ خاندانوں کو مالی مدد فراہم کرنے کے لیے ایک نئی معاوضہ پالیسی کو منظوری دے دی ہے۔ ریاستی کابینہ کے فیصلے کے مطابق اگر یہ ثابت ہوجائے کہ کسی شخص کی پولیس حراست کے دوران موت پولیس اہلکار کی مار پیٹ، جسمانی اذیت یا دباؤ کے نتیجے میں ہوئی ہے تو اس کے قانونی لواحقین کو 5 لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے گا۔ حکومت کے فیصلے میں پولیس حراست کے دوران تشدد یا ممنوعہ طریقوں کے نتیجے میں مستقل معذوری کا شکار ہونے والوں کے لیے بھی معاوضے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اگر مستقل معذوری 50 فیصد سے کم ہو تو 2 لاکھ روپے، جبکہ 50 فیصد یا اس سے زیادہ معذوری کی صورت میں 4 لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے گا۔

قدرتی موت پر معاوضہ نہیں: پالیسی میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر حراست کے دوران موت قدرتی وجوہات، بڑھاپے یا حراست میں لیے جانے سے قبل موجود کسی ناقابلِ علاج بیماری کے باعث ہوئی ہو تو 5 لاکھ روپے کا معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔

30 دن میں رپورٹ پیش کرنا لازمی: ایسے معاملے میں متعلقہ ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے 30 دن کے اندر معاوضے کی سفارش اور رپورٹ پیش کرنا ہوگی۔ اگر تحقیقات میں کسی پولیس افسر یا سرکاری ملازم کی ذمہ داری یا غفلت ثابت ہوتی ہے تو اس کے خلاف فوجداری کارروائی کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔

قصوروار اہلکاروں سے معاوضہ وصول ہوگا: پالیسی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے متاثرہ خاندان کو ادا کی جانے والی رقم بعد میں ذمہ دار قرار دیے گئے افسر یا اہلکار سے ذاتی تنخواہ، پنشن یا جائیداد سے وصول کی جاسکے گی۔ اس طرح معاوضے کی ادائیگی کے ساتھ ذمہ دار اہلکار کے خلاف جواب دہی کا عمل بھی برقرار رہے گا۔

یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مہاراشٹر میں پولیس حراست میں اموات کی تحقیقات اور پولیس جواب دہی کے طریقۂ کار کو مزید منظم کرنے کے لیے حالیہ مہینوں میں نئے اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ ریاست نے جولائی 2026 میں حراستی اموات کی تحقیقات کے لیے نیا SOP جاری کیا تھا، جس کے تحت ممبئی میں ایسے معاملات کی تفتیش کرائم برانچ اور ریاست کے دیگر حصوں میں سی آئی ڈی کے ذریعے کیے جانے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ریاستی حکومت کا نیا معاوضہ نظام متاثرہ خاندانوں کے لیے مالی امداد کا ایک مقررہ طریقۂ کار فراہم کرتا ہے، تاہم کسی اہلکار کی فوجداری ذمہ داری کا تعین الگ قانونی و تفتیشی کارروائی کے ذریعے ہوگا۔

ممبئی میں سڑکوں پر پٹاخے، راکٹ اور لیزر لائٹس پر پابندی

4 دسمبر تک نافذ رہے گا پولیس کا حکم، خلاف ورزی پر قانونی کارروائی، فضائی و صوتی آلودگی روکنے کے لیے سخت قدم

ممبئی: تہواروں کے موسم کے پیش نظر ممبئی پولیس نے شہر کی عوامی سڑکوں اور راستوں پر پٹاخے، آتش بازی، راکٹ اور دیگر آتش گیر اشیا چلانے کے ساتھ لیزر لائٹس اور انتہائی تیز روشنی والے بیم کے استعمال پر پابندی عائد کردی ہے۔ یہ پابندی 6 اکتوبر کی نصف شب سے نافذ ہوگئی ہے اور 4 دسمبر 2026 کی نصف شب تک برقرار رہے گی، تاہم اسے اس سے قبل بھی واپس لیا جاسکتا ہے۔ یہ حکم ممبئی پولیس کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس (آپریشنز) اور ایگزیکٹو مجسٹریٹ اکبر پٹھان نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا 2023 (BNSS) کی دفعہ 163 اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 10(2) کے تحت جاری کیا ہے۔

بمبئی ہائی کورٹ کی ہدایت پر کارروائی: پولیس کا یہ فیصلہ 22 ستمبر کو بمبئی ہائی کورٹ کی جانب سے ازخود دائر کی گئی PIL میں جاری ہدایات کے بعد سامنے آیا ہے۔ عدالت نے عوامی سڑکوں اور راستوں پر پٹاخے چھوڑنے پر مکمل پابندی عائد کرنے اور آتش بازی سے پیدا ہونے والی فضائی اور صوتی آلودگی روکنے کے لیے اقدامات کی ہدایت دی تھی۔ ہائی کورٹ نے لیزر لائٹس، ہائی انٹینسٹی لومن لائٹس اور طاقتور روشنی کے بیم کے استعمال پر بھی پابندی کی ہدایت دی تھی۔

عوامی مقامات پر پابندی: پولیس حکم کے مطابق پابندی کا اطلاق برہن ممبئی پولیس کمشنریٹ کی حدود میں عوامی سڑکوں، راستوں اور دیگر عوامی مقامات پر ہوگا۔ خاص طور پر طاقتور لیزر بیم اور تیز روشنی سے گاڑی چلانے والوں، پیدل چلنے والوں اور دیگر شہریوں کے لیے ممکنہ خطرات کے پیش نظر اس پر روک لگائی گئی ہے۔

خلاف ورزی پر کارروائی: ممبئی پولیس نے واضح کیا ہے کہ حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ کارروائی کے لیے شور کی آلودگی (ریگولیشن اینڈ کنٹرول) رولز، 2000، ماحولیات (تحفظ) ایکٹ 1986، بھارتیہ نیا سنہتا، 2023 اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ، 1884 سمیت دیگر متعلقہ قوانین کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ پولیس نے متعلقہ حکام کو حکم کی بڑے پیمانے پر تشہیر کرنے کی بھی ہدایت دی ہے، جس میں عوامی مقامات، عدالتوں اور سرکاری دفاتر میں نوٹس آویزاں کرنا، لاؤڈ اسپیکر اور میگا فون کے ذریعے اعلان کرنا اور دستیاب ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام کو آگاہ کرنا شامل ہے۔

تہواروں سے پہلے سختی: ممبئی پولیس کا یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب نوراتری اور دیوالی سمیت تہواروں کا موسم شروع ہو رہا ہے اور شہر میں پٹاخوں، آتش بازی اور تیز روشنیوں کے استعمال میں اضافہ متوقع ہے۔ پولیس کے مطابق پابندی کا بنیادی مقصد عوامی مقامات پر شور اور فضائی آلودگی کو محدود کرنے کے ساتھ شہریوں کی حفاظت یقینی بنانا ہے۔

ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک منٹ کے وقفے سے دو ٹرینوں کا اعلان

مسافروں میں الجھن اور حفاظتی خدشات
ریلوے بورڈ کا نظام اعلانات کا جائزہ لینے کا حکم

ممبئی: ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کو ٹرینوں سے متعلق درست اور بروقت معلومات فراہم کرنے کے لیے استعمال ہونے والے خودکار اعلان اور ڈسپلے نظام میں خامیوں کا معاملہ سامنے آنے کے بعد ریلوے بورڈ نے سخت نوٹس لیا ہے۔ معائنوں کے دوران بعض اسٹیشنوں پر ایک ہی پلیٹ فارم پر آنے والی دو ٹرینوں کے اعلانات کے درمیان محض ایک منٹ کا فرق پایا گیا، جس سے مسافروں میں الجھن پیدا ہونے اور بھیڑ کے دوران حفاظتی مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ریلوے بورڈ کے رکن وویک کمار گپتا کے مطابق مختلف اسٹیشنوں کے معائنے کے دوران یہ مسئلہ سامنے آیا۔ بعض مقامات پر ایک ہی پلیٹ فارم کے لیے دو ٹرینوں کے اعلانات انتہائی مختصر وقفے سے کیے جارہے تھے۔ ایسے حالات میں خاص طور پر مصروف اوقات میں مسافر غلط ٹرین کی جانب بڑھ سکتے ہیں یا پلیٹ فارم پر اچانک بھیڑ جمع ہوسکتی ہے۔ ریلوے نے اس مسئلے کی بنیادی وجہ نیشنل ٹرین انکوائری سسٹم (NTES) اور انٹیگریٹڈ پیسنجر انفارمیشن سسٹم (IPIS) کے درمیان معلومات کی ہم آہنگی میں ممکنہ خامی کو قرار دیا ہے۔

ممبئی کے اسٹیشن بھی جانچ کے دائرے میں:

ریلوے بورڈ نے سینٹر فار ریلوے انفارمیشن سسٹمز (CRIS) کو NTES میں ضروری تکنیکی تبدیلیاں کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تمام متعلقہ ریلوے زونوں کو اپنے اسٹیشنوں پر نصب IPIS نظام کا جائزہ لینے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ ممبئی میں سینٹرل ریلوے اور ویسٹرن ریلوے کے اسٹیشن بھی اس تکنیکی جانچ کے دائرے میں شامل ہیں۔ اس سلسلے میں CRIS کے ساتھ ریسرچ ڈیزائنز اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن (RDSO) کے تعاون سے ضروری تبدیلیاں کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

مہاراشٹر میں بائیک ٹیکسیوں کو جولائی 2027 تک مکمل الیکٹرک کرنے کی ہدایت

اولا، اوبر اور ریپیڈو سمیت آپریٹرز کو 6 ماہ کا ابتدائی وقت، بعض لائسنس یافتہ آپریٹرز کو مزید 3 ماہ کی مہلت

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ریاست میں بائیک ٹیکسی خدمات کو مکمل طور پر الیکٹرک کرنے کی سمت اہم فیصلہ کرتے ہوئے جولائی 2027 تک 100 فیصد الیکٹرک فلیٹ کی شرط عائد کردی ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی ہدایت کے بعد محکمہ ٹرانسپورٹ نے بائیک ٹیکسی ایگریگیٹرز اور ریاست کے علاقائی ٹرانسپورٹ دفاتر (RTOs) کو اس سلسلے میں ہدایات جاری کی ہیں۔ حکومت کے منصوبے کے مطابق موجودہ پیٹرول سے چلنے والی بائیک ٹیکسیوں کو الیکٹرک گاڑیوں میں تبدیل کرنے کے لیے پہلے مرحلے میں 6 ماہ کا وقت دیا گیا ہے، جبکہ مہاراشٹر بائیک ٹیکسی رولز 2025 کے تحت پروویژنل یا عارضی لائسنس کے لیے درخواست دینے والے آپریٹرز کو مزید 3 ماہ کی مہلت دی جائے گی۔ اس طرح بعض آپریٹرز کے لیے مجموعی عبوری مدت 9 ماہ تک ہوگی۔ اس فیصلے کا اطلاق اولا، اوبر اور ریپیڈو سمیت بائیک ٹیکسی ایگریگیٹرز پر ہوگا۔ کمپنیوں کی جانب سے الیکٹرک فلیٹ میں منتقلی کے لیے 2030 تک کی مہلت طلب کیے جانے کی اطلاعات تھیں، تاہم حکومت نے یہ توسیع منظور نہیں کی۔ دوسری جانب مہاراشٹر بائیک ٹیکسی ویلفیئر ایسوسی ایشن نے حکومت سے تقریباً 18 ماہ کا وقت مانگا تھا۔

ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ بیشتر بائیک ٹیکسی ڈرائیور متوسط یا نچلے متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور فوری طور پر مہنگی الیکٹرک موٹر سائیکل خریدنا ان کے لیے مالی بوجھ بن سکتا ہے۔ چارجنگ انفراسٹرکچر کی کمی بھی ایک اہم تشویش بتائی گئی ہے۔ ریاستی حکومت نے پہلے پیٹرول اور الیکٹرک بائیکس کے 50:50 ماڈل پر بھی غور کیا تھا، تاہم ٹرانسپورٹ وزیر پرتاپ سرنائک کے مطابق کابینہ نے اس تجویز کو منظوری نہیں دی۔ حکومت کا مؤقف تھا کہ اس صورت میں کمپنیاں زیادہ لاگت کے باعث الیکٹرک گاڑیوں کی خریداری کو مؤخر کرسکتی ہیں۔ مہاراشٹر حکومت کی جانب سے بائیک ٹیکسی رولس 2025 پہلے ہی جاری کیے جاچکے ہیں، جن میں بائیک ٹیکسی کے ضوابط شامل ہیں۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کی ویب سائٹ پر یہ قواعد دستیاب ہیں۔

ناگپور: برسوں سے جنسی ہراساں کیے جانے کے بعد بیٹی نے باپ کو کرکٹ بیٹ سے مار ڈالا

ناگپور (یواین آئی) ناگپور میں تقریباً دو سال تک باپ کی طرف سے مسلسل جنسی زیادتی اور ہراساں کیے جانے کے بعد ایک 17 سالہ لڑکی کو اپنے باپ کو کرکٹ بیٹ سے قتل کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا، پولیس نے منگل کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ یہ واقعہ پیر کی رات ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کی حدود میں پیش آیا۔ پولیس کے مطابق متوفی، جو کہ 45 سالہ روزانہ اجرت پر کام کرنے والا مزدور تھا، شراب کا عادی تھا اور اکثر گھر والوں سے جھگڑا کرتا تھا۔ تفتیش کاروں نے بتایا کہ اکثر نشے کی حالت میں اس شخص نے اپنی نابالغ بیٹی کے ساتھ جنسی تعلقات کا سلسلہ بنا رکھا تھا۔ واقعے کی رات، یہ شخص مبینہ طور پر نشے میں دھت ہو کر گھر واپس آیا اور بیٹی کو اکیلا پایا۔ پولیس نے لڑکی کی شکایت کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اس نے اس کے ساتھ دوبارہ نامناسب رویہ اختیار کیا اور جب اس نے اس کی مخالفت کی تو اس پر تشدد کیا۔

مودی کے 25 سالہ حکومتی سفر پر فڑنویس کی مبارکباد

’25 سال خدمت، 25 سال قیادت، 25 سال بھارت کو اولین ترجیح‘
مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم کی سیاسی زندگی کو خراجِ تحسین پیش کیا

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے 25 سال مکمل کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی سیاسی زندگی اور قیادت کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ مودی نے 7 اکتوبر 2001 کو گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھایا تھا اور اس کے بعد 2014 میں وزیر اعظم بننے کے بعد مسلسل تین مرتبہ ملک کی باگ ڈور سنبھالی۔ فڑنویس نے سوشل میڈیا پر وزیر اعظم کے 25 سالہ سفر پر ایک آڈیو ویژول خراجِ تحسین بھی شیئر کیا، جس کے ساتھ انہوں نے لکھا: ’’25 سال سیوا، 25 سال قیادت، 25 سال بھارت کو اولین ترجیح۔‘‘ انہوں نے کہا کہ مودی کی قیادت کے گزشتہ 25 برسوں کو عزم، ترقی اور عوامی خدمت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ نے مودی کے دورِ قیادت میں قدرتی آفات، دہشت گردی، کووڈ-19 وبا، سرحدی چیلنجز اور عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال جیسے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ان سے نمٹنے کے لیے وزیر اعظم کے اقدامات کو سراہا۔ فڑنویس نے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری، بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹل بااختیاری، فلاحی اسکیموں، دفاع، صنعت اور مالی شمولیت سمیت متعدد کامیابیوں کو بھی اجاگر کیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم مودی نے نئی دہلی کے سرجنی نگر واقع شری ونائیک مندر میں حاضری دے کر پوجا کی اور ملک کی خدمت کے عزم کا اعادہ کیا۔ مرکزی کابینہ نے بھی 6 اکتوبر کو مودی کے حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے مسلسل 25 سال مکمل کرنے پر قرارداد منظور کرتے ہوئے ان کے سیاسی و حکومتی سفر کو سراہا تھا۔ وزیر اعظم کے 25 سالہ حکومتی سفر کا آغاز گجرات سے ہوا تھا، جہاں انہوں نے 2001 سے 2014 تک وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 2014 میں بی جے پی کی کامیابی کے بعد وہ ملک کے وزیر اعظم بنے اور اس کے بعد 2019 اور 2024 کے عام انتخابات میں بھی کامیابی حاصل کی۔

میرا روڈ ’لون وولف‘ حملہ: طلاق، تنہائی اور آن لائن انتہا پسند مواد نے زائب انصاری کو انتہا پسندی کی طرف دھکیلا

سیکیورٹی گارڈز پر چاقو سے حملے کا معاملہ، اے ٹی ایس کی تقریباً 2500 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل، بیرونی سازش یا تنظیمی رابطے کا ثبوت نہیں ملا

ممبئی: میرا روڈ میں دو سیکیورٹی گارڈز پر چاقو سے حملہ کرنے کے معاملے میں مہاراشٹر اینٹی ٹیررسٹ اسکواڈ (ATS) کی تقریباً 2500 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ میں ملزم زائب زبیر انصاری کے مبینہ طور پر خود انتہا پسندانہ نظریات کی طرف مائل ہونے کی تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ اے ٹی ایس کے مطابق تحقیقات میں کسی بیرونی شخص یا تنظیم کی جانب سے انصاری کو حملے کی ہدایت دینے کا ثبوت نہیں ملا اور معاملے کو ’لون وولف‘ حملہ قرار دیا گیا ہے۔ اے ٹی ایس کے مطابق 31 سالہ زائب انصاری نے 27 اپریل کو میرا روڈ میں اپنے مکان کے قریب ایک زیر تعمیر عمارت کے مقام پر موجود دو سیکیورٹی گارڈز سے ان کا مذہب پوچھنے کے بعد مبینہ طور پر ان پر چاقو سے حملہ کیا تھا۔ دونوں گارڈز زخمی ہوئے تھے اور بعد میں انہیں اسپتال سے طبی امداد کے بعد رخصت کردیا گیا تھا۔

چارج شیٹ کے مطابق انصاری گزشتہ کئی ماہ سے سوشل میڈیا پر انتہا پسند مبلغین کی ویڈیوز دیکھ رہا تھا۔ اے ٹی ایس نے دعویٰ کیا ہے کہ انور العولقی جیسے انتہا پسند مبلغ کی ویڈیوز دیکھنے سے اس کے خیالات مزید شدت پسند ہوئے۔ تفتیشی افسران کے مطابق غزہ میں بچوں کی ہلاکتوں سے متعلق خبروں نے بھی اسے مزید ذہنی اضطراب اور انتہا پسند مواد کی جانب دھکیلا۔ تحقیقات کے مطابق یہ مبینہ ریڈیکلائزیشن تقریباً چھ سے آٹھ ماہ کے عرصے میں ہوئی۔ تفتیش کاروں نے ابتدائی طور پر یہ جاننے کی کوشش کی کہ آیا کسی شخص نے انصاری کو حملے کے لیے ہدایت یا مدد فراہم کی تھی، تاہم اے ٹی ایس کے مطابق ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ اے ٹی ایس کی چارج شیٹ میں انصاری کی ذاتی زندگی کے حالات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ انصاری 2019 میں امریکہ سے ہندوستان واپس آیا تھا۔ امریکہ میں وہ طلبہ کو ٹینس کی کوچنگ کر کے آمدنی حاصل کرتا تھا، تاہم ہندوستان واپس آنے کے بعد اس کے پاس مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا۔ تحقیقات کے مطابق اس کی شادی ختم ہوگئی تھی اور طلاق کے بعد وہ تنہا رہ رہا تھا۔ اس کے مالک مکان نے بھی اسے مکان خالی کرنے کو کہا تھا کیونکہ وہ غیر شادی شدہ شخص کو کرایہ پر مکان نہیں دینا چاہتی تھی۔ اے ٹی ایس کے مطابق ان حالات نے اس کی ذہنی پریشانی میں مزید اضافہ کیا۔

گھر سے ’لون وولف‘ سے متعلق نوٹ برآمد ہونے کا دعویٰ

اے ٹی ایس کے مطابق انصاری کے گھر سے ایک نوٹ بھی ملا، جس میں مبینہ طور پر "lone wolves will pounce on you" جیسے الفاظ تحریر تھے۔ تفتیشی ایجنسی نے اسی بنیاد سمیت دیگر شواہد کی بنیاد پر اس کیس کو ’لون وولف‘ حملے کے طور پر پیش کیا ہے۔ پولیس نے اس سے قبل انصاری کے گھر سے ایسے نوٹس اور ڈیجیٹل آلات برآمد ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا جن میں مبینہ طور پر "ISIS"، "lone wolf" اور "Jihad" جیسے الفاظ موجود تھے۔ ملزم کے وکیل کا مختلف مؤقف دوسری جانب انصاری کے وکیل نے عدالت میں دعویٰ کیا تھا کہ ان کے موکل کو شیزوفرینیا ہے اور وہ ماضی میں اس کی دوا لیتا رہا ہے۔ وکیل نے ’لون وولف‘ حملہ آور ہونے کے الزام پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ محض الزامات کی بنیاد پر کسی نتیجے پر نہیں پہنچا جاسکتا اور عدالت میں الزام ثابت کرنے کے لیے قابل اعتماد اور ٹھوس شواہد ضروری ہیں۔ اے ٹی ایس نے انصاری کے خلاف غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، UAPA کے تحت بھی کارروائی کی ہے۔ ملزم اس وقت جیل میں ہے اور معاملے کی قانونی کارروائی جاری ہے۔ تحقیقات کا اہم نتیجہ اے ٹی ایس کے مطابق اب تک کی تفتیش میں کسی بیرونی ’ہینڈلر‘، دہشت گرد تنظیم یا دوسرے شخص کی جانب سے انصاری کو حملے کے لیے ہدایات ملنے کا ثبوت نہیں ملا۔ تفتیشی ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ ملزم نے آن لائن انتہا پسند مواد سے متاثر ہو کر خود اپنے نظریات تشکیل دیے اور اسی کے نتیجے میں حملہ کیا۔ یہ کیس ایک مرتبہ پھر اس سوال کو نمایاں کرتا ہے کہ آن لائن انتہا پسند مواد، سماجی تنہائی اور ذہنی و معاشرتی بحران کس طرح کسی فرد کو تشدد کی راہ پر لے جاسکتے ہیں۔

سچن وازے کی ضمانت کے خلاف این آئی اے کی بمبئی ہائی کورٹ میں اپیل

خصوصی عدالت کے فیصلے پر این آئی اے کا سخت اعتراض
کہا ضمانت کا حکم، قیاس آرائیوں اور من مانی تشریحات پر مبنی

ممبئی: نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے انٹیلیا بم دھماکہ خیز مواد کیس اور تاجر منسکھ ہیرن قتل کیس میں سابق پولیس افسر سچن وازے کو دی گئی ضمانت کے خلاف بمبئی ہائی کورٹ میں اپنی اپیل پر دلائل شروع کردیے ہیں۔ این آئی اے نے خصوصی عدالت کے ضمانت کے فیصلے کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس میں حقائق اور تفتیشی چارج شیٹ میں پیش کئے گئے شواہد کے بجائے قیاس آرائیوں اور غیر مستند نتائج پر انحصار کیا گیا ہے۔ این آئی اے کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل انیل سنگھ نے عدالت کے سامنے موقف اختیار کیا کہ خصوصی عدالت کا حکم ’’حقائق اور قانون دونوں اعتبار سے غلط‘‘ ہے اور عدالت نے وازے کو ضمانت دیتے وقت غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام سے متعلق قانون (UAPA) کی دفعہ D-43 کی سخت شرائط کو مناسب طور پر مدنظر نہیں رکھا۔ این آئی اے کا کہنا ہے کہ وازے کا مبینہ کردار اس مقدمے کی سازش میں مرکزی نوعیت کا ہے اور خصوصی عدالت نے ایجنسی کی 3 ستمبر 2021 کی چارج شیٹ میں بیان کردہ حقائق کو نظر انداز کیا۔ ایجنسی کے مطابق عدالت کے بعض مشاہدات قیاس آرائیوں اور اپنی مرضی سے اخذ کئے گئے نتائج پر مبنی تھے۔ خصوصی این آئی اے عدالت نے گزشتہ ماہ وازے کو ضمانت دیتے ہوئے کہا تھا کہ ریکارڈ پر ایسا کوئی ٹھوس مواد موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ صنعت کار مکیش امبانی یا ان کے اہل خانہ کو واقعی دہشت زدہ کیا گیا تھا۔ عدالت نے یہ بھی سوال اٹھایا تھا کہ دھماکہ خیز مواد سے لدی گاڑی انٹیلیا کے عین سامنے نہیں بلکہ کارمائیکل روڈ کے قریب کھڑی تھی اور دونوں مقامات کے درمیان خاصا فاصلہ تھا۔

اتراکھنڈ کی ترقی ملک کی ترقی کیلئے بہت ضروری ہے

بی جے پی کی 'سیوا جیوتی یاترا' ترقی یافتہ ہندوستان کے عہد کیساتھ ریاست بھر میں شروع

دہرہ دون: بی جے پی کے 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے ایک حصے کے طور پر، 'سیوا جیوتی یاترا' اور 'سیوا سنکلپ سبھا' کا آج ریاست بھر میں بڑے پیمانے پر اور بڑے پیمانے پر انعقاد کیا گیا۔ پی ایم مودی کی رہنمائی کو متاثر کن بتاتے ہوئے، ریاستی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن جناب مہیندر بھٹ نے تمام پارٹی کارکنوں سے ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ ریاست میں انتخابی ہیٹ ٹرک کو اس کے لیے اہم قرار دیتے ہوئے، انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ پی ایم کے نعرے، "ہم یہ کریں گے" کی روح میں کام کریں۔ ان تقریبات کا اہتمام وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی عوامی زندگی میں کامیابی کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر کیا گیا تھا۔ ریاست بھر میں ان تقریبات میں پارٹی کے ہزاروں کارکنوں، عوامی نمائندوں اور مقامی شہریوں نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ لائیو نشریات کے دوران، وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے متاثر کن خطاب کو ریاست بھر کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز، بلاک سطحوں اور اسمبلی حلقوں میں عملی طور پر سنا اور دیکھا گیا۔ وزیر اعظم کے خطاب کا جواب دیتے ہوئے، ریاستی صدر مسٹر بھٹ نے کہا، "پورا ملک وزیر اعظم مودی کی 25 سالہ خدمات اور لگن سے تحریک لے رہا ہے۔ جب سے نریندر مودی نے گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا ہے، انہوں نے عوامی خدمت، غریبوں کی بہتری اور ملک کی تعمیر کو مسلسل ترجیح دی ہے۔ یہ 25 سال، 25 سالہ خدمت اور 10 سال کی انوکھی مثال ہے۔ "غریبوں کی فلاح و بہبود۔" انہوں نے وزیر اعظم کے آج کے خطاب کو بے مثال اور متاثر کن قرار دیتے ہوئے اسے ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے اصول کے طور پر بیان کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اتراکھنڈ کی ترقی ملک کی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے ہم سب کو پی ایم مودی کے نعرے، "ہم یہ کریں گے" کی روح میں کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے دیو بھومی اتراکھنڈ کو ملک کی بہترین ریاست بنانے کے لیے "سیوا سنکلپ ابھیان" کے تحت صفائی، صحت، ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینے اور سماجی اسکیموں کے فوائد معاشرے کے آخری فرد تک پہنچنے کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کوششوں پر زور دیا۔

پارٹی کی اعلیٰ قیادت، مرکزی وزراء، ارکان پارلیمنٹ، اور کابینہ کے وزراء نے ریاست کے تمام 13 اضلاع کا دورہ کیا اور ان پروگراموں کی قیادت کی۔ دہرادون میں منعقدہ مرکزی تقریب میں ریاستی انچارج رام مادھو اور سینئر لیڈروں کی موجودگی میں سیوا جیوتی کو روشن کیا گیا۔ اترکاشی میں وزیر اعلیٰ مسٹر پشکر سنگھ دھامی نے اجتماع سے خطاب کیا، اور ٹہری میں، بی جے پی کے ریاستی صدر مسٹر مہیندر بھٹ اور کابینی وزیر مسٹر سبودھ انیال نے اجتماع سے خطاب کیا۔ اسی طرح ادھم سنگھ نگر میں ریاست کے کو-انچارج مسٹر اروند مینن اور کابینی وزیر مسٹر سوربھ بہوگنا نے شرکت کی۔ سابق وزیر اعلیٰ اور ایم پی مسٹر تریویندر سنگھ راوت نے ہریدوار میں چارج سنبھال لیا۔ پوڑی میں سابق وزیر اعلیٰ تیرتھ سنگھ راوت، ایم پی مسٹر انل بلونی، اور کابینی وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے چارج سنبھالا۔ اسی طرح الموڑہ، نینی تال، چمپاوت، باگیشور، اور چمولی میں کابینی وزراء محترمہ ریکھا آریہ، مسٹر گجن داس، مسٹر رام سنگھ کیڑا، ایم پی اجے بھٹ، اور مقامی ایم ایل ایز نے یاترا اور عہد کی میٹنگوں کی قیادت کی۔ تمام تقریبات میں خطابات کے بعد، ریاست بھر کے اجتماعات میں "ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے سنکلپ پترا" پڑھا گیا اور ملک کو خود انحصار اور ترقی یافتہ بنانے کا عہد لیا گیا۔

تپ دق کیخلاف جنگ میں آگاہی سب سے اہم ہتھیار: گورنر

دہرہ دون: گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے بدھ کو لوک بھون میں "ٹی بی سیل" کی نقاب کشائی کی جس کی مہم کے ایک حصے کے طور پر ٹی بی ایسوسی ایشن آف اتراکھنڈ نے تپ دق کے بارے میں عوامی بیداری پیدا کرنے کے لیے شروع کی تھی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ تپ دق کے خاتمے کے لیے محکمہ صحت یا کسی ایک ادارے کی کوششیں کافی نہیں ہیں بلکہ اس میں معاشرے کے ہر طبقے کی فعال شمولیت کی ضرورت ہے۔ گورنر نے کہا کہ تپ دق کے خلاف جنگ میں آگاہی سب سے اہم ہتھیار ہے۔ لوگوں کو تپ دق کی علامات، بروقت جانچ اور علاج کے بارے میں آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ خاص طور پر دور دراز اور پہاڑی علاقوں میں عوامی آگاہی مہم کو مزید موثر بنایا جائے تاکہ کوئی بھی شخص معلومات یا صحت کی سہولیات کی کمی کے باعث علاج سے محروم نہ رہے۔ "ٹی بی سیل" کو ٹی بی ایسوسی ایشن آف اتراکھنڈ ہر سال اکتوبر میں اپنی تپ دق سے متعلق آگاہی مہم کے ایک حصے کے طور پر جاری کرتی ہے۔ پانچ روپے مالیت کی اس مہر کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کو ادارہ تپ دق کے حوالے سے عوامی آگاہی کے پروگراموں اور دیگر عوامی فلاحی کاموں میں استعمال کرتا ہے۔ اس موقع پر اتراکھنڈ کی ٹی بی ایسوسی ایشن کی جنرل سکریٹری پونم کیموٹھی نے بتایا کہ عزت مآب گورنر کی مدد سے 10 خواتین کو جو پچھلے سال تپ دق سے پاک تھیں، انہیں سروائیکل کینسر سے بچاؤ کے لیے ویکسین کی تینوں خوراکیں دی گئیں۔ اس کے ساتھ معاش کے فروغ کے لیے ان خواتین میں سلائی مشینیں بھی تقسیم کی گئیں۔ تنظیم ہر ماہ تپ دق کے 13 مریضوں کو نکشے پوشن غذا بھی فراہم کر رہی ہے۔

جدید ٹیکنالاجی سے خوشحال ہونگے اتراکھنڈ کے 2لاکھ سے زائد دودھ پیداوار

ریاست کے دودھ پیدا کرنے والوں کو عالمی مارکیٹ دستیاب کرائی جائے گی، دودھ کی پیداوار سے آمدنی بڑھانے کا بھی ایک ہدف مقرر کیا گیا ہے

دہرہ دون: ریاستی حکومت اتراکھنڈ میں ڈیری صنعت سے وابستہ چھوٹے کسانوں کے لیے ایک خصوصی پہل شروع کر رہی ہے۔ اس اقدام کا مقصد چھوٹے اور معمولی ڈیری فارمرز کے لیے وسائل کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ اقدام ریاست میں دودھ کی پیداوار بڑھانے، قومی اور بین الاقوامی منڈیوں تک کسانوں کی رسائی کو بہتر بنانے اور کسانوں کی آمدنی بڑھانے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اس اسکیم کا مقصد ریاست کے 200,000 سے زیادہ چھوٹے اور بڑے ڈیری کسانوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اتراکھنڈ حکومت نے سرکاری سطح پر ایک ایکشن پلان تیار کیا ہے۔ اس ہفتے اس ایکشن پلان پر ایک میٹنگ ڈاکٹر B.V.R.C پروشوتم، سکریٹری، اینیمل ہسبنڈری اور ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس سکیم کو گیٹس فاؤنڈیشن کی طرف سے فنڈ کیا جائے گا اور GDI پارٹنرز کی طرف سے مشاورتی مدد فراہم کی جائے گی. یہ پروگرام مصنوعی حمل (AI)، ایمبریو ٹرانسفر (ET)، جانوروں کی خوراک اور غذائیت، جانوروں کی صحت، اور خطے کے کوآپریٹو اور مارکیٹ کے نظام کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اس سے افزائش کے بہتر نظام اور دودھ کی اعلیٰ پیداوار کو فروغ ملے گا۔ مزید برآں، منی فیڈ ملز کے قیام، جانوروں کے کھانے کی متوازن پیداوار کو فروغ دینے، جانوروں کی صحت کی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانے، اور کوآپریٹو دودھ جمع کرنے اور پروسیسنگ کے نیٹ ورک کو بڑھانے کے لیے کوششیں کی جائیں گی۔ اس پروگرام کا مقصد ریاست میں مجموعی طور پر 2 لاکھ سے زیادہ ڈیری کسانوں تک پہنچنا ہے۔ اس سے کسانوں کو بہتر افزائش نسل، غذائیت، جانوروں کی صحت کی خدمات اور مارکیٹ تک رسائی کے ذریعے فائدہ پہنچے گا۔ پروگرام کے تحت ٹیکنالوجی پر مبنی جدت کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے گا۔ ان میں جانوروں کی صحت سے متعلق مشورے، حمل کی جانچ کی کٹس، اور کم لاگت والی مصنوعی حمل (AI) کی خدمات شامل ہیں۔ ان تکنیکی حلوں کا مقصد مویشیوں کی خدمات کو کسانوں کے لیے زیادہ قابل رسائی، موثر اور مفید بنانا ہے۔

پولس کو جرائم کے ارتکاب کے لئے جوابدہ ہونا چاہیئے: دھسمانا

کانگریس کے ایک وفد نے راجدھانی میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو لے کر چیف سکریٹری اور ڈی جی پی سے ملاقات کی

دہرہ دون: اتراکھنڈ کی راجدھانی دہرادون میں امن وامان کی مسلسل بگڑتی ہوئی صورتحال سے پریشان ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر جناب سوریہ کانت دھسمانا کی قیادت میں کانگریس کے ایک وفد نے بدھ کو چیف سکریٹری مسٹر آنند وردھن سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور اپنی ناراضگی ظاہر کرنے کے لیے ریاستی پولیس میں جرائم کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ چیف سکریٹری کو بھیجے گئے میمورنڈم میں مسٹر دشمنا نے کہا کہ اس سال کے آغاز سے ہی دہرادون میں مجرمانہ واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مسٹر دھاسمانہ نے بتایا کہ پریس کلب کے سامنے پریڈ گراؤنڈ میں صبح 10 بجے ایک نوجوان کا قتل، سلور سٹی مال میں صبح 10 بجے کے قریب فائرنگ کے تبادلے میں ایک نوجوان کا قتل، راج پور روڈ پر ایس ایس پی کے بنگلے سے چند قدم کے فاصلے پر ایک ریٹائرڈ بریگیڈیئر کا قتل، گینگ وار میں نوجوان خاتون کا کراس فائرنگ کے ذریعے قتل۔ پلٹن بازار میں صبح سویرے ہیلی کاپٹر سے گلا گھونٹنا، اس ماہ بی جے پی کونسلر اجیتا سنگھ کے پورے خاندان کو کھانے میں نشہ آور چیز کھلانے کے بعد چوری اور منگل کو رائے پور پولیس اسٹیشن کے تحت وشنو لوک میں پیش آنے والا گھناؤنا اور لرزہ خیز تہرا قتل سبھی بڑے مجرمانہ واقعات ہیں۔ مسٹر دھسمانا نے کہا کہ یہ واقعات پورے دارالحکومت کے علاقے میں امن وامان کی خرابی کو واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں، جس سے دہرادون کے لوگ خوف اور دہشت کی حالت میں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ان واقعات کا سب سے زیادہ اثر تنہا رہنے والے بزرگ شہریوں پر پڑ رہا ہے۔ مسٹر دھسمانا نے کہا کہ یہ بات بھی اہم ہے کہ پڑوسی ریاست اتر پردیش کے مجرم بھی یہاں کی کمزور پولیسنگ کی وجہ سے دہرادون کو اپنی محفوظ پناہ گاہ بنا لیتے ہیں اور کسی بڑے جرم کے بعد ہی پتہ چلتا ہے کہ وہاں کسی دوسری ریاست کا بدنام زمانہ مجرم کام کر رہا تھا۔ مسٹر دشمنا نے کہا کہ انہوں نے چیف سکریٹری سے واضح طور پر مطالبہ کیا ہے کہ ریاستی محکمہ داخلہ اور محکمہ پولیس کو کسی بھی گھناؤنے جرم کے لئے متعلقہ چوکی، پولیس اسٹیشن، سرکل اور ضلعی سطح کے افسران کو جوابدہ بنانے کی ہدایت دی جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ پولیس ہر تھانے کے علاقے میں رہنے والے بزرگ شہریوں کی حفاظت پر خصوصی توجہ دے۔ وفد نے شام 5 بجے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس مسٹر دیپم سیٹھ سے بھی ملاقات کی۔ اور اس معاملے پر ایک میمورنڈم پیش کیا۔ مسٹر دھسمانا نے ڈی جی پی سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے پولیس نظام کو بہتر بنائیں اور دہرادون کے لوگوں کے خوف کو ہر قیمت پر دور کریں۔ ڈی جی پی مسٹر دیپم سیٹھ نے کانگریس کے وفد کو یقین دلایا کہ وہ ذاتی طور پر اس معاملے کی انتہائی سنجیدگی اور ترجیح کے ساتھ نگرانی کریں گے۔

دارالحکومت میں لوگ اپنے گھروں میں بھی محفوظ نہیں

حکومت کو لا اینڈ آرڈر کے لیے جواب دینا چاہیے: گنیش گودیال

دہرہ دون: رائے پور کے وشنولوک میں ایک بزرگ جوڑے اور ان کے گھریلو ملازم کے بہیمانہ قتل نے پوری ریاست کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس گھناؤنے قتل پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کے صدر جناب گنیش گودیال نے ریاست کی امن وامان کی صورتحال پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ جناب گودیال نے کہا کہ دارالحکومت دہرادون میں دن دیہاڑے ایک گھر میں گھس کر تین لوگوں کا قتل ایک سنگین اور تشویشناک واقعہ ہے۔ یہ نہ صرف تین خاندانوں کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے بلکہ دارالحکومت کے سیکیورٹی نظام پر بھی ایک سنگین سوالیہ نشان ہے۔ جب لوگ اپنے گھروں میں بھی محفوظ محسوس نہیں کرتے تو حکومت اور پولیس انتظامیہ کو اپنی ذمہ داری کا جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت جرائم پر قابو پانے اور لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں بلند بانگ دعوے کرتی ہے لیکن راجدھانی میں سنگین مجرمانہ واقعات کا مسلسل ہونا ان دعووں پر سوال اٹھاتا ہے۔ رائے پور میں ہونے والا تہرا قتل اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت عام شہریوں کی حفاظت کے لیے سنجیدہ اور جوابدہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریاست کی راجدھانی ایسی حالت میں ہو تو باقی ریاست میں امن وامان کی حالت کا آسانی سے تصور کیا جا سکتا ہے۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ اور بروقت تحقیقات ہونی چاہئے اور قتل کے ہر پہلو کو سامنے لایا جانا چاہئے۔ اگر اس واقعے میں سیکیورٹی میں کوئی کوتاہی، غفلت یا دیگر جرائم پیشہ نیٹ ورکس کا ملوث پایا جاتا ہے تو ان کی بھی تحقیقات کی جائیں اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ گودیال نے کہا کہ کانگریس پارٹی متاثرین کے خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت متاثرین کے اہل خانہ کو ہر ممکن مدد فراہم کرے اور دارالحکومت میں بزرگ شہریوں، خواتین اور عام لوگوں کی حفاظت کے لیے موثر پولیسنگ اور نگرانی کو یقینی بنائے۔

بی جے پی نوراتری پر 2027 کیلئے انتخابی حکمت عملی کا آغاز کرے گی

تمام 70 اسمبلی توسیع پسند اور انچارج ورکشاپ میں اعلیٰ قیادت سے رہنمائی حاصل کریں گے: دیپتی راوت

دہرہ دون: بی جے پی آنے والے 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے نوراتری کے مبارک موقع پر اپنی حکمت عملی کا آغاز کر رہی ہے۔ پارٹی باضابطہ طور پر اپنا اہم کل وقتی "اسمبلی توسیعی منصوبہ" کا آغاز کرے گی۔ اس پلان کی تیاری اور تنظیمی ڈھانچہ قائم کرنے کے لیے کاشی پور میں 13 اور 14 اکتوبر کو دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا، جہاں پارٹی کی اعلیٰ قیادت مختلف اسٹریٹجک امور پر رہنمائی فراہم کرے گی۔ پارٹی ہیڈ کوارٹر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ریاستی جنرل سکریٹری محترمہ دیپتی راوت نے کہا کہ توسیع پسندوں نے پارٹی کی انتخابی حکمت عملی اور تنظیم کو بوتھ کی سطح تک مضبوط بنانے میں ہمیشہ اہم رول ادا کیا ہے۔ اس تناظر میں پارٹی نے آنے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ریاست کے تمام 70 اسمبلی حلقوں کے لیے 'وستارکس' کی فہرست کو حتمی شکل دے دی ہے۔ ہر اسمبلی حلقے کے لیے 'وشواکاروں' کو بھی ذمہ داریاں سونپی جا رہی ہیں۔ کاشی پور میں 13 اور 14 اکتوبر کو دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ وستارکس اور انچارج مختلف انتخابی، سیاسی اور تنظیمی امور پر مرکزی اور اعلیٰ قیادت سے خصوصی رہنمائی حاصل کریں گے۔ ورکشاپ کے دوران ریاستی صدر اور راجیہ سبھا ایم پی مسٹر مہیندر بھٹ اور ریاستی جنرل سکریٹری آرگنائزیشن مسٹر پھنیندر ناتھ شرما پارٹی کارکنوں سے خطاب کریں گے اور انتخابات کے لیے تنظیمی رہنما اصول فراہم کریں گے۔

وستارک اسکیم اور ورکشاپ کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہوئے، مسز دیپتی راوت نے وضاحت کی کہ وستارک اسکیم پارٹی کی انتخابی حکمت عملی کا ایک اہم حصہ ہے، جس کا مقصد تنظیم کو مضبوط، فعال اور عوامی خدشات سے جوڑنا ہے۔ اس اسکیم کے ذریعے، پارٹی کارکنان اور وستارک مختلف علاقوں کا سفر کرتے ہیں تاکہ بوتھ کی سطح تک تنظیمی تاثیر کو بڑھایا جا سکے۔ ایکسٹریکٹر کارکنوں کو بوتھ، شکتی کیندر اور منڈل کی سطح پر تنظیمی سرگرمیوں کو تیز کرنے، کارکنوں کے ساتھ بات چیت کرنے، اور مرکزی اور ریاستی حکومت کی عوامی بہبود کی اسکیموں کے بارے میں معلومات کو عوام تک بہتر طریقے سے پھیلانے کے لیے تربیت دی جائے گی۔ پارٹی کا ماننا ہے کہ تنظیم کی اصل طاقت اس کے سرشار کارکنوں میں ہے۔ وستارک اسکیم کارکنوں کے درمیان بہتر تال میل کو فروغ دے گی اور "بوتھ جیتا، الیکشن جیتا" کے عزم کو مزید مضبوط کرے گا۔ اپنے قیام کے دوران، وستارک کارکنان علاقے کے مسائل، توقعات اور تجاویز کو سمجھنے کے لیے مقامی کارکنوں اور عوام سے بات چیت کریں گے۔ وہ پارٹی کے نظریے، پالیسیوں اور عوامی بہبود کے پروگراموں کو عوام تک پہنچانے کے لیے بھی کام کریں گے۔ وستارک اسکیم کے کامیاب نفاذ کا عہد کرتے ہوئے، ورکشاپ کے اختتام کے بعد، تمام مقرر کردہ وستارک اور انچارج اپنے تفویض کردہ حلقوں کے لیے روانہ ہو جائیں گے اور انتخابی عمل کے مکمل ہونے تک وہاں کل وقتی رہیں گے، تنظیمی کام میں تیزی لائیں گے۔

ایئرٹیل تمام پوسٹ پیڈ پلانز پر مفت بین الاقوامی رومنگ پیش کر رہا ہے

دہرہ دون: AirtelBharti (Airtel)، ہندوستان کے معروف ٹیلی کام سروس فراہم کنندگان میں سے ایک، نے آج مزید خصوصیات کے ساتھ نئے پوسٹ پیڈ پلانز کے آغاز کا اعلان کیا۔ 8 اکتوبر 2026 سے، ان نئے پوسٹ پیڈ پلانز والے صارفین ہر سال ایک بین الاقوامی سفر کے دوران مفت رومنگ سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔ وہ تمام موجودہ فوائد سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ مفت بین الاقوامی رومنگ پیک میں 5 جی بی ڈیٹا، 60 منٹ کالنگ، 25 آؤٹ گوئنگ ایس ایم ایس، اور مفت آنے والے ایس ایم ایس شامل ہیں۔ اس کی میعاد 5 دن ہے۔ صارفین کے پاس اپنی پسند کے ایک وقت میں 5 دن کے پیک کو چالو کرنے کی لچک ہوتی ہے، جس سے بیرون ملک سفر کے دوران جڑے رہنا اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔ ایئرٹیل پوسٹ پیڈ فیملی پلان کے صارفین پلان میں اندراج شدہ خاندان کے ہر فرد کے لیے مفت بین الاقوامی رومنگ سے لطف اندوز ہوں گے۔ مفت بین الاقوامی رومنگ ایئرٹیل پوسٹ پیڈ پلانز میں شامل ایک نیا فائدہ ہے، جو فاسٹ لین ٹیکنالوجی کے ذریعے سپیم اور دھوکہ دہی کے لنکس کے خلاف اعلیٰ تجربہ، لامحدود ڈیٹا، اور نیٹ ورک کی سطح پر تحفظ فراہم کرتا ہے۔ صارفین مختلف تفریحی سبسکرپشنز بھی حاصل کر سکتے ہیں اور ایئرٹیل پوسٹ پیڈ ایڈوانٹیج کلب کے ذریعے خصوصی تجربات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، بشمول کامیڈی شوز، مووی پریمیئرز، اور کنسرٹس۔ امیت ترپاٹھی، ڈائریکٹر-مارکیٹ آپریشنز، AirtelBharti، نے کہا، "ہمارے لیے پوسٹ پیڈ کا مطلب ہندوستانی مارکیٹ میں بہترین تجربہ فراہم کرنا ہے۔ ہم ملک میں بہترین نیٹ ورک سروس پیش کرتے ہیں، جس پر ہم اپنے پوسٹ پیڈ صارفین کو 5G پر 'فاسٹ لین' ٹیکنالوجی اور اسپام اور دھوکہ دہی سے مستقل تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ مفت بین الاقوامی رومنگ بھی پیش کرتے ہیں، ہم صارفین کے تجربے کو مسلسل بہتر بنانے اور انہیں Airtel Postpaid کو منتخب کرنے کے لیے مزید وجوہات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔

کانگریس کے پاس واقعات کی فہرست ہے، بی جے پی کے پاس مجرموں کے خلاف کی گئی کارروائیوں کا مضبوط ڈیٹا ہے: چوہان

دہرہ دون: بی جے پی کے ریاستی میڈیا انچارج مسٹر منویر سنگھ چوہان نے رائے پور کے وشنولوک میں ہونے والے تہرے قتل کو انتہائی سنگین اور المناک واقعہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ تین بے قصور لوگوں کے قتل سے پورا معاشرہ صدمے میں ہے لیکن کانگریس اس حساس واقعہ کو سیاسی الزامات کے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کے بعد پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ حکومت نے واضح طور پر ہدایت کی ہے کہ مجرموں کو کسی قیمت پر بخشا نہیں جائے گا۔ چوہان نے کہا کہ کانگریس کو متاثرہ خاندان کے ساتھ ہمدردی اور رائے پور واقعہ کی تحقیقات پر اعتماد کا اظہار کرنا چاہئے تھا لیکن اس کے بجائے کانگریس نے اسے سیاسی حملے کے موقع کے طور پر استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک گھناؤنے مجرمانہ واقعہ کی بنیاد پر پوری ریاست میں امن وامان کی صورتحال کا فیصلہ کرنا ایک ذمہ دار اپوزیشن کا کردار نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جرائم یقیناً سنگین تشویش کا باعث ہیں لیکن امن وامان کا اندازہ محض واقعات کی فہرست سے نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ پولیس کسی جرم کے بعد کتنی جلدی کارروائی کرتی ہے، وہ مجرم تک کیسے پہنچتی ہے، اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں کیسے لاتی ہے۔ رائے پور واقعہ میں پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے مزید تفتیش شروع کر دی۔ بی جے پی میڈیا انچارج نے کہا کہ کانگریس کو حکومت کے اقدامات نظر نہیں آ رہے ہیں، لیکن "آپریشن پرہار" کو یاد رکھنا چاہئے۔ ریاست میں مطلوب اور پیشہ ور مجرموں کے خلاف ایک خصوصی مہم شروع کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں گرفتاریاں، چالان اور دیگر قانونی کارروائی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا کام محض جرائم کی فہرست بنا کر سیاسی ماحول پیدا کرنا نہیں ہونا چاہئے۔ عوام کو بیانات کی نہیں مجرموں کے خلاف کارروائی کی ضرورت ہے۔

مسٹر چوہان نے کہا کہ کانگریس کے دور حکومت میں امن وامان جرائم اور افراتفری کی لپیٹ میں رہا، جب کہ بی جے پی حکومت نے پولیس فورس، ٹیکنالوجی اور سخت قوانین کے ذریعے نظام کو مضبوط کیا ہے۔ مثالوں میں غیر قانونی کان کنی کی تکنیکی نگرانی، دو سرشار سائبر کرائم پولیس اسٹیشنز، اور مسابقتی امتحانات میں دھوکہ دہی کو روکنے کے لیے سخت قوانین شامل ہیں۔ مسٹر چوہان نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے نوجوانوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈالنے والوں کے خلاف قانون کو بھی سخت کیا ہے۔ فروری 2023 کے مسابقتی امتحان ایکٹ کے تحت، بھرتی کی دھوکہ دہی کو قابل سماعت اور ناقابل ضمانت جرم قرار دیا گیا ہے۔ منظم پیپر لیک ہونے کی سزا عمر قید اور متعلقہ اداروں کے لیے 10

کروڑ روپے تک جرمانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے سائبر کرائم سے لے کر فراڈ تک جرائم کی بدلتی ہوئی نوعیت سے نمٹنے کے لیے پولیس نظام کو مضبوط کیا ہے۔ آپریشن کالانیمی کے تحت، 170 سے زائد جعلی باباؤں کو حراست میں لیا گیا، جن میں 45 ہریدوار سے تھے۔ اگست 2025 تک 4000 سے زائد افراد کی تصدیق اور 300 سے زائد ملزمان کی گرفتاری بھی حکومت کی زمینی کارروائی کی عکاسی کرتی ہے۔ بی جے پی میڈیا انچارج نے کہا کہ امن و قانون کو مضبوط بنانے کے لیے پولیس فورس کو مضبوط کرنا بھی ضروری ہے۔ کانگریس کے دور حکومت میں فی لاکھ آبادی پر 188.9 پولیس اہلکار تھے، جب کہ بی جے پی کے دور حکومت میں یہ تعداد بڑھ کر 280 ہو گئی۔ کانسٹیبل کے عہدوں کے لیے خالی آسامیوں کی شرح 7.22 فیصد سے کم ہو کر 0.6 فیصد ہو گئی، اور خواتین پولیس کا حصہ 7.7 فیصد سے بڑھ کر 12.2 فیصد ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس صرف پولیس جوابدہی کی بات کرتی ہے، لیکن بی جے پی حکومت نے پولیس کی صلاحیت، وسائل اور تکنیکی انفراسٹرکچر کو مضبوط کرنے کا کام کیا ہے۔ امن وامان صرف تھانوں تک محدود نہیں ہے۔ عدالتی ہالوں کی کمی 22.2 فیصد سے کم ہو کر 15.1 فیصد ہو گئی ہے اور قانونی امداد کے میدان میں اتراکھنڈ 17ویں سے چوتھے نمبر پر آ گیا ہے۔ مسٹر چوہان نے کہا کہ اپنی حکمرانی کے ریکارڈ کو فراموش کرنے اور لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں تبلیغ کرنے سے پہلے، کانگریس کو پہلے ان تبدیلیوں کو دیکھنا چاہئے جو بی جے پی حکومت نے نظام کی مختلف سطحوں پر کی ہیں۔ کانگریس کے پاس واقعات کی فہرست ہو سکتی ہے، لیکن حکومت کے پاس مجرموں کے خلاف کی گئی کارروائی، پولیس فورس کی صلاحیت اور نظام کی مضبوطی کے اعداد و شمار موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رائے پور واقعہ کی تحقیقات جاری ہے، اور قصورواروں سے قانون کے مطابق سختی سے نمٹا جائے گا۔

جے پی میڈیا انچارج نے کہا کہ کانگریس کو حکومت کے اقدامات نظر نہیں آرہے ہیں، لیکن "آپریشن پرہار" کو یاد رکھنا چاہئے۔ ریاست میں مطلوب اور پیشہ ور مجرموں کے خلاف ایک خصوصی مہم شروع کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں گرفتاریاں، چالان اور دیگر قانونی کارروائی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا کام محض جرائم کی فہرست بنا کر سیاسی ماحول پیدا کرنا نہیں ہونا چاہئے۔

DAILY SAHAFAT Birmingham
۲۵/ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ
08-10-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

آبے میموریل کوریڈور بھارت-جاپان دوستی کی علامت: یوگی

وارانسی: (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو وارانسی میں آبے میموریل کوریڈور کو بھارت اور جاپان کے درمیان تاریخی، ثقافتی اور سفارتی تعلقات کا آبے کی اہلیہ آ کی آبے اور جاپانی وفد کا کاشی اور سارناتھ کے عوام کی جانب سے استقبال کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوریڈور اتر پردیش کے 25 کروڑ عوام، وزیر اعظم نریندر مودی اور یوگی نے کہا کہ 7 اکتوبر کو نریندر مودی کے پہلی بار 2001 میں گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف لینے کے 25 سال مکمل ہو رہے ہیں اور مودی و آبے کی دوستی کی بنیاد بھی

"زندہ ثبوت" قرار دیتے ہوئے اسے جاپان کے سابق وزیر اعظم شنجو آبے کو خراج عقیدت بتایا۔ رودراکش انٹرنیشنل کنونشن سینٹر میں افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے شنجو ہندوستان کے 140 کروڑ عوام کی جانب سے شنجو آبے کو خراج عقیدت ہے۔ یہ ہندوستان اور جاپان کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں آبے کے کردار کی بھی علامت ہے۔ اسی دور میں پڑی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ 2007 میں گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے مودی جاپان گئے تھے، جہاں ان کی پہلی ملاقات شنجو آبے سے ہوئی۔ یوگی نے کہا، "یہ دوستی عہدوں پر مبنی نہیں تھی بلکہ اعتماد پر قائم ہوئی تھی۔ عہدے بدلتے رہے، لیکن دوستی نہیں بدلی۔" وزیر اعلیٰ نے 2007 میں آبے کے ہندوستان دورے کے دوران ہندوستانی پارلیمنٹ میں دی گئی ان کی تقریر 2014 میں کاشی-کیوٹو تعاون معاہدے، 2015 میں وارانسی میں گنگا آرتی میں ان کی شرکت اور 2017 میں احمد آباد میں بلٹ ٹرین منصوبے کی بنیاد رکھے جانے کا بھی ذکر کیا۔

انہوں نے کہا کہ 2018 میں شنجو آبے نے مودی کی میزبانی یاماناشی میں واقع اپنی نجی رہائش گاہ پر کی تھی، جس سے دونوں رہنماؤں کے تعلقات کو "ذاتی قربت" ملی۔ یوگی نے بتایا کہ ہندوستان میں تقریباً 1400 جاپانی کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور دونوں ملکوں کی شراکت داری اب سیمی کنڈکٹر، مصنوعی ذہانت، گرین ہائیڈروجن اور اہم معدنیات جیسے شعبوں تک پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شنجو آبے کو 2021 میں پدم وبھوشن سے نوازا گیا تھا۔ جولائی 2022 میں ان کی موت کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی انہیں آخری خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ٹوکیو بھی گئے تھے۔

یوگی نے بتایا کہ رواں سال فروری میں ان کے جاپان دورے کے دوران ٹوکیو اور یاماناشی میں ہزاروں کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے متعلق معاہدے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یاماناشی اب گرین ہائیڈروجن توانائی کے شعبے میں اتر پردیش کا شراکت دار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نوئیڈا بین الاقوامی ہوائی اڈے کے علاقے میں 500 ایکڑ زمین پر جاپانی شہر تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ 'انویسٹ یوپی' کے تحت 'یاماناشی ڈیسک' بھی قائم کیا گیا ہے۔ یوگی نے کہا کہ 2027 میں ہندوستان اور جاپان کے سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل ہوں گے اور آبے میموریل کوریڈور اس موقع کا "پہلا تحفہ" ہے۔ انہوں نے کہا کہ جاپان "طلوع ہوتے سورج کی سرزمین" ہے، جبکہ اتر پردیش "سورج ونش" کی سرزمین ہے۔ انہوں نے سارناتھ، کشی نگر، کپل وستو، شراوستی، کوشامبی اور سنکیسا کا ذکر کرتے ہوئے کہا، "جاپان کے عقیدے اور آستھا کا راستہ اتر پردیش سے ہو کر گزرتا ہے۔" اس موقع پر آ کی آبے نے بھی لوگوں سے خطاب کیا۔

وزیر اعلیٰ نے 'وکست بھارت سنکلپ سبھا' سے کیا خطاب

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو پٹیل پارک، جی پی او میں سیوا جیوتی یاترا 'وکست بھارت سنکلپ سبھا' پروگرام سے خطاب کیا، جس میں وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی میں 25 سال مکمل ہوئے۔ وزیر اعلیٰ نے اس قابل فخر کامیابی پر وزیر اعظم نریندر مودی کو مبارکباد دی۔ وزیر اعظم مودی اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر نتن نوین نے پروگرام سے عملی طور پر خطاب کیا۔ وزیر اعلیٰ نے "جن سیوا سے دیش سیوا" نمائش کا بھی دورہ کیا۔

پروگرام کے دوران سی ایم یوگی نے سماج وادی پارٹی پر بالواسطہ حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ راجیہ سبھا انتخابات نے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے نتائج کو ظاہر کر دیا ہے۔ یہ لڑائی ایک بار پھر 80-20 ہو گئی ہے جس میں 80 فیصد این ڈی اے اور 20 فیصد پی ڈی اے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ پی ڈی اے کا حشر بعد میں پتہ چلے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج کا دن ہر ہندوستانی کے لیے ایک قابل فخر دن ہے، جو نریندر مودی کی انتھک عوامی خدمت کے 25 سال مکمل ہو رہا ہے۔ گجرات کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے نکل کر وہ ہندوستان کو قیادت فراہم کر رہے ہیں۔ ایک سادہ کارکن/رضا کار نے ملک کو عالمی سطح پر ایک نئی شناخت دی۔ سی ایم یوگی نے وضاحت کی کہ نریندر مودی نے 7 اکتوبر 2001 کو گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر عہدے اور رازداری کا حلف لیا تھا۔

لکھنؤ: سنگم فاؤنڈیشن کی جانب سے کیفی اعظم آڈیٹوریم میں اودھ رتن ایوارڈ کی تقریب میں ڈاکٹر عمار رضوی سابق قائم مقام وزیر اعلیٰ اتر پردیش کو توصیفی نامہ پیش کرتے ہوئے، تصویر میں دیکھے جا سکتے ہیں خواجہ معین الدین چشتی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا سینئر ایڈوکیٹ راکیش چودھری، ڈاکٹر سیّد شفیق احمد اشرفی وریاستی وزیر دانش آزاد و پروفیسر شاہد اختر چیئرمین قومی کمیشن برائے تعلیمی ادارہ جات و پروفیسر اکرام الدین

اردو-ہندی میل ملاپ کو بڑھا رہا ہے سنگم فاؤنڈیشن: دانش آزاد

اودھ رتن ایوارڈ سے نوازی گئیں اردو ہندی ادب اور سماج کی شخصیات

لکھنؤ: سنگم فاؤنڈیشن کی جانب سے 'اودھ رتن ایوارڈز' کی پروقار تقریب تقسیم انعامات کیفی اعظمی آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی، جس میں ہندی اور اردو ادب کے شائقین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں بطور مہمانِ خصوصی وزیر اوقاف و اقلیتی فلاح دانش آزاد انصاری نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت کے فرائض اتر پردیش کے سابق قائم مقام وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے انجام دیے۔

مہمانان ذی وقار کے طور پر جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی کے پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین اور لکھنؤ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر و سینئر وکیل راکیش چودھری نے شرکت کی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر عباس رضا نیر نے انجام دیے۔ ابتداً سنگم فاؤنڈیشن کا تعارف خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے سابق صدر پروفیسر سید شفیق احمد اشرفی نے پیش کیا۔

صدارتی تقریر میں ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ سنگم فاؤنڈیشن اسم بہ مسمیٰ ہے۔ یہاں اودھ رتن ایوارڈ ہندی اور اردو دونوں ادب کے فنکاروں کو دیا جا رہا ہے۔ ہندی اور اردو زبانوں کے صحافیوں کی خدمات کا ایوارڈ کی شکل میں اعتراف بھی سنگم فاؤنڈیشن کر رہی ہے۔ سنگم فاؤنڈیشن کی تشکیل میں تصوف کا خمیر ملا ہوا ہے اسی لئے وسیع المشربی اس کی سرشت کا حصہ ہے۔

وزیر اوقاف و اقلیتی فلاح و بہبود دانش آزاد انصاری نے سماج میں یگانگت اور ہم آہنگی کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ سنگم فاؤنڈیشن قومیت کی جذبے کو مزید توانا کرنے میں اپنا کردار بخوبی نبھا رہی ہے۔ سیاست سے اوپر اٹھ کر وہ دو بہنوں یعنی اردو ہندی کے میل ملاپ کو بڑھا رہی ہے۔

قومی کمیشن برائے اقلیتی تعلیمی ادارہ جات (وزارتِ تعلیم، حکومتِ ہند) کے قائم مقام چیئرمین پروفیسر شاہد اختر کو تعلیمی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں 'سید نعیم اشرف اودھ رتن ایوارڈ' سے سرفراز کیا گیا۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر شاہد اختر نے کہا کہ "گومتی کے کنارے سنگم فاؤنڈیشن کا ایوارڈ گنگا جمنی تہذیب کی ایک زندہ مثال ہے۔ انہوں نے سنگم فاؤنڈیشن کی کاوشوں کی تعریف کی اور کہا کہ فاؤنڈیشن تعلیم، سماج، ادب اور صحافت کے میدان میں بلا تفریق اپنی گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ اسی تسلسل میں خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کو ان کی مجموعی خدمات کے اعتراف میں سید منظور احمد اشرفی اودھ رتن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ پروفیسر تنیجا نے کہا کہ میرا میدان سائنس ہے لیکن لکھنؤ کے ماحول میں ادبی لذت محسوس ہونے لگی ہے۔ انھوں نے ناظم کی سحر بیانی کی تعریف کی۔

سید شمس الضحیٰ غوثی اودھ رتن ایوارڈ برائے اردو زبان و ادب سے سرفراز کیے جانے پر پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ اودھ رتن ایوارڈ میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اودھ ایک ایسی تاریخی اور تہذیبی سرزمین ہے جہاں سے ہمیشہ امن و آشتی کی فضا ہموار ہوتی ہے، اور اس سرزمین سے منسلک یہ ایوارڈ اپنے آپ میں امن واتحاد کی ایک روشن علامت ہے۔ اس کے علاوہ، ہندی ادب میں گرانقدر خدمات کے لیے اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر جتیندر کمار شریواستو کو 'ملک محمد جائسی اودھ رتن ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ صحافت کے شعبے میں، سینئر صحافی مسٹر سدھیر مشرا کو 'سید امتیاز احمد اشرفی اودھ رتن ایوارڈ برائے ہندی صحافت' اور سید حسین افسر کو 'سید امتیاز احمد اشرفی اودھ رتن ایوارڈ برائے اردو صحافت' سے سرفراز کیا گیا۔ وہیں 'اودھ رتن ایوارڈ برائے نوجوان رائٹر' کے لیے خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری کو منتخب کیا گیا۔ ڈاکٹر اعظم انصاری ایک ابھرتے ہوئے باصلاحیت نوجوان ادیب ہیں، جنہوں نے دلت لٹریچر اور ادبی تحقیق کو اپنا خاص میدان بنایا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر ثوبان سعید، ڈاکٹر اکمل شاداب، ڈاکٹر منور حسین و دیگر ادبی شخصیات موجود تھیں۔ سنگم فاؤنڈیشن تقریب کے کنوینر پروفیسر سید شفیق اشرفی نے سبھی مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

رائے بریلی میں 468 ووٹر لسٹ میں ناموں میں فرق، ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن سے مانگا جواب

رائے بریلی: الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے رائے بریلی کے مخدوم پور گرام پنچایت میں اسمبلی اور پنچایت انتخابات کی ووٹر لسٹوں میں فرق کے معاملہ میں مرکزی الیکشن کمیشن اور ریاستی الیکشن کمیشن سے جواب طلب کیا ہے۔

عدالت نے دونوں کمیشنوں کو چار ہفتوں میں جواب داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیس کی اگلی سماعت چار ہفتے بعد ہوگی۔ جسٹس راجن رائے اور جسٹس منجیو شکلا کی ڈویژن بنچ نے یہ حکم مخدوم پور گرام پنچایت کے رہائشی روہت کی درخواست پر جاری کیا۔ درخواست گزار کی نمائندگی کرنے والے وکیل موتی لال یادو نے عدالت کو بتایا کہ گرام پنچایت انتخابات اور اسمبلی انتخابات کے لیے تیار کی گئی ووٹر لسٹ کے درمیان 468 ووٹروں کا فرق ہے۔ پنچایت لسٹ میں 1987 ووٹر، اسمبلی لسٹ میں 1519 ووٹر: درخواست پر سماعت کے دوران وکیل نے کہا کہ پنچایتی انتخابات کے لیے ووٹر لسٹ میں 1,987 ووٹر تھے، جب کہ اسمبلی انتخابات کے لیے تیار کی گئی فہرست میں صرف 1,519 ووٹر تھے۔

پی ایم مودی کیلئے خصوصی گنگا آرتی، صحت اور طویل عمر کی دعائیں

وارانسی: (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی خدمت کے 25 سال مکمل ہونے پر وارانسی میں خصوصی گنگا آرتی کا اہتمام کیا گیا اور ان کی صحت، طویل عمر اور ملک کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے دعائیں کی گئیں۔ 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت نمامی گنگے کی جانب سے فرنٹ گھاٹ پر اس پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ شرکا نے گنگا ماتا کی آرتی کی اور دریا میں دودھ چڑھایا۔ اس موقع پر بابا کاشی وشوناتھ اور گنگا ماتا سے بھی وزیر اعظم مودی کی مسلسل عوامی خدمت اور ملک کی خوشحالی کے لیے دعائیں کی گئیں۔ نمامی گنگے کے کاشی خطے کے رابطہ کار اور میونسپل کارپوریشن کے صفائی مہم کے سفیر راجیش شکلا کی نگرانی میں منعقدہ پروگرام میں شرکا نے قومی پرچم اور وزیر اعظم مودی کی تصاویر بھی اٹھا رکھی تھیں۔ کاشی کی مذہبی اور روحانی روایات کے مطابق اس موقع پر منتروں کا جاپ بھی کیا گیا۔ شرکا نے گنگا کے کناروں کی صفائی بھی کی اور لوگوں سے اپیل کی کہ وزیر اعظم مودی کے صفائی کو روزمرہ زندگی اور ثقافت کا حصہ بنانے کے پیغام پر عمل کریں۔ اس موقع پر گنگا سیوک راجیش شکلا نے کہا کہ گجرات کے وزیر اعلیٰ

سے وزیر اعظم بننے تک مودی کا عوامی زندگی میں 25 سالہ سفر "اچھی حکمرانی"، ترقی، قومی سلامتی اور عوامی فلاح پر توجہ کیلئے جانا جاتا ہے۔ انہوں نے اس عرصے کی اہم کامیابیوں میں آیوشمان بھارت یوجنا، پردھان منتری آواس یوجنا، جن دھن بینک یوجنا، ڈیجیٹل ادائیگیوں کا فروغ، سوچھ بھارت مشن، دفعہ 370 کا خاتمہ، تین طلاق کے خلاف قانون، اشیا و خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی)، قومی سلامتی کے اقدامات اور دہشت گردی کے خلاف سرجیکل اسٹرائیک اور فضائی حملے جیسے اقدامات کا ذکر کیا۔ راجیش شکلا نے کہا کہ ثقافتی احیا، ایودھیا میں رام للا کی پران پرتشٹھا، کاشی وشوناتھ کوریڈور کی توسیع اور تزئین و آرائش، عالمی سطح پر ہندوستان کی قیادت، بین الاقوامی یوگا دن کا آغاز، عالمی جنوب کی آواز بننا اور بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی سفارتی اور اقتصادی پوزیشن کو مضبوط کرنا بھی مودی کے 25 سالہ دور کی نمایاں کامیابیوں میں شامل ہیں۔ یہ پروگرام اس دن منعقد کیا گیا جب وزیر اعظم مودی نے حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے 25 سال مکمل کیے ان کے اس طویل سیاسی سفر کا آغاز 7 اکتوبر 2001 کو ہوا تھا، جب انہوں نے پہلی بار گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف لیا تھا۔

یوپی: آئی پی ایس افسران کے بڑے پیمانہ پر تبادلے

بستی، جونپور اور بلیا سمیت کئی اضلاع کے کپتان بدلے

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے پولیس انتظامیہ کو ہموار کرنے کے لیے انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) افسران کے بڑے پیمانے پر تبادلے کیے ہیں۔ ایک سرکاری ریلیز کے مطابق ریاست میں کل 20 پولیس افسران کو نئی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں اور ان کے دائرہ اختیار میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس ردوبدل کے ایک حصے کے طور پر، بستی ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) یشویر سنگھ کو جونپور کا نیا ایس پی مقرر کیا گیا ہے، جب کہ اوم ویر سنگھ، جو بلیا کے انچارج تھے، کو اب بستی ضلع کی کمان سونپی گئی ہے۔ ٹرانسفر لسٹ کے مطابق جونپور کے سبکدوش ہونے والے ایس پی کنور انوپم سنگھ کو لکھنؤ میں پی اے سی ہیڈ کوارٹر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ غازی پور کے ایس پی ایراج راجہ کو بلیا ضلع کی ذمہ داری دی گئی ہے، جب کہ جالون کے ایس پی ونے کمار سنگھ کا تبادلہ کر کے غازی پور کا نیا پولیس کپتان مقرر کیا گیا

ہے۔ سرکاری حکم نامے میں مظفر نگر، مؤ، باغپت، ہاپوڑ، اعظم گڑھ، بارہ بنکی اور بریلی جیسے بڑے اضلاع کے سربراہوں کا تبادلہ بھی شامل ہے۔ سرویش کمار مشرا کو مؤ ضلع کا نیا پولیس سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا ہے، جبکہ سورج کمار رائے کو مظفر نگر کا نیا سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس ایس پی) مقرر کیا گیا ہے۔ ضلعی سربراہوں کے علاوہ کئی اعلیٰ افسران کی ذمہ داریوں میں بھی ردوبدل کیا گیا ہے۔ اے ستیش گنیش کو ٹریفک اور روڈ سیفٹی، اتر پردیش کا نیا ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ADG) مقرر کیا گیا ہے، جبکہ بھگوان ایس سریواستو کو تکنیکی خدمات کے ساتھ کرائم ڈپارٹمنٹ کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آلوک راج نارائن کو ہردوئی سے متھرا ٹرانسفر کر دیا گیا ہے، جب کہ ڈی جی پی ہیڈ کوارٹر میں تعینات پورنیندو سنگھ کو باغپت کا چارج دیا گیا ہے۔ مدھون کمار سنگھ کو اعظم گڑھ سے ہاپوڑ اور سریش چندر راوت کو متھرا سے جالون ضلع میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

نوجوان نے پہلے لڑکی کو ماری گولی پھر خود بھی دے دی جان

آگرہ: (پی این ایس) یہاں کے صدر علاقے روہتا میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا ہے جہاں ایک نوجوان نے ایک لڑکی کو گولی ماردی اور پھر خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ نوجوان خاتون کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے اور اسے علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق نوجوان کی شناخت ارون کمار کے طور پر کی گئی ہے جو کہ اٹورا، مالپورہ کا رہنے والا ہے اور سائیا ٹول پر کام کرتا ہے۔ نوجوان خاتون کالونی میں اس سے ملنے آئی تھی جہاں اس کا ایک دوست بھی موجود تھا۔ نوجوان نے اسے گولی ماردی۔ اس کے بعد اس نے خود کو گولی مار کر موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ پولیس اس واقعہ کے سلسلے میں نوجوان خاتون اور نوجوان کے بارے میں تفصیلی معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔ واقعہ کے پیچھے محرکات کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔

سماجوادی چھاتر سبھا کے کارکنوں نے لکھنؤ یونیورسٹی میں کیا مظاہرہ

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی منگل کو دہلی میں حراست میں لئے جانے کے خلاف سماج وادی چھاتر سبھا کے کارکنوں نے بدھ کو لکھنؤ یونیورسٹی میں مظاہرہ کیا۔ اس دوران مظاہرین نے الیکشن کمیشن کے خلاف نعرے لگائے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو ان کے عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں اور پولیس کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ مظاہرین نے اعلان کیا کہ گیانیش کمار کے استعفیٰ تک سڑکوں سے ایوان تک جدوجہد جاری رہے گی۔ گیانیش کمار پر جمہوریت کے قتل کا الزام: مظاہرہ کر رہے پریم پرکاش نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر جمہوریت کے قتل کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ریاستوں اور مرکز میں بی جے پی کی حکومت بنانے میں مدد کے لیے کروڑوں ووٹ چوری کیے گئے۔ پریم

پرکاش نے الزام لگایا کہ پورا الیکشن کمیشن چیف الیکشن کمشنر کے کہنے پر بی جے پی کے لیے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے کارکن جمہوریت کو بچانے کے لیے سڑکوں سے ایوان نمائندگان تک لڑیں گے۔ ووٹ چوری کے معاملے پر الیکشن کمیشن کو گھیرا: مظاہرین نے کہا کہ ایس پی صدر اکھلیش یادو طویل عرصے سے ووٹ چوری کا معاملہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کے کئی بار ثبوت بھی فراہم کیے لیکن الیکشن کمیشن نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اب ایک انگریزی اخبار میں شائع رپورٹ کے بعد الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ کارکنوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے ہی اقتدار میں آ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے سڑکوں پر اترے ہیں۔ مظاہرین نے کہا کہ ان کے لیڈر اکھلیش یادو کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ احتجاجاً اب وہ جیل بھرو تحریک شروع کریں گے۔ کارکنوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ اس وقت تک آرام نہیں کریں گے جب تک گیانیش کمار استعفیٰ نہیں دیتے۔

ٹینک کی صفائی کے دوران زہریلی گیس سے 4 طلباء کی موت

متھرا: گروکل ٹینک حادثہ- اتر پردیش کے متھرا کے چیتنیہ بہار، ورنداون میں واقع مہارشی پانینی سنسکرت گروکل میں منگل کی رات ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ چار طالب علم جو 12 فٹ گہرے سمرسیبل پانی کے ٹینک کو صاف کرنے کیلئے نیچے گئے تھے زہریلی گیس میں سانس لینے کے بعد دم توڑ گئے۔ ایک اور طالب علم کی حالت تشویشناک ہے۔ ضلع مجسٹریٹ چندر پرکاش سنگھ کے مطابق طالب علم بدبو آنے کے بعد ٹینک کی صفائی کیلئے نیچے گئے تھے۔ ایک طالب علم پہلے اندر گیا لیکن گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔ باہر کھڑے طلبہ نے اسے بچانے کی کوشش کی اور ایک ایک کر کے ٹینک میں اترتے گئے لیکن وہ بھی بے ہوش ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں اور طلباء کو بچا کر اسپتال پہنچایا۔

ڈاکٹروں نے چاروں طالبعلموں کو مردہ قرار دے دیا۔ مرنے والوں کی شناخت جبل پور کے رہنے والے 20 سالہ منو کٹارے، مدھیہ پردیش کے رہنے والے 18 سالہ دیونش، میرٹھ کے رہنے والے 17 سالہ ویشو اور پریاگ راج کے رہنے والے 17 سالہ آرین پانڈے کے طور پر ہوئی ہے۔ 18 سالہ رودرکش کی حالت تشویشناک ہے اور اس کا علاج چل رہا ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم)، ایس ایس پی اور میونسپل کمشنر سمیت انتظامی افسران گروکل پہنچ گئے۔ انہوں نے زخمی طالب علم اور وہاں موجود دیگر طلباء سے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ ایس ایس پی شلوک کمار نے بتایا کہ گروکل کیمپس میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی بھی جانچ کی جائے گی۔

فیض اللہ گنج میں سیلاب کی شدت برقرار، خطرہ ٹلا نہیں

لکھنؤ: (پی این ایس) گومتی ندی میں غیر معمولی اضافے کے بعد لکھنؤ کے فیض اللہ گنج اور آس پاس کے علاقوں میں پیدا ہونے والی سیلابی صورتحال بدستور تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ متعدد محلے اب بھی پانی میں گھرے ہوئے ہیں اور کئی خاندان اپنے گھروں کو چھوڑ کر محفوظ مقامات، رشتہ داروں کے گھروں اور عارضی پناہ گاہوں کی طرف منتقل ہو چکے ہیں۔ اگرچہ بالائی علاقوں میں پانی کے دباؤ میں کمی کے آثار سامنے آئے ہیں اور گومتی کے پانی کے اترنے کی امید ظاہر کی جا رہی ہے، لیکن فیض اللہ گنج کے نشیبی علاقوں میں معمولات زندگی ابھی بحال نہیں ہوئے ہیں۔ فیض اللہ گنج کے داؤ نگر، ماما کالونی، پون وہار، درگا پوری، ملت نگر، اناپورنا نگر، رام وہار اور دیگر علاقوں میں پانی نے لوگوں کی زندگی کو شدید متاثر کیا ہے۔ بعض مقامات پر گھروں کے اندر تک پانی پہنچا ہوا ہے جبکہ کئی خاندان کئی دن تک اپنے گھروں میں محصور رہے۔ گزشتہ دنوں بعض علاقوں میں بجلی بھی حفاظتی طور پر بند کی گئی تا کہ پانی اور بجلی کے خطرناک امتزاج سے

حادثات کو روکا جا سکے۔ تازہ صورتحال میں ایک طرف گومتی کا پانی لکھنؤ میں بعض مقامات پر اب بھی بلند سطح پر ہے، دوسری طرف بالائی علاقوں کے گیج اسٹیشنوں پر پانی کی سطح میں کمی کے آثار ملنے کے بعد ماہرین اور محکمہ آبپاشی کو امید ہے کہ سیلابی لہر اب آہستہ آہستہ نیچے کی طرف گزر رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی اترنے کی امید ضرور پیدا ہوئی ہے، لیکن فیض اللہ گنج کے ہر علاقے میں پانی فوری طور پر کم ہو گیا ہے، ایسا کہنا ابھی درست نہیں ہوگا۔ سیلاب نے صرف سڑکوں اور گلیوں کو ہی متاثر نہیں کیا بلکہ لوگوں کی گھریلو زندگی بھی شدید متاثر ہوئی ہے۔ گھروں میں پانی داخل ہونے سے فرنیچر، برقی آلات، کپڑے، ضروری سامان اور دیگر اشیا کو نقصان پہنچا ہے۔ متعدد خاندان اپنے ضروری سامان کے ساتھ محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہوئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق فیض اللہ گنج سمیت متاثرہ علاقوں میں بڑی تعداد میں مکانات سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ انڈین ایکسپریس نے لکھنؤ کے متاثرہ علاقوں میں تقریباً 40 ہزار گھروں کے متاثر ہونے کا اندازہ رپورٹ کیا ہے۔ پانی میں گھرے علاقوں میں لوگوں کے آنے جانے اور امدادی سامان پہنچانے کے لیے کشتیاں چلائی جا رہی ہیں۔

ٹرک سے ٹکرائی تیز رفتار ارٹیگا، 3 ٹینس کھلاڑیوں کی موت، 3 شدید زخمی

سلطانپور: (پی این ایس) پوروانچل ایکسپریس وے پر بدھ کی صبح ایک دردناک سڑک حادثے میں 3 نوجوان ٹینس کھلاڑیوں کی موت ہو گئی، جبکہ 3 دیگر افراد شدید زخمی ہیں۔ حادثہ ایکسپریس وے کے مائل اسٹون 97.500 کے قریب صبح تقریباً پانچ بجے پیش آیا۔ اطلاع کے مطابق ارٹیگا کار میں 6 افراد سوار تھے۔ سبھی لوگ لکھنؤ میں ٹینس ٹورنامنٹ کھیلنے کے بعد دیوریا واپس لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران تیز رفتار کار آگے چل رہے ایک ٹرک کے پیچھے جا گھسی۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ کار بری طرح تباہ ہو گئی۔ حادثے میں دیوریا کے لار تھانہ علاقے کے لکھورا کے

رہنے والے نتیا پرجاپتی (22)، عرفان انصاری (20) اور انیکیت (24) کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ بتایا گیا ہے کہ تینوں پیشہ ور ٹینس کھلاڑی تھے اور لکھنؤ میں منعقدہ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے بعد اپنے گھر واپس لوٹ رہے تھے۔ زخمی جیتو شرما کے مطابق سفر کے دوران سبھی لوگ سو رہے تھے۔ اسی وجہ سے اچانک ہوئی ٹکر کے بارے میں کسی کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا۔ حادثے کے بعد موقع پر چیخ و پکار مچ گئی۔ حادثے میں کار سوار آنند یادو (23)، تیر بزرگ باشندہ راجو (22) اور مغربی بنگال کے بیر بھوم ضلع کے جموئی باشندہ جناردن کے بیٹے جیتو شرما (30) شدید زخمی ہوئے ہیں۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمیؒ کے سانحۂ ارتحال پر مختلف تنظیموں نے پیش کیا اظہار تعزیت

بارہ بنکی (پریس ریلیز) معروف عالمِ دین حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کے انتقال پر **جمعیت علماء ہند، ضلع بارہ بنکی** کی جانب سے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا ہے۔ جمعیت علماء ہند کے ضلع صدر قاری حکیم محمد اللہ نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کا انتقال علمی دنیا کے لیے ایک بڑا خسارہ ہے۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے، جس کا ذائقہ ہر ذی روح کو چکھنا ہے، لیکن کسی صاحبِ علم وفضل کا دنیا سے رخصت ہونا بلاشبہ ایک بڑے علمی خلا کا سبب بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ نے علم وادب اور دینی خدمات کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کا انتقال اہلِ علم ودانش کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ جمعیت علماء ہند کے ضلع جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ نہایت نیک، ملنسار، متقی اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے انتقال سے علمی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے مستقبل قریب میں پُر کرنا آسان نہیں ہوگا۔ انہوں نے مرحوم کے اہلِ خانہ، متعلقین اور شاگردوں سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ وہیں دوسری طرف جامعہ دار الرشاد بنکی میں بھی تعزیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے کسی بھی جاندار کو مفر نہیں، کل من علیہا فان، کے تحت ہر کسی کو اس دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف کوچ کرنا ہے، اس حقیقت سے نہ تو انبیاء کرام مستثنیٰ ہیں اور نہ ہی کوئی عام انسان بادشاہ ہو یا فقیر، اولیاء اللہ ہوں یا علماء بطورِ خاص علماء کا دنیا سے اٹھ جانا گویا کہ ایک جہان کی موت ہے۔ جامعہ دار الرشاد بنکی کے مہتمم مولانا سید عبدالحمید قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء بارہ بنکی نے مذکورہ خیالات کا اظہار کیا۔ جامعہ دار الرشاد کے ناظم تعلیمات مولانا سید محمد اظہر قاسمی نے تعزیتی نشست کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سعید الرحمان اعظمی کی وفات ایک علمی ادبی دور کا خاتمہ ہے۔ مولانا اعظمی کی وفات سے دنیائے صحافت میں ایک عظیم خلاء پیدا ہو گیا ہے مولائے کریم نعم البدل عطاء فرمائے، اس موقع پر مولانا عبدالقدوس قاسمی، مولانا مسعود احمد قاسمی، مولانا افتخار قاسمی، ماسٹر محمد اکرم، حافظ محمد سعید، قاری ابوبکر، حافظ شعیب ودیگر حضرات موجود رہے۔ یہ اطلاع جمیت علماء ہند کے ضلع میڈیا انچارج قاری نجم الحسن نے دی ہے۔

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم معروف عالم دین فاضل نبیل مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کا انتقال پر ملال بلا شبہ علمی حلقوں میں زبردست خلا کا احساس ہے جس کی وجہ سے **جمعیتہ علماء ضلع بستی اترپردیش** کے اراکینِ مجلس منتظمہ نے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے حق میں دعاء مغفرت اور کلمات دعائیہ سے ایصالِ ثواب کی ۔جمعیۃ علماء ضلع بستی کے صدر مولانا ظہیر انوار قاسمی مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ بستی نے مولانا اعظمی کی وفات کو ایک انقلاب آفریں عہد کا خاتمہ قرار دیا اور ان کے لئے دعاء مغفرت کی مولانا ظہیر انوار قاسمی نے مولانا مرحوم کی ملی، علمی، ادبی، تصنیفی اور صحافتی خدمات کو شاہکار بتاتے ہوئے نئی نسلوں کے لئے نشان راہ بتایا۔ مدرسہ عربیہ اشرف العلوم ہتوابازار بستی کے مہتمم مولانا قیام الدین القاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بستی نے کہا کہ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی جیسی علمی ادبی عبقری شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے مولانا قاسمی نے مولانا مرحوم کی ادبی تصنیفی تعارفی اور سوانحی خاکہ کو سامنے رکھتے ہوئے ایک سوانح نگار کے حوالے سے مختصراً اپنے پریس نوٹ میں کہا کہ مشہور مصنف وادیب وصحافی اور داعی ومعلم وخطیب مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی بن حضرت مولانا محمد ایوب اعظمی رحمہ اللہ جامعہ مفتاح العلوم مؤ سے فراغت کے بعد1952ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں مزید تحصیل علم کے لیے آئے، اور یہاں کے اساتذہ حضرت مولانا شاہ محمد حلیم عطا سلونوی شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء، مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی صاحب مصباح اللغات، ڈاکٹر عبداللہ عباس ندویؒ، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی وغیرہ سے علم وادب میں امتیازی حیثیت سے کسب فیض کیا، ان کے رفقاء درس میں مولانا سید محمد الحسنی

مرحوم بانی مدیر ''البعث الاسلامی''، مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری، مولانا سید احتشام احمد ندوی، مولانا سید احمد علی حسنی ندوی وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔1954ء میں وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فارغ ہوئے، اور پھر استاد مقرر ہوگئے۔1955ء میں جب ''البعث الاسلامی'' مولانا سید محمد الحسنی مرحوم نے لکھنؤ سے نکالا تو ان کے ساتھ شریک ادارت رہ کر اس کی توسیع اشاعت میں بڑا حصہ لیا، اور اپنے مضامین سے رسالہ کو طاقت پہنچائی۔1979ء میں ان کی وفات کے بعد اس کے مدیر اعلیٰ ہوئے اور ان کے شریک ادارت مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی ہوئے، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے ساتھ ادیب دوم کی حیثیت سے کلیۃ اللغۃ العربیۃ وآدابہا کی ترقی میں بڑا حصہ لیا اور ان کے مہتمم ہونے کے بعد ادیب اول قرار پائے، اور صدر شعبہ عربی کی حیثیت سے گراں قدر خدمات پیش کیں، ان کے ندوۃ العلماء کے ناظم منتخب ہونے پر2000ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم ہوئے، اور تا حال اس منصب پر فائز ہیں، اس منصب سے پہلے بھی وہ مشرف کی حیثیت سے اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں، اپنی عربی تحریر وتقریر اور دعوتی وصحافتی خدمات سے وہ عالم عرب میں متعارف ومقبول ہیں۔ اور عالم اسلامی کی جانی پہچانی شخصیت ہیں، ان کو زمانہ طالب علمی سے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمہ اللہ علیہ کی سرپرستی حاصل رہی، ان کے ہی ایماء سے انہوں نے نحو وبلاغت میں خصوصی استفادہ کے لیے ان کے استاد علامہ تقی الدین ہلالی مراکشی رحمۃ اللہ کی خدمت میں کچھ وقت عراق میں گزارا اور شام بھی گئے، اس کے علاوہ جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، ترکی وغیرہ۔ دوسرے ممالک کے وہ اہم دعوتی سفر کر چکے ہیں، اور تصنیفات کا ایک بڑا ذخیرہ پیش کر چکے ہیں، جن میں ''48 سال شفقتوں کے سائے میں'' ان کی کتاب اس اعتبار سے بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی ایک جامع سوانح آگئی ہے۔ اراکینِ جمعیۃ علماء ضلع بستی نے تعزیت مسنونہ پیش کرتے ہوئے مولانا اعظمی رحمہ اللہ کے لئے دعاء مغفرت کی اور ان کے حق میں خراج عقیدت پیش کیا تعزیت کنندگان میں ضلع نائب صدر مولانا عبدالحلیم مظاہری، مولانا وصی اللہ قاسمی، ضلع نائب صدر مولانا محمد علی مفتاحی، ضلع خازن مولانا حفیظ الرحمٰن قاسمی، ضلع خازن مولانا حفیظ الرحمٰن قاسمی، ضلع معاون خزانچی مولانا مہر علی مظاہری، تحصیل صدر ہریا مولانا نبی سرور قاسمی، صدر بنکٹی بلاک مولانا شہاب الدین القاسمی، مفتی شہزاد احمد قاسمی، صدر تحصیل بستی صدر مولانا محمد احمد قاسمی، صدر تحصیل رودھولی مفتی سعید احمد مظاہری، تحصیل صدر رودھولی مولانا محمد صدیق صدیقی، حافظ وصی اختر، شہر صدر بستی ڈاکٹر منصور احمد قاسمی، معاون سکریٹری مولانا حمید اللہ قاسمی، مولانا ارشد اللہ مفتاحی، تحصیل سکریٹری مولانا محمد امجد ندوی، مولانا شبیر احمد مظاہری، مولانا شفیق الرحمٰن قاسمی، مولانا نعیم احمد قاسمی تحصیل خازن حافظ شمیم احمد، خورشید بھائی ممبر ضلع پنچایت بستی صاحبان کے علاوہ دوسرے اراکین علماء کرام شریک غم رہے۔

لکھنو: ندوۃ العلماء کی طویل اور تابندہ علمی روایت کے بزرگ امین و ترجمان کے انتقال پر **سید شاہ واصف حسن واعظی** نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے تقریباً 70 برس تک تعلیم، تدریس، تحقیق وتصنیف اور بالخصوص البعث الاسلامی کے ذریعے عربی صحافت و ادب کی گراں قدر خدمت انجام دی اور اپنے پیچھے ایک قیمتی علمی ورثہ چھوڑا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم سے ان کا خصوصی عقیدت کا تعلق تھا، کیونکہ ان کے والد مرحوم مولانا سید فضل الرحمٰن واعظی کی نمازِ جنازہ بھی انہی نے پڑھائی تھی۔ ان کے انتقال سے ندوۃ العلماء ہی نہیں بلکہ پوری علمی دنیا ایک نمایاں علمی شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ سید شاہ واصف حسن واعظی نے مرحوم کے لیے مغفرت، بلندیٔ درجات اور شرفِ قبولیت کی دعا کی۔

لکھنؤ: دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی رح کے انتقال پر ندویز گروپ کے کوارڈینیٹر **ڈاکٹر مسیح الدین خان ندوی** نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا ہمارے استاد تھے، ان سے مجھے پڑھنے کا شرف رہا ہے، ان کے انتقال سے ذاتی طور پر مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے، مجھے بہت قاعدے سے یاد ہے کہ حضرت مولانا ہمارے ایک سیمنار کے تعلیمی پروگرام میں لکھنؤ یونیورسٹی تشریف لائے تھے، اور بہت قیمتی کلمات سے سیمنار میں شرکاء کو نوازا تھا، وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ کے بھی شان تھے، ان کے انتقال سے ایک خلا واقع ہوگیا ہے جس کو پر کر پانا ناممکن تو نہیں مشکل ضرور ہے۔

جامع مسجد کرما بازار میں دارالقضاء وتفہیمِ شریعت کے عنوان سے بیداری پروگرام

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) جامع مسجد کرما بازار، تحصیل بانسی، ضلع سدھارتھ نگر میں "افتتاحِ دارالقضاء ضلع سدھارتھ نگر و تفہیمِ شریعت" کے عنوان سے ایک اہم اور بیداری پر مبنی پروگرام منعقد ہوا، جس میں علاقے کے تقریباً 15 گاؤں سے لوگوں نے شرکت کی۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد ساجد صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ، مہتمم مدرسہ فیضِ ہدایت، رامپور، یوپی، نے اپنے پرمغز اور فکر انگیز خطاب میں تفہیمِ شریعت، احکامِ شریعت اور دارالقضاء کی ضرورت واہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے عوام کو بتایا کہ خاندانی، ازدواجی اور دیگر شرعی معاملات میں شریعت کی رہنمائی حاصل کرنا کس قدر اہم ہے اور دارالقضاء ایسے معاملات کے حل کے لیے ایک مؤثر اور مفید شرعی ادارہ ثابت ہو سکتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے موجودہ عدالتی نظام کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی مختلف عدالتوں، بالخصوص ڈسٹرکٹ کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں مقدمات کا بہت بڑا بوجھ موجود ہے۔ ایسے حالات میں باہمی تنازعات اور خاندانی معاملات کو شرعی اصولوں کے مطابق باوقار، کم خرچ اور نسبتاً کم وقت میں حل کرنے کے لیے دارالقضاء کا نظام ایک اہم معاون ذریعہ بن سکتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ دارالقضاء کا مقصد عدالتی نظام کا متبادل بننا نہیں، بلکہ شرعی نوعیت کے معاملات میں لوگوں کی دینی رہنمائی اور باہمی تنازعات کے حل میں معاونت فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی نگرانی و رہنمائی میں ضلع سدھارتھ نگر میں دارالقضاء کا قیام ایک اہم دینی و سماجی ضرورت کی تکمیل کی جانب قدم ہے، جس کے ذریعے عوام اپنے شرعی معاملات کے سلسلے میں اہلِ علم اور شرعی ماہرین سے رہنمائی حاصل کر سکیں گے۔ پروگرام کے دوران 22 اکتوبر کو رائل گرین لان، بانسی میں منعقد ہونے والے افتتاحی پروگرام کے حوالے سے بھی تفصیلی رہنمائی دی گئی۔ شرکاء و بتایا گیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اہم قائدین و ذمہ داران ضلع سدھارتھ نگر تشریف لا رہے ہیں، اس لیے یہ عوام کے لیے ایک اہم موقع ہے کہ وہ خود پروگرام میں شریک ہو کر قائدین کی گفتگو براہِ راست سنیں اور دارالقضاء وتفہیمِ شریعت کے سلسلے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔

مجلس سویم آج مسجد لال کوٹھی میں

لکھنؤ: برائے ایصال ثواب ایک مجلس مرحومہ پیارے جانیہ بنت مرحوم شجاعت حسین کی سویم کی مجلس، آج بعد نماز مغریب بمقام مسجد لال کوٹھی منصور نگر میں منعقد ہوگی۔ جس مجلس کو مولانا سیّد غلام حسین زیدی صدف جونپوری خطاب فرمائیں گے. جس میں جملہ مومنین و مومنات سے شرکت کی گزارش ہے. مرحومہ کا انتقال گزشتہ روز لمبی بیماری کے بعد ہوا تھا. تدفین راجہ جی پورم واقع کربلا امداد حسین خاں میں کثیر تعداد میں مومنین کی موجودگی میں ہوئی تھی۔

احمد آباد میں گرجے ڈاکٹر شیخ - ہر ووٹر کو 5100 پنشن دلانا ہی ہمارا انصاف، بیلٹ پیپر سے ہوانتخاب

احمد آباد/متھرا۔ ونچت سماج انصاف پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر شیخ نے کہا کہ اگر ان کی پارٹی اقتدار میں آتی ہے تو ملک کے ہر ووٹر کے لیے

5,100؟ ماہانہ ووٹر پنشن اسکیم لاگو کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے دوران لیڈران ووٹ مانگتے ہیں، لیکن انتخاب جیتنے کے بعد عام ووٹروں کے مسائل بھول جاتے ہیں۔ پارٹی کا مقصد غریب، مزدور، کسان، دلت، پسماندہ، نوجوانوں اور اقلیتوں کے حقوق کی آواز بلند کرنا ہے۔ قومی صدر ڈاکٹر شیخ احمد آباد پہنچے۔ ایئرپورٹ پر گجرات کے صوبائی صدر صابر قادری کی قیادت میں پارٹی کارکنوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ اس کے بعد ان کا قافلہ سرکٹ ہاؤس پہنچا جہاں کانفرنس ہال میں منعقدہ پروگرام میں سینکڑوں کارکنوں نے قومی صدر ڈاکٹر شیخ، قومی ترجمان ناصر خان اور مہاراشٹر کے صوبائی صدر مولانا عثمان کا پرجوش استقبال کیا۔ پورا ہال 'ونچت سماج انصاف پارٹی زندہ باد' کے نعروں سے گونج اٹھا۔ کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر شیخ نے مرکزی حکومت کو سخت نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں غریب، مزدور، کسان، دلت، پسماندہ طبقات، بے روزگار نوجوان اور مسلم سماج سمیت تمام طبقات پریشان ہیں۔ مہنگائی اور بے روزگاری عروج پر ہے۔ ملک میں نفرت کی سیاست پھیلائی جا رہی ہے۔ مرکز کی حکومت سرمایہ داروں کے لیے کام کر رہی ہے، اور عام غریب ووٹر کو پوری طرح بھول چکی ہے۔

جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ کے وفد کی نئے ضلع مجسٹریٹ سے خیر سگالی ملاقات

بہرائچ: (ایس ایم ایس زیدی) جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ کے ایک وفد نے نئے ضلع مجسٹریٹ سے خیر سگالی ملاقات کی۔ اس موقع پر ضلع کے مختلف اہم امور اور باہمی تعاون کے حوالے سے خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی۔ ملاقات کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے دارالعلوم دیوبند سے اپنی واقفیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ دارالعلوم دیوبند اور وہاں کے ممتاز اساتذہ و علماء سے واقف رہے ہیں۔ انہوں نے خصوصاً مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب، مولانا انظر شاہ کشمیری اور ڈاکٹر نواز دیوبندی کا ذکر کرتے ہوئے ان بزرگوں کو نیک اور صالح شخصیات قرار دیا اور کہا کہ ان سے متعلق ان کی اچھی یادیں وابستہ ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے وفد کے ارکان، بالخصوص مولانا قاری زبیر احمد قاسمی اور مولانا محمد عنایت اللہ قاسمی، سے دارالعلوم دیوبند اور ان کے تعلق کے حوالے سے بھی گفتگو کی۔ اس دوران جمعیۃ علماء اور دارالعلوم دیوبند کی علمی وملی خدمات کے ساتھ ملک کی آزادی کی جدوجہد میں ان کے کردار کا بھی تذکرہ ہوا۔ قاری زبیر احمد قاسمی نے ڈی ایم کو بتایا کہ جامعہ نور العلوم سے وابستہ دو معروف شخصیات، مولانا محمد سلامت اللہ بیگ اور مولانا کلیم اللہ نوری رحمہما اللہ، نے ملک کی آزادی کے لیے نمایاں قربانیاں پیش کیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو بھی جامعہ نور العلوم تشریف لا چکے ہیں اور ادارے کے حوالے سے اپنے تاثرات معائنہ بک میں درج کر چکے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے حضرت مولانا قاری زبیر احمد قاسمی اور حافظ محمد سعید اختر نوری کے مجاہدینِ آزادی کے خانوادے سے تعلق رکھنے پر خوشی کا اظہار کیا اور اسے باعثِ مسرت قرار دیا۔ انہوں نے وفد کی آمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کا یہاں تشریف لانا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ ملاقات کے اختتام پر وفد نے ضلع مجسٹریٹ کو نئی ذمہ داری سنبھالنے پر نیک خواہشات پیش کیں اور امید ظاہر کی کہ ان کی قیادت میں ضلع بہرائچ میں انتظامیہ اور عوام کے درمیان باہمی اعتماد، تعاون اور خیر سگالی کا ماحول مزید مضبوط ہوگا۔ ڈی ایم سے ملاقات کے لیے گئے وفد کی قیادت مولانا قاری زبیر احمد قاسمی نے کی، جبکہ دیگر ارکان میں حافظ محمد سعید اختر نوری، مولانا محمد عنایت اللہ قاسمی، مولانا محمد کلیم ندوی، مفتی عبدالوحید قاسمی، مفتی سفیان احمد قاسمی اور مولانا سالم حیات اللہ نوری خصوصیت سے شامل رہے۔

تیز بارش کے درمیان ایس ڈی ایم کی اپیل محتاط رہیں، محفوظ رہیں

بہرائچ (نامہ نگار) مہی پورواعلاقے میں اچانک موسم نے کروٹ لی۔ آسمان پر گھنے کالے بادل چھاگئے اور تیز بارش شروع ہوگئی۔ مسلسل ہو رہی بارش کے پیش نظر ایس ڈی ایم مہی پوروا (موتی پور) مونالیسہ جوہری نے علاقے کے لوگوں سے خصوصی احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔ ایس ڈی ایم نے کہا کہ بارش کے دوران لوگ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کریں۔ دریاؤں، نالوں، تالابوں، آبی ذخائر اور پانی جمع ہونے والی جگہوں کے آس پاس جانے سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔ خاص طور پر دریا اور دیگر آبی ذرائع کے قریب رہنے والے خاندان موسم کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے اضافی احتیاط برتیں۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ بچوں کو دریاؤں، نالوں، تالابوں اور پانی جمع ہونے والی جگہوں سے دور رکھیں اور انہیں ایسی جگہوں پر اکیلے نہ جانے دیں۔

بارش کے دوران بچوں کی حفاظت میں کسی بھی قسم کی لاپروائی نہ برتیں۔ ایس ڈی ایم نے کہا کہ تیز بارش اور گرج چمک کے دوران درختوں، خستہ حال عمارتوں، بجلی کے کھمبوں اور بجلی کے تاروں سے دور رہیں۔ کھلی جگہوں پر کھڑے ہونے اور درخت کے نیچے پناہ لینے سے گریز کریں۔ پانی جمع ہونے والی سڑکوں پر گاڑی لے کر جاتے وقت بھی احتیاط برتیں۔ اگر کہیں بجلی کا تار ٹوٹ کر گرا ہوا نظر آئے تو اسے چھونے کی کوشش نہ کریں اور فوری طور پر متعلقہ محکمہ کو اطلاع دیں۔ ایس ڈی ایم مونالیسہ جوہری نے کہا کہ انتظامیہ موسم کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور عوام کی حفاظت کو اولین ترجیح دی جا رہی ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں گھبرانے کے بجائے صبر وتحمل سے کام لیں اور فوری طور پر مقامی انتظامیہ، پولیس یا متعلقہ آفات سے نمٹنے والے امدادی و بچاؤ کے نظام کو اطلاع دیں۔

اے ایم یو میں طلبہ یونین کی بحالی کے مطالبے پر بھوک ہڑتال 17 ویں روز میں داخل

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں طلبہ یونین کی بحالی کے مطالبے کو لے کر جاری بھوک ہڑتال بدھ کے روز 17 ویں دن میں داخل ہوگئی۔ بھوک ہڑتال پر بیٹھے طالب علم یاسر فہد کی طبیعت مسلسل خراب ہونے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ احتجاج کرنے والے طلبہ کے مطابق یاسر فہد نے ایک بیان دیا ہے، جسے وہ ''ڈائنگ ڈیکلریشن'' قرار دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر بھوک ہڑتال کے دوران یاسر فہد کو کچھ ہوتا ہے تو اس کی ذمہ داری اے ایم یو کے پراکٹر ناوید، وائس چانسلر نعیمہ خاتون اور یونیورسٹی انتظامیہ پر ہوگی۔ تاہم، ان الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ اے ایم یو کے بڑی تعداد میں طلبہ اس احتجاج میں شامل ہیں اور طلبہ یونین کی بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ احتجاج کے دوران گزشتہ رات تقریباً ایک بجے بیگم عزیز النسا گرلز ہاسٹل سے طالبات کے احتجاجی مقام پر پہنچنے کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے۔ مظاہرین کے مطابق طالبات نے ہاسٹل سے باہر آکر

یاسر فہد اور دیگر بھوک ہڑتال کرنے والے طلبہ کی حمایت کی۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ یاسر فہد کی صحت دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے، لیکن یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے ابھی تک کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ طلبہ نے سوال اٹھایا ہے کہ آخر انتظامیہ کب تک خاموش رہے گی اور کیا ایک طالب علم کی زندگی کی کوئی اہمیت نہیں ہے؟ احتجاج کرنے والے طلبہ نے یونیورسٹی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ معاملے میں فوری مداخلت کی جائے اور طلبہ کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

2027 میں صوبہ میں سماجوادی پارٹی حکومت سازی کر یگی: رگھوبیر یادو

سلطانپور (نامہ نگار): سماجوادی پارٹی کے ضلع صدر رگھوبیر یادو اور دیگر سماجوادی لیڈران نے آج راگونی پیلس میں پریس

کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ 2027 میں سماجوادی پارٹی صوبہ میں حکومت سازی کرنے جا رہی ہے۔ ضلع صدر رگھوبیر یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے ایس آئی آر کے نام پر بدعنوانیاں سامنے آئی ہیں جنکو عیاں کرنے کے لئے ہم لوگ مرکزی قیادت کی ایما پر پریس کانفرنسیں کر کے عوام کو بیدار کر رہے ہیں۔ رگھوبیر یادو نے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر رگھوبیر یادو سے ہم لوگ وضاحت چاہتے ہیں کہ ایس آئی آر کے نام پر اس قدر بڑے پیمانے پر ووٹروں کے نام کیوں کاٹے گئے۔ سابق ممبر اسمبلی ارون ورما نے کہا کہ ہر ہندوستانی شہری کا یہ حق ہے کہ وہ ووٹ دے اسے ووٹ دینے کے اختیار سے محروم کر دینا ملک کے دستور اور آئین کی خلاف ورزی ہے۔ پریس کانفرنس کو دیگر سماجوادی پارٹی کے ضلعی لیڈران تیجندر سنگھ بگا، شیام لال نشاد، شکیل احمد سونو سنگھ، صلاح الدین خان اور پورضوان نے بھی مخاطب کیا۔

تین شاطر بین ضلعی موٹر سائیکل چور گرفتار۔ نیپال میں فروخت کرتے تھے بائیک

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) تھانہ کوتوالی پولیس نے موٹر سائیکل چوری کرنے والے اور گاڑیوں کے پرزے الگ کر کے فروخت کرنے والے گروہ کے تین 3 شاطر چوروں کو موڑ گھاٹ پنچایت بھون کے پاس سے گرفتار کرلیا اور ان کے قبضہ سے 4 موٹر سائیکلیں جبکہ 10 دس کٹی ہوئی موٹر سائیکلیں کے ساتھ ایک عدد پک اپ بھی برآمد کیا ہے کوتوالی

پولس نے بتایا کہ ان کے خلاف تھانہ مقدمہ جرائم نمبر 2026/445 دفعہ 303(2) BNS، دفعات کے تحت درجنوں مقدمہ درج ہے۔ پولس نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے عدالت روانہ کیا جہاں سے انہیں جیل بھیج دیا گیا گرفتار ملزمان میں راجو گپتا ولد بلگو رام موضع مبارک پور، تھانہ کوتوالی ٹانڈہ، ضلع امبیڈکر نگر۔ راجیش کمار ولد گھنشیام گپتا موضع نگر بازار، تھانہ نگر، ضلع بستی۔ رنگی لال گپتا ولد رام اودھ گپتا اکسڑا، تھانہ نگر، ضلع بستی۔ شامل ہیں پولس نے بتایا کہ شب کے گشت کے دوران دو مشکوک موٹر سائیکل سواروں اور ایک پک اپ کو جاتے ہوئے روک کر چیک کیا گیا۔ تینوں افراد مشکوک معلوم ہوئے جن سے سختی سے پوچھ گچھ کی گئی اور گاڑیوں کو چیک کیا گیا۔ دونوں موٹر سائیکلوں اور پک اپ پر لدی ہوئی دو دیگر موٹر سائیکلوں کے ساتھ کل چاروں کا چوری شدہ ہونا ثابت ہوا۔ پک اپ کے اندر باڈی میں 10 موٹر سائیکلوں کے انجن نمبر پلیٹ اور دیگر پرزے برآمد ہوئے۔ پولس نے مزید بتایا کہ یہ لوگ موٹر سائیکلیں نیپال فروخت کرنے کے لیے جا رہے تھے۔ پوچ گچھ کے دوران ملزمان نے اپنے نام بالترتیب راجو گپتا، راجیش کمار اور رنگی لال گپتا بتائے۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ وہ شہر اور آس پاس کے علاقوں سے موٹر سائیکلیں چوری کر کے گرائنڈر مشین سے کاٹ کر پرزے الگ کرتے تھے اور زیادہ تر انہیں نیپال لے جا کر بیچتے تھے۔ آج وہ تمام موٹر سائیکلیں اور پرزے پک اپ پر لاد کر فروخت کرنے کی غرض سے نیپال جا رہے تھے کہ آپ لوگوں نے پکڑ لیا۔ گرفتار کرنے والی پولیس ٹیم میں انچارج انسپکٹر کوتوالی برج آنند سنگھ، ضلع بستی۔ چوکی انچارج بڑے ون، سب انسپکٹر جتیندر کمار سنگھ، تھانہ کوتوالی، ضلع بستی۔ چوکی انچارج جیل گیٹ، سب انسپکٹر بلی رام گوڑ، تھانہ کوتوالی، ضلع بستی۔ چوکی انچارج سول لائن، سب انسپکٹر رتیش چنچل پانڈے، تھانہ کوتوالی، ضلع بستی۔ ہیڈ کانسٹیبل شیلیش شرما، کانسٹیبل دیویندر گپتا، کانسٹیبل آدتیہ ورما، کانسٹیبل وجے یادو، کانسٹیبل آدتیہ پال، کانسٹیبل راجو یادو، کانسٹیبل مکیش ساہنی تھانہ کوتوالی، ضلع بستی شامل رہے۔

اسپیشل سکریٹری نوڈل افسر نے ترقیاتی کاموں کا لیا جائزہ معیار میں بہتری لانے کی دی ہدایت

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) اتر پردیش حکومت کے پنچایت راج کے اسپیشل سکریٹری اور ضلع کے نامزد نوڈل افسر راجیش تیاگی کی صدارت میں کلکٹریٹ ہال میں ایک جائزہ میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں خواہش مند ترقیاتی بلاک ہرریا، کدرہا، سلٹوا گوپال پور اور وکرم جوت میں جاری ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں مختلف محکموں کے تحت چلنے والی اسکیموں کی پیش رفت کا نکتہ بہ نکتہ جائزہ لیا گیا اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ نوڈل افسر نے چاروں خواہش مند ترقیاتی بلاک میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ترقیاتی معیارات اور اشاریوں کی بنیاد پر اب تک کی گئی پیش رفت کی جانکاری حاصل کی۔ انہوں نے تعلیم، صحت، غذائیت، زراعت، پینے کے پانی، صفائی، روزگار، دیہی ترقی اور بنیادی سہولیات سے متعلق اسکیموں کا جائزہ لیتے ہوئے افسران کو طے شدہ اہداف کو مقررہ وقت میں پورا کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ خواہش مند ترقیاتی بلاکس کا بنیادی مقصد ترقی کے مختلف معیارات میں بہتری لا کر عام لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ اس کے لیے تمام متعلقہ محکمے باہمی تال میل قائم کرتے ہوئے پوری سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ کام کریں۔ انہوں نے خاص طور پر ان شعبوں پر توجہ دینے کو کہا جہاں طے شدہ اہداف کے مقابلے پیش رفت نسبتاً کم ہے۔ ایسے نکتوں کی نشاندہی کر کے موثر ایکشن پلان تیار کیا جائے اور اسی کے مطابق کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ حکومت کی فلاحی اسکیموں کا فائدہ مستحقین تک شفاف اور مقررہ وقت میں پہنچایا جائے۔ ترقیاتی کاموں کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے اور محکمے کے افسران اسکیموں کی پیش رفت کا خود موقع پر جا کر معائنہ کریں اور ان کے معیار کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ خواہش مند ترقیاتی بلاکس کے طے شدہ اشاریوں میں بہتری کے لیے باقاعدہ جائزہ لیتے ہوئے زیر التوا کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرایا جائے۔ ساتھ ہی ترقیاتی کاموں میں پیش آنے والی مشکلات کا باہمی تال میل سے فوری حل نکالا جائے۔

حماس اور جہاد اسلامی کی قیادت کی قاہرہ میں غزہ اور غرب اردن کی صورتحال اور قومی مذاکرات پر بات چیت

قاہرہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' اور تحریک جہاد اسلامی نے مصری دارالحکومت قاہرہ میں غزہ کی پٹی اور مقبوضہ مغربی کنارے کے حالات کی پیش رفت کے ساتھ ساتھ سیاسی امور اور فلسطینی قومی مذاکرات کے عمل کو آگے بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ ملاقات ایک ایسے اجلاس کے دوران ہوئی جس میں زا※ر جبارین کی قیادت میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ایک وفد اور تحریک کے سیکرٹری جنرل زیاد النخالہ کی قیادت میں تحریک جہاد اسلامی کے ایک وفد نے شرکت کی۔ ملاقات میں مسئلہ فلسطین سے جڑے سیاسی اور میدانی حالات کے علاوہ موجودہ صورتحال کے مقابلے میں فلسطینی عوام کی ثابت قدمی کی حمایت کے طریقوں پر گفتگو کی گئی۔ فریقین نے مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی طرف سے ہونے والے جرائم پر بھی بات کی، جس میں نو آبادیاتی پھیلاؤ اور یہودی آباد کاروں کے حملے شامل ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مسجد اقصی کے خلاف مسلسل دھاوے اور پامالیاں بھی زیر بحث آئیں گے۔ دونوں وفود نے فلسطینی قومی مذاکرات کے عمل کو آگے بڑھانے اور فلسطینی دھڑوں اور قوتوں کے درمیان فاصلے مٹانے کے طریقوں پر بھی غور کیا، تاکہ فلسطینی عوام کے اتحاد کو تقویت ملے اور ان کے قومی مفادات کی تکمیل ہو، اس کے علاوہ موجودہ مرحلے سے متعلق کئی دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کا ایک وفد پہلے ہی سات اکتوبر سنہ 2026ء کو قاہرہ پہنچ چکا تھا، جو اندرونی فلسطینی قومی مذاکرات کی پہل قدمیوں کے حوالے سے مشاورت کو مکمل کرنے کے دائرہ کار میں تھا۔ وٗیہ سرگرمیاں قاہرہ میں ایک جامع فلسطینی مذاکرات کی تیاری کے لیے ہونے والی مشاورت کے ساتھ ہو رہی ہیں، جو جبریل الرجوب اور محمد اشتیہ کے دورہ مصر کے بعد انجام پائیں، جن کا مقصد مصری حکام اور فلسطینی دھڑوں کے ساتھ مشاورت کرنا تھا تاکہ مذاکرات کے آغاز کی راہ ہموار کی جا سکے۔ مصری کوششیں قاہرہ میں منعقدہ پچھلی نشستوں پر مبنی ہیں، جن میں چودہ جنوری سنہ 2026ء کو منعقد ہونے والا وہ اجلاس بھی شامل ہے جس میں غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے تقاضوں پر بحث کے لیے فلسطینی دھڑوں اور قوتوں نے حصہ لیا تھا۔

انتخابات کے لیے قومی فہرست: قاہرہ میں قانون ساز انتخابات میں حصہ لینے کے لیے ایک وسیع قومی فہرست کی تشکیل پر بات کرنے کی جانب سرگرمیاں جاری ہیں، جس میں سیاسی اور تنظیمی طور پر مختلف فریق بھی شامل ہو سکتے ہیں، تاکہ روایتی گروہی صف بندی سے ہٹ کر انتخابی لائحہ عمل پیش کیا جا سکے۔ موصولہ اطلاعات سے اشارہ ملتا ہے کہ فلسطینی قوتوں کے درمیان ایک ایسی فہرست کی تشکیل پر ابتدائی اتفاق رائے پایا جاتا ہے جس میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس'، جہاد اسلامی کے ساتھ ساتھ محمد دحلان کی قیادت میں تحریک فتح کا اصلاحی دھارا اور ناصر القدوہ کا دھارا اور اکوی※ الناصر صلاح الدین شامل ہوں۔ صدر محمود عباس نے گذشتہ جولائی میں ایک صدارتی فرمان جاری کیا تھا جس میں 28 نومبر سنہ 2026ء بروز ہفتہ کو قانون ساز کونسل کے انتخابات کے انعقاد کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اس فرمان میں مقبوضہ بیت المقدس، مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کے فلسطینی عوام کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ مقررہ تاریخ پر فلسطینی قانون ساز کونسل کے اراکین کے انتخاب کے لیے آزادانہ اور براہ راست قانون ساز انتخابات میں حصہ لیں۔

غزہ میں نسل کشی ختم نہیں ہوئی، تباہی الفاظ کے بیان سے بالاتر ہے: فرانسسکا البانیز

اقوام متحدہ: مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں انسانی حقوق کی صورتحال سے متعلق اقوام متحدہ کی خصوصی ایلچی فرانسسکا البانیز نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی طرف سے ڈھائی جانے والی نسل کشی کے آغاز کو تین سال گزر جانے کے باوجود یہ سلسلہ تھما نہیں ہے جبکہ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ تباہی کا حجم اور مغربی کنارے میں بگڑتی ہوئی صورتحال محض سفارتی مذمتوں سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کا تقاضا کرتی ہے۔

خبر رساں ادارے اناطولیہ کو انٹرویو دیتے ہوئے فرانسسکا البانیز نے کہا کہ غزہ میں صورتحال انتہائی ہولناک ہے اور الفاظ اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں جبکہ انہوں نے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ تباہی کا یہ تسلسل بین الاقوامی برادری کے ردعمل پر بالخصوص ان حکومتوں کے حوالے سے سنجیدہ سوالات اٹھاتا ہے جو قابض اسرائیل کی پشت پناہی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینیوں کو نسل کشی کے ایسے زندہ بچ جانے والے افراد کے طور پر پیش کرنا جو اس خطرے سے نکل آئے ہیں، غلط طور پر یہ تاثر دے سکتا ہے کہ خطرہ ٹل چکا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ غزہ کی پٹی کا تقریباً 70 فیصد حصہ قابض اسرائیل کے تسلط میں ہے اور اس کے بڑے حصوں کو مسلسل ملبے کا ڈھیر بنایا جا رہا ہے۔

غزہ مسلسل تباہی اور بدلتے ہوئے بین الاقوامی مؤقف کی زد میں

فرانسسکا البانیز نے غزہ کے موجودہ حالات کو ان تاریخی تنازعات سے جوڑا جن کے دوران استعماری دور میں مقامی اور آبائی اقوام کو نسل کشی کا نشانہ بنایا گیا تھا اور اس بات پر زور دیا کہ تاریخ کو جس انداز میں قلمبند کیا جائے گا وہی مستقبل میں اس بات کا تعین کرے گا کہ پٹی پر گزرنے والی ان قیامت خیزیوں کو کیسے یاد رکھا جائے گا۔

انہوں نے غزہ کو دو فریقوں کے مابین ایک معرکہ آرائی کا میدان قرار دیا جہاں پہلا فریق اس ریاستی نسل کشی، استحصال اور فلسطین کے نام و نشان کو مٹانے کے مذموم سلسلے کو جاری رکھنا چاہتا ہے جبکہ دوسرا فریق اسے روکنے کے لیے کوشاں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ امریکہ، قابض اسرائیل اور ان کے حلیف پہلے کیمپ کی نمائندگی کرتے ہیں جبکہ دنیا کے عام عوام اور بعض حکومتیں دوسرے فریق کی صف میں کھڑی ہیں۔ ان کا ماننا تھا کہ اس نسل کشی نے عوامی سوچ اور زاویہ نگاہ کو گہرائی سے متاثر کیا ہے کیونکہ بچوں کا بہیمانہ قتل عام کرنے کے باوجود قابض اسرائیل کو مظلوم بنا کر پیش کرنے کی کوششیں حقائق سے صریحاً متصادم ہیں اور یہ بیانیہ عوامی حلقوں کے تبدیل ہوتے ہوئے رجحانات کے سامنے ہرگز ٹک نہیں سکتا۔

دس اکتوبر سنہ 2025ء کو طے پانے والے جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود انٹرویو میں پیش کیے جانے والے اعداد و شمار نے قابض اسرائیل کی بمباری کے مسلسل جاری رہنے کی نشاندہی کی ہے جس کے نتیجے میں اس تاریخ سے لے کر اب تک 1467 فلسطینی شہید اور 5161 دیگر زخمی ہو چکے ہیں جن میں اکثریت معصوم بچوں اور خواتین کی ہے۔ اس کے علاوہ وسیع پیمانے پر جاری تباہی کے ساتھ خوراک، ادویات، طبی لوازمات اور پناہ کا سامان طے شدہ مقدار میں اندر جانے سے مسلسل روکا جا رہا ہے۔

مغربی کنارہ اور یہودی آبادکاری کی یلغار

فرانسسکا البانیز نے مقبوضہ مغربی کنارے میں بھی بگڑتی ہوئی صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کیا جہاں قتل و غارت، گرفتاریاں، حراستیں اور فلسطینی اجتماعات پر کڑی پابندیاں معمول بن چکی ہیں۔ غزہ پر جاری اس جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں قابض فوج اور یہودی آباد کاروں کے پرتشدد حملوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 1210 فلسطینی شہید، 13350 زخمی اور 26000 افراد کو قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ان مظالم میں گھروں اور تنصیبات کا انہدام، مساجد اور گاڑیوں کو نذرِ آتش کرنا، زرعی زمینوں کو بلڈوزر تلے روندنا، کسانوں کو ان کی زمینوں تک رسائی سے محروم کرنا، جبری بے دخلی اور قابض یہودی بستیوں کی توسیع جیسے قبیح اقدامات شامل ہیں۔

فرانسسکا البانیز نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں قائم یہودی بستیوں سے ہونے والی تجارت پر پابندیاں عائد کرنے کے لیے بارہ مغربی ممالک کے اقدامات کا خیر مقدم کیا تاہم انہوں نے اس بات پر سوال اٹھایا کہ ان اقدامات کا دائرہ کار کتنا وسیع ہے، خصوصاً جب انہوں نے برطانوی حکومت کی طرف سے یہودی بستیوں کی مصنوعات پر عائد پابندیوں اور ان بستیوں کی تعمیر و بنیادی ڈھانچے کے لیے مختص مالی معاونت کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ برطانوی اقدام پالیسی کی سطح پر ایک دیرینہ اور مطلوبہ تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے مگر اس کا رخ اب بھی زیادہ تر بستیوں تک محدود دکھائی دیتا ہے جس پر یہ سوال جنم لیتا ہے کہ آیا اس میں مقبوضہ بیت المقدس بھی شامل ہے۔

امریکی پالیسی پر کڑی تنقید

یورپی اور امریکی تعلقات کا احاطہ کرتے ہوئے فرانسسکا البانیز کا یہ مؤقف تھا کہ غزہ پر مسلط کردہ جنگ نے یہ عیاں کر دیا ہے کہ واشنگٹن پر یورپ کی اس حد تک انحصار کی کتنی بھاری قیمت چکانا پڑ رہی ہے کیونکہ دونوں فریقوں کے مابین تعلقات ہمیشہ ایک مساوی اور متوازن اتحاد کے اصولوں پر استوار نہیں ہوتے۔ انہوں نے مشرق وسطیٰ کے ممالک کو دعوت دی کہ وہ امریکی خارجہ پالیسی کے گٹھ جوڑ اور عظیم اسرائیل کے شیطانی نظریے کے تصورات کو پوری سنجیدگی سے لیں اور خبردار کیا کہ ان کے مشاہدے کے مطابق یہ منصوبہ محض ایک مستقبل کا خیال نہیں ہے بلکہ زمین پر اس کے نفاذ کے واضح شواہد موجود ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اس مکروہ نظریے کے بعض حامی توراتی دعووں کی آڑ لیتے ہیں جن کی رسائی اردن، شام اور عراق تک بتائی جاتی ہے لہٰذا انہوں نے خطے کی حکومتوں کو اس کے خطرناک مضمرات کے پیش نظر بیدار ہونے کی پرزور دعوت دی۔

فرانسسکا البانیز پر عائد کردہ امریکی پابندیاں

اقوام متحدہ کی اس ایلچی نے جولائی سنہ 2025ء میں ان پر عائد کی جانے والی امریکی پابندیوں کا بھی ذکر کیا جو قابض اسرائیل کے بارے میں ان کی مسلسل سخت تنقید اور ان کمپنیوں کے خلاف ان کی رپورٹوں کے ردعمل میں لگائی گئی تھیں جن پر انہوں نے مقبوضہ علاقوں میں قابض ریاست کی سرگرمیوں کو ہوا دینے کا الزام عائد کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ان پابندیوں کے اثرات صرف امریکہ تک محدود نہیں رہے بلکہ اس کی وجہ سے ان کے لیے بینکنگ اور مالیاتی خدمات تک رسائی ناممکن ہو گئی ہے جس نے ان کے کام، سفر اور روزمرہ کے اخراجات اٹھانے کی صلاحیت کو شدید متاثر کیا۔

انہوں نے وضاحت کی کہ اب وہ اپنے کریڈٹ کارڈز استعمال کرنے سے قاصر ہیں اور انہیں صحت سے متعلق انشورنس سے بھی محروم کر دیا گیا ہے جبکہ امریکہ میں ان کے داخلے پر تاحال پابندی برقرار ہے جسے انہوں نے اقوام متحدہ کی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھانے کی راہ میں بڑی رکاوٹ قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مالی لین دین کرنے یا دیگر امور کی انجام دہی کے صلے میں معاوضہ حاصل کرنے سے محرومی کی وجہ سے وہ مالی اعتبار سے اپنے خاندان کے افراد پر منحصر ہو چکی ہیں کیونکہ اقوام متحدہ میں ان کی یہ خدمات اعزازی نوعیت کی ہیں۔

فرانسسکا البانیز نے اپنی بات کا یہ کہتے ہوئے اختتام کیا کہ ان پر لگائی جانے والی ان پابندیوں کے تسلسل کی وجہ سے وہ اپنے لیے کسی بھی قسم کی جائز کمائی کرنے سے عاجز کر دی گئی ہیں۔

جنگ بندی کے ایک سال کے دوران قابض فوج کی پانچ ہزار سے زائد خلاف ورزیاں

غزہ: سرکاری میڈیا کے ڈائریکٹر جنرل اسماعیل الثوابتہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کو پورا ایک سال گزر جانے کے بعد، زمینی حقائق، سرکاری مانیٹرنگ اور درست ڈیجیٹل ریکارڈ نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ قابض 'اسرائیلی' دشمن نے معاہدے کے تحت اپنے عزم و وعدوں سے مکمل انحراف کیا ہے۔

انہوں نے 'فلسطینی ریجنسی ایجنسی' کو دیے گئے ایک اخلاقی بیان میں واضح کیا کہ گزشتہ سال کے دوران پٹی نے جس صورتحال کا مشاہدہ کیا وہ کسی پرسکون فضا کا احاطہ نہیں تھا، بلکہ یہ زندگی کے منظم انہدام اور انسانی و امدادی بحران کو جان بوجھ کر مزید گہرا کرنے کا ایک تسلسل تھا، جو آخر کار اس حقیقت پر منتج ہوا جسے آج ہر سطح پر ایک تباہ کن صورتحال سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ الثوابت※ نے سرکاری مانیٹرنگ کی بنیاد پر معاہدے کی براہ راست عسکری اور سیکیورٹی خلاف ورزیوں کے حجم کا پردہ فاش کیا، اور بتلایا کہ قابض فوج نے جنگ بندی کے اصولوں اور شہریوں کی زندگیوں کی کوئی پروا نہیں کی، اور اس معاہدے کو مزید مظالم ڈھانے کے لیے ایک آڑ بنا لیا۔

انہوں نے کہا کہ جنگ بندی کے معاہدے کی گزشتہ سال کے دوران 304,5 عسکری خلاف ورزیاں دستاویزی شکل میں ریکارڈ کی گئیں، جن کے نتیجے میں 460,1 شہداء کے درجات بلند ہوئے اور 116,5 افراد زخمی ہوئے، اس کے علاوہ بنی نوع انسان کے بنیادی حقوق اور بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے 202 شہریوں کو گرفتار کرنے کی مہمات بھی چلائی گئیں۔ جہاں تک انسانی اور معاشی سطح پر غزہ کا گلا گھونٹنے کا تعلق ہے، سرکاری میڈیا کے ڈائریکٹر جنرل نے انسانی امداد اور تعمیر نو کے سامان کے داخلے کو آسان بنانے کے قابض فوج کے دعووں کی پرزور تردید کی۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شہریوں کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر ایک ظالمانہ ہتھیار کے طور پر بھوک کی پالیسی کا استعمال کیا گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ معاہدے اور عزم کے مطابق داخل ہونے والے 800,214 ٹرکوں میں سے صرف 283,74 ٹرکوں کو داخل ہونے کی اجازت دی گئی، جو 34 فیصد سے بھی کم کی انتہائی کم تعمیل کی شرح کی عکاسی کرتی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض فوج نے نقل و حرکت اور سفر کی آزادی کو سخت اور سوچی سمجھی پابندیوں کے ساتھ جکڑ رکھا ہے، کیونکہ 000,36 مسافروں میں سے صرف 012,14 مسافروں کو پٹی سے باہر جانے کی اجازت دی گئی جنہیں اصولاً جانا چاہیے تھا، جس کی وجہ سے تعمیل کی شرح 39 فیصد کے ہندسے پر آ کر رک گئی۔

ڈاکٹر الثوابتہ نے شدید سردی اور کثرتِ باراں والے موسمِ سرما کے قریب آنے کے ساتھ ہی ایک یقینی انسانی تباہی کے حوالے سے خطرے کی گھنٹی بجائی، جبکہ گزشتہ تین سالوں کے دوران صحت، تعلیم اور بنیادی ڈھانچے کا نظام منظم طریقے سے تباہ کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خیموں کا بحران خطرناک حد تک سنگین ہو چکا ہے، جہاں ڈیڑھ ملین سے زائد بے گھر افراد ایسے بوسیدہ خیموں میں زندگی گزار رہے ہیں جو نہ تو سردی سے بچاتے ہیں اور نہ بارش سے، اور انہوں نے اشارہ کیا کہ قطاع میں خیموں کی کل تعداد 000,270 ہے، جن میں سے 000,162 خیمے پرانے اور انسانی استعمال کے قابل نہیں ہیں، اور خستہ حالی کا یہ بحران ساٹھ فیصد سے زیادہ ہے۔

انہوں نے اور خستہ حال عمارتوں کے المیے سے بھی خبردار کیا، جہاں دسیوں ہزار افراد ایسے گھروں میں سکونت پذیر ہیں جو حفاظت کے ادنیٰ ترین لوازمات سے بھی عاری ہیں، اور انہوں نے انکشاف کیا کہ کسی بھی لمحے گرنے کے خطرے سے دوچار اور دراڑوں کا شکار ڈھائی سو سے زائد عمارتوں کا احاطہ کیا گیا ہے، جو سینکڑوں افراد کی اموات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے، انہوں نے غزہ شہر میں 'السعاد※ عمارت' کے انہدام کے دوران قطاع میں پیش آنے والے دلخراش سانحے کو بھی یاد کیا۔

الثوابت※ نے اپنے بیان کے آخر میں قابض 'اسرائیلی' فوج کو اس صورتحال کو جان بوجھ کر اور سوچی سمجھی حکمت عملی کے تحت بحران کا شکار بنانے کی مکمل قانونی، اخلاقی اور جملہ ذمہ داریوں کا حامل قرار دیا، اور معاہدے سے فرار کی وجہ سے رونما ہونے والے تمام نتائج کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے بین الاقوامی برادری، اقوام متحدہ اور بین الاقوامی تنظیموں سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ فوری اور ہنگامی بنیادوں پر مداخلت کریں، خاموشی کے دائرے سے باہر نکلیں، اور بہت دیر ہونے سے پہلے غزہ کے باسیوں کو بچانے کے لیے موثر اور حقیقی دباؤ ڈالیں، اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ قابض فوج کو مکمل طور پر راستے کھولنے، زندگی کے بنیادی لوازمات فراہم کرنے، اور سیکڑوں معصوموں و بے گھر افراد کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے والے تباہ کن موسم سرما سے بچانے کے لیے فوری طور پر سرمائی امدادی سامان اور تعمیراتی مواد کے داخلے پر مجبور کیا جائے۔

قابض فوج نے مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں پانچ منزلہ عمارت مسمار کر دی، 70 فلسطینی بے گھر

غزہ: قابض اسرائیلی مشینری نے آج منگل کی صبح سویرے مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں واقع قصبہ الطور میں پانچ منزلہ رہائشی عمارت کو اس پر دھاوا بولنے اور مکینوں کو زبردستی باہر نکالنے کے بعد مسمار کر ڈالا، اس حملے کی زد میں دس رہائشی اپارٹمنٹس آئے جن میں تقریباً ستر فلسطینی رہائش پذیر تھے اور ان کی اکثریت خواتین اور بچوں پر مشتمل تھی۔

القدس گورنری نے بتایا کہ قابض فوج نے صہیونی بلدیہ کے بلڈوزروں کے ہمراہ کئی فوجی گاڑیوں کے ساتھ علاقے پر دھاوا بولا، اس سے پہلے کہ وہ عمارت پر چھاپہ مارتے اور مکینوں کو طاقت کے زور پر باہر نکلنے پر مجبور کرتے اور انہیں اپنے سامان باہر نکالنے سے روکتے، جبکہ انخلاء کے دوران متعدد شہریوں پر تشدد بھی کیا گیا۔

گورنری نے واضح کیا کہ قابض حکام نے عمارت کے مکینوں کو گذشتہ روز انہدام کا حتمی نوٹس تھمایا تھا، برسوں تک انہدام کے نوٹسز کے ذریعے ان کا تعاقب کرنے اور بھاری مالی جرمانے عائد کرنے کے بعد، ایسے وقت میں جب حکام نے انہیں عمارت کی تعمیر کا لائسنس دینے سے انکار کر دیا تھا۔

قابض حکام نے سال 2022ء میں عمارت کو منہدم کرنے کا حکم جاری کیا تھا، تاہم اہل خانہ قابض عدالتوں کے ذریعے اس کے نفاذ کو رکوانے میں کامیاب ہو گئے تھے، مگر یہ فیصلہ پھر سے سامنے آ گیا اور آج صبح سویرے اس کے نفاذ پر بات ختم ہو گئی۔ گذشتہ برسوں کے دوران عمارت کے مکینوں نے تعمیراتی لائسنس حاصل کرنے کی کوششوں کے دائرے میں دیگر رقوم کے علاوہ دسیوں ہزار ڈالر جرمانے اور فیس کی شکل میں ادا کیے، لیکن قابض حکام نے انہیں لائسنس جاری کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ عمارت مسمار کرنے کا عمل مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینی وجود کو نشانہ بنانے والے انہدام اور کھدائی کے بڑھتے ہوئے سلسلوں کے سائے میں سامنے آیا ہے، کیونکہ القدس گورنری کے اعداد و شمار کے مطابق سال کے آغاز سے لے کر ستمبر سنہ 2026ء کے اختتام تک القدس گورنری میں انہدام اور کھدائی کے 427 آپریشنز ریکارڈ کیے گئے۔

رواں سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران اکیلے گورنری نے 139 انہدام اور کھدائی کے آپریشنز کی دستاویزی توثیق کی، جن میں 35 جبری خود انہدام کے عمل شامل تھے جن کے دوران فلسطینیوں کو اپنے گھروں یا تنصیبات کو اپنے ہاتھوں سے گرانے پر مجبور کیا گیا، اس کے علاوہ 96 ایسے انہدام تھے جو قابض مشینری نے براہ راست انجام دیے، اور 8 کھدائی کے آپریشنز تھے جن کی زد میں فلسطینی زمینیں، تنصیبات اور سہولیات آئیں۔

اسی مدت کے دوران قابض حکام نے انہدام، انخلاء اور قبضے سے متعلق 150 نوٹسز اور فیصلے بھی صادر کیے، جن میں 140 انہدام کے نوٹسز اور فیصلے، 3 انخلاء کے فیصلے اور املاک اور زمینوں کی ضبطی کے 7 فیصلے شامل ہیں۔

خونِ دل سے لکھا گیا بابِ حریت، طوفانِ الاقصیٰ کے سالارِ کارواں کی لازوال داستان عزم و عزیمت

غزہ: میدانِ جنگ میں گولیوں کی گھن گرج اور بارود کے سائے میں تحریکِ اسلامی کے جلیل القدر قائد اور شہید یحییٰ سنوار کسی عام شاعر کی طرح محض عارضی جذبے کے تحت اشعار نہیں دہرایا کرتے تھے، بلکہ وہ اپنی زبان اور اپنے کردار سے بالکل وہی عمل صادر کر رہے تھے جو ایک سچا سالار سخت ترین محاذ آرائی کے تاریک ترین لمحوں میں انجام دیتا ہے۔ وہ اپنے مجاہدین کے متزلزل ہوتے قدموں کو سہارا دیتے، ان کے دلوں میں عزم و استقلال کے دیے جلاتے اور انہیں بار بار یاد دلاتے تھے کہ ان کی نظریاتی اور عملی فکری دنیا میں حریت و آزادی کا راستہ محض نعروں سے نہیں، بلکہ صبرِ پیہم، ثابت قدمی اور جان کا نذرانہ پیش کرنے کے جذبے سے ہو کر گزرتا ہے۔

یہی وہ لازوال منظر تھا جو طوفانِ الاقصیٰ کے قائد کی حیاتِ مبارکہ کے آخری ایام کی یادگار بن کر رہ گیا۔ وہ ایک ایسے بیدار مغز رہنما کا عکس تھا جو اپنے مجاہدین کے صفِ اول میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہے، جس کے کاندھے پر بندوق ہے، جسم پر عسکری لباس کی جعبہ سجی ہے اور وہ قابض اسرائیل کی اس سفاکانہ و مجرمانہ نسل کشی کے خلاف برسرِ پیکار ہے جس میں دشمن اپنی تمام تر جدید ترین عسکری طاقت، اندھی ٹیکنالوجی اور تخریبی انٹیلی جنس کا بے دریغ استعمال کر رہا تھا۔ اس طوفانی معرکے کے دوران ان کا چہرہ اس راستے کی حقانیت پر پورے یقین کا غماز تھا جسے انہوں نے خود اپنے لیے، مقبوضہ غزہ کے لیے اور اس کے غیور و صابر عوام کے لیے منتخب کیا تھا۔

پھر سولہ اکتوبر سنہ 2024ء کا سورج طلوع ہوا، جو طوفانِ الاقصیٰ کی اس مقدس جنگ کا تین سو ستترواں دن تھا۔ جنوبی غزہ کے شہر رفح کے مکینوں نے دیکھا کہ تل السلطان کی گلیوں میں قابض صیہونی افواج کے ساتھ یحییٰ سنوار کا براہ راست اور آمنے سامنے کا تصادم ہو رہا ہے۔ ان کی وہی عسکری ردا، چہرے پر پڑا نقاب، جسم پر لگا زخم، ہاتھ میں تھامی ہوئی لکڑی کا عصا اور میدان سے منہ نہ موڑنے کا آہنی عزم، ان تمام چیزوں نے مل کر ایک ایسے مردِ قلندر کی تصویر تخلیق کر دی جس نے اپنی زندگی کے آخری برسوں کو جس شان سے جینے کا فیصلہ کیا تھا، اپنے سفرِ حیات کا اختتام بھی اسی شاندار انداز میں رقم کیا۔ وہ میدانِ جنگ کے اندر ایک عام سپاہی کی طرح ڈٹے رہے، نہ کہ پشت پر محفوظ بنکروں میں چھپنے والے کسی فرضی قائد کی طرح۔

میدانِ کارزار کی دہکتی بھٹی میں جہاں بارود کے بادلوں سے موت برستی ہے اور گولیوں کی ہولناک سرگوشیاں دلوں کو دہلا دیتی ہیں اسلامی تحریکِ مزاحمت حماس کے جلیل القدر سپہ سالار، شہید یحییٰ سنوار کسی شاعر کی طرح محض خیالی تانے بانے نہیں بن رہے تھے۔ وہ تو زبان سے نہیں بلکہ اپنے تنِ سوختہ اور لہو سے اس نظریے کو سچ کر دکھا رہے تھے جو ایک سچا سالار تاریک ترین گھٹا ٹوپ اندھیروں میں رقم کرتا ہے۔ وہ اپنے مجاہدین کے ڈگمگاتے قدموں کو حوصلے کا دلاسہ دیتے، ان کے سینوں میں ایمان کے دیے روشن کرتے، اور انہیں بار بار یاد دلاتے تھے کہ اس مٹی پر حریت اور آزادی کا راستہ گلاب کی سیجوں سے نہیں، بلکہ صبرِ پیہم، ثابت قدمی اور جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لازوال جذبوں سے ہو کر گزرتا ہے۔ یہ وہی دل کو چیر دینے والا مگر افتخار سے بھرپور منظر تھا جو طوفانِ الاقصیٰ کے اس مردِ قلندر کی حیاتِ مستعار کا آخری سکرپٹ بن گیا۔ وہ اپنے مجاہدین کے صفِ اول میں اس طرح کھڑے تھے جیسے کوئی بانکا سارس طوفانوں کے سامنے سینہ سپر ہوتا ہے۔ ان کے شانوں پر بندوق سجی تھی، جسم پر عسکری لباس کی جعبہ مانی ہوئی تھی، اور وہ قابض اسرائیل کی اس سفاکانہ اور وحشیانہ نسل کشی کے خلاف برسرِ پیکار تھے جس میں دشمن اپنے غرور، جدید ترین ٹیکنالوجی اور اندھی انٹیلی جنس کے تمام تر ہتھیاروں کے ساتھ اتر آیا تھا۔ مگر وہ اکیلا کوہِ گراں اپنی دھرتی اور اپنے صابر عوام کے عزمِ محکم کا امین بن کر ڈٹا ہوا تھا۔

خونِ دل سے لکھا گیا بابِ حریت، طوفانِ الاقصیٰ کے سالارِ کارواں کی لازوال داستان عزم و عزیمت

جب بے زبان تصویر نے خود بول کر داستانِ عشق سنائی

اپنے جسم پر جنگی لباس سجائے، دشمن کے سیلاب کے سامنے سینہ تانے، آگے بڑھنے والے اور کبھی پیٹھ نہ پھیرنے والے؛ اسی بلند آہنگ وژن کے ساتھ شہید ملت یحییٰ سنوار (ابو ابراہیم) اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، ایک ایسا انجام چھوڑ گئے جس کی ہر ایک لکیر شہادت کے عام مفہوم سے کہیں بلند تر ہے۔

دشمن نے ان کا تعاقب کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت، جدید ترین سسٹمز اور جاسوسی نیٹ ورکس کو جھونک رکھا تھا۔ صیہونی ایجنسیاں اس ایک شخص کو زمین سے کھود نکالنے کے لیے پاگل ہو چکی تھیں جسے اس کے اپنے سیکورٹی اداروں نے جنگ کا سب سے بڑا ہدف قرار دیا تھا۔ مگر اس طویل اور جان لیوا تعاقب کا انجام کسی تاریک عقوبت خانے میں نہیں بلکہ بہ بانگِ دہل ایک براہ راست اور خونریز آمنے سامنے کے تصادم کی صورت میں ہوا۔ ان کا یہ آخری معرکہ کسی فرضی پناہ گاہ میں نہیں ہوا بلکہ عین محاذ کے مرکز میں برپا ہوا، جہاں وہ اس درندہ صفت قوت کے خلاف تنِ تنہا سیسہ پلائی دیوار بنے ہوئے تھے جو برسوں سے ان کے خون کی پیاسی تھی۔

خونِ دل سے لکھا گیا بابِ حریت، طوفانِ الاقصیٰ کے سالارِ کارواں کی لازوال داستان عزم و عزیمت

اس پورے منظر میں ان کے ہاتھ میں تھاما ہوا وہ معمولی سا لکڑی کا عصا تاریخ کا سب سے بڑا استعارہ بن گیا۔ وہ عصا کسی جسمانی کمزوری کی علامت نہیں تھا، بلکہ وہ اس بات کا غماز تھا کہ جب عزم زندہ ہو تو کٹے ہوئے اور زخمی بازوؤں کے ساتھ بھی موت کو للکارا جا سکتا ہے۔ دشمن کی گولی نے ان کا ہاتھ لہولہو کر دیا تھا، جسے انہوں نے کمال پامردی سے باندھا اور پھر اسی حالت میں دشمن پر جھپٹ پڑے۔ اس روپ نے فلسطینی قوم کی روح میں ایک ایسا آتش فشاں بھڑکا دیا جو صدیوں تک قابضوں کے سینوں کو جلاتا رہے گا۔

آزادی کے ترانے اور خونِ جگر سے لکھے گئے محاذ

عصا کے یہ مناظر تاریخ کا حصہ بننے سے بہت پہلے وہ مقدس کلام جو زبانِ یار سے ادا ہوتا تھا، میدانِ کارزار کی فضاؤں میں ایک گیت کی طرح گونجتا تھا:

وللحرية الحمراء بابٌ.. بكل يدٍ مضرجةٍ يُدق

''اور آزادی کے سرخ دروازے کو ہر لہو رنگ ہاتھ سے کھٹکھٹایا جاتا ہے''۔ یہ کوئی سطحی جملہ نہیں تھا بلکہ یہ اس فکری ارتقاء کا نچوڑ تھا جس کے ساتھ اس مردِ قلندر نے اپنی زیست کا ہر لمحہ بسر کیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ غاصب قابض کے خلاف یہ جنگ کوئی وقتی غصہ نہیں، بلکہ ایک طویل اور آہنی صبر کا سفر ہے جس کے لیے خونِ جگر کی سرمہ سازی لازمی ہے۔ وہ اس سچائی سے آگاہ تھے کہ خوف کے اس سمندر میں مجاہد کو محض کاغذی احکامات کی نہیں، بلکہ ایک ایسی روحانی تسکین کی ضرورت ہوتی ہے جو قدموں کو جمائے رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے الفاظ نے ہتھیاروں کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہو کر وہ معنوی توانائی بخشی جس کی نظیر ملنا محال ہے۔

پسِ پردہ نہیں، بلکہ خون کی لکیر پر کھڑا سالار

طوفان الاقصیٰ کی اس تیسری برسی پر القسام بریگیڈز کے جاری کردہ نئے بصری گوشے اس حبیبِ ملت کی شخصیت کے اس مخفی باب کو آشکار کرتے ہیں جو عام دنیا کی نظروں سے اوجھل تھا۔ ان ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سنوار کس طرح رفح کے میدانوں میں، اپنے جری ساتھیوں جیسے انیس اسماعیل الدربی اور محمود حمدان کے دوش بدوش گھوم رہے ہیں، مورچوں کا جائزہ لے رہے ہیں اور غزہ کے اندرونی حصوں میں اپنی سپاہ کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں۔ یہ مناظر اس جھوٹے پروپیگنڈے کے منہ پر طمانچہ ہیں جو صیہونی میڈیا مسلسل اگلتا تھا کہ حماس کی قیادت اپنے کارکنوں کو تنہا چھوڑ کر خود زیرِ زمین بلوں میں چھپ جاتی ہیں۔ یہ تصاویر محض ارکائیو کے ورق نہیں ہیں بلکہ یہ رہنمائی کے اس روشن اسلوب کی معراج ہیں جہاں سالار اپنی فوج سے آگے ہو کر سینے پر گولی کھاتا ہے۔

خونِ دل سے لکھا گیا بابِ حریت، طوفانِ الاقصیٰ کے سالارِ کارواں کی لازوال داستان عزم و عزیمت

تعاقب کے طویل برس اور استعمار کی ذلت آمیز شکست

دشمن کے نزدیک یحییٰ سنوار کوئی عام انسان نہیں تھا، بلکہ وہ ایک پورا فکری نظریہ تھا۔ طوفان کے پہلے دن سے وہ قابض ریاست کے لیے سب سے بڑا عذاب بنے ہوئے تھے۔ دنیا بھر کے جدید ترین ریڈارز اور جاسوس اس ایک شخص کو ڈھونڈنے میں ناکام ہو رہے تھے۔

مگر وہ مردِ درویش محاصرہ زدہ غزہ کے گلی محلوں میں نہ صرف خود متحرک رہے بلکہ اپنی پوری تحریک کو بھی ایک فولادی نظم و ضبط کے ساتھ چلاتے رہے۔ یہ جدید تاریخ کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ خود کو دنیا کا آقا سمجھنے والی ٹیکنالوجی کی حامل طاقتیں ایک ایسے محاصرہ زدہ انسان کے سامنے بے بس ہو گئیں جو محض اپنے ایمان کے بل بوتے پر کائنات کی سب سے بڑی سفاکیت سے ٹکرا رہا تھا۔ جب وہ آخری معرکہ ہوا بھی تو وہ کسی خفیہ سیکورٹی کی فتح نہیں تھی بلکہ ایک کھلے میدان میں ہونے والا وہ سچا تصادم تھا جہاں انہوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔

تاریخ کے آئینے میں: ایک باغی مجاہد کا عکسِ جمیل

سیاسی تجزیہ کاروں اور دانشوروں نے بجا طور پر لکھا ہے کہ سنوار کی یہ تصویر تاریخ کے ان حریت پسند ہیروز کی یاد تازہ کرتی ہے جنہوں نے کبھی طاغوت کے سامنے گردن نہیں جھکائی۔ ان میں لیبیا کے مردِ آہن عمر المختار اور الجزائر کے سپوت امیر عبد القادر الجزائری کے نقوش صاف جھلکتے ہیں۔ سر پر کوفیہ، جسم پر عباء، کندھے پر جبہ اور ہاتھ میں عصا، یہ حیات کا وہ روپ ہے جو موت کو بھی شرما دیتا ہے۔

خونِ دل سے لکھا گیا بابِ حریت، طوفانِ الاقصیٰ کے سالارِ کارواں کی لازوال داستان عزم و عزیمت

انسان اور قائد کا وہ سنگم جو میدانِ کارزار پر تمام ہوا

یحییٰ سنوار اس سے پہلے کہ طوفان الاقصیٰ کے استعارے کے طور پر امر ہو جاتے وہ غزہ کے سیاسی و عسکری ڈھانچے کے سب سے بڑے مدبر تھے۔ اگست سنہ 2024ء میں شہید اسماعیل ہنیہ کی شہادت کے بعد انہیں متفقہ طور پر تحریک کا سیاسی بیورو کا سربراہ چنا گیا مگر اس بلند منصب نے ان کے اندر کے درویش کو ذرہ بھر بھی نہیں بدلا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔